صبح دوام زندگی
المعروف
موت کے بعد زندگی
مصنف
حضرت امام جلال الدین سیوطی
مترجم
علامہ احمد حسن ساجی (فاضل بھیرہ شریف)
(ایم۔ اے اسلامیات، عربی۔ ایم او ایل۔ بی۔ ایڈ)
مکتبہ جمالِ کرم لاہور

صبحِ دوامِ زندگی

المعروف

موت کے بعد زندگی

مُصنّف

حضرت اِمام جلال الدِین سیُوطیؒ

مترجم

علامہ احمد حسن ساھی (فاضل بھیرہ شریف)

(ایم۔ اے اسلامیات، عربی۔ ایم او۔ ایل۔ بی۔ ایڈ)

ناشر:

مکتبۂ جمالِ کرم

دکان نمبر ۹۔ مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

نام کتاب ---------- صبح دوام زندگی المعروف
موت کے بعد زندگی

مصنف ---------- امام جلال الدین سیوطیؒ

مترجم ---------- علامہ احمد حسن ساہی

زیر اہتمام ---------- ایم احسان الحق صدیقی

ناشر ---------- مکتبہ جمال کرم لاہور

تعداد ---------- 1100سو

قیمت ---------- 50روپے
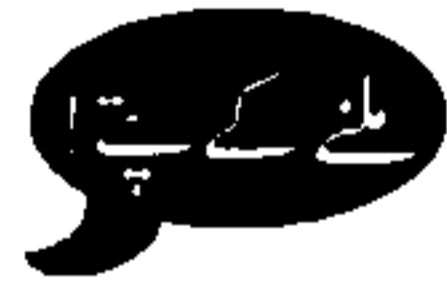
(۱) ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
(۲) ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال سنٹر اردو بازار لاہور
(۳) فرید بکسٹال اردو بازار لاہور
(۴) احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
(۵) مکتبہ الجاہد دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ

الانتساب

میں اپنی اس حقیر سی کاوش کو حضور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازھریؒ کے نام منسوب کرتا ہوں۔

جن کی نگاہ کیمیا اثر نے ہزاروں مردہ دلوں کی مسیحائی فرمائی اور انہیں خود آگہی اور خدا شناسی کی دولت سے مالا مال کیا۔

جن کے فیض سے ہزاروں ہیچمدان علم و حکمت کے آفاق پر مہر و ماہ بن کر چمکے۔ چنانچہ اور آپ کی ضیاپاشیوں سے ایک زمانہ مستفیض ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے روحانی و علمی فیضان کو تا قیامت جاری و ساری رکھے۔ آمین بجاہ طہ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

فہرست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

مقدمہ

بے شک تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔

ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اسی سے مدد مانگتے ہیں اور گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں اور اپنے نفس کی برائیوں اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ وحدہ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

یٰاَیُّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلاَّ وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ

اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے جیسے حق ہے اس سے ڈرنے کا اور خبردار نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

یٰاَیُّھا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَارِجَالاً کَثِیْرًا وَ نِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰہِ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِہٖ والاَرْحَامَ ہ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ہ

اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا فرمایا تمہیں ایک جان سے اور پیدا فرمایا اسی سے جوڑا اسکا اور پھیلا دیئے ان دونوں سے مرد کثیر تعداد میں اور

عورتیں (کثیر تعداد میں) اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے! وہ اللہ مانگتے ہو تم ایک دوسرے سے (اپنے حقوق) جس کے واسطہ سے اور (ڈرو) رحموں (کے قطع کرنے سے) بے شک اللہ تعالیٰ تم پر ہر وقت نگران ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوا لَهٗ قَوْلًا سَدِيْدًا ٥ يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ٥

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور ہمیشہ سچی (اور درست) بات کہا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بھی بخش دے گا اور جو شخص حکم مانتا ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کا تو وہی شخص حاصل کرتا ہے بہت بڑی کامیابی

اَمَّا بَعْدُ

سب سے سچا کلام کتاب الٰہی ہے اور بہترین ہدایت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہدایت ہے۔ اور سب سے بڑے کام وہ ہیں جو (خلاف شرع) اپنی طرف سے ایجاد کر لئے گئے ہوں۔ اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر (خلاف شرع) بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کا باعث ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو زمین سے پیدا کیا اور انہیں اسکی پشت پر چلایا انہوں نے اسکے پھل کھائے اور اسکے دریاؤں کا پانی پیا۔ پھر یقیناً ان کو موت آئے گی پھر اللہ تعالیٰ ان کو اس زمین کی طرف لوٹا دے گا جس سے ان کی تخلیق کی تھی۔ اور یہ اسلئے تاکہ وہ (زمین) ان کے گوشت کھالے جیسے وہ اس کا پھل کھاتے رہے۔ اور وہ ان کا خون پی لے جیسے وہ اس کے دریاؤں کا پانی پیتے رہے۔ اور وہ ان کے جوڑ بند کاٹ دے جیسے وہ اس کی پیٹھ پر چلتے رہے۔ پس قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اور دنیا کی

منازل میں آخری ہے۔

خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے دنیا میں ہی اپنی قبر کیلئے تیاری کر لی اور اپنی آخرت کیلئے نیک اعمال بھیج دیئے۔

اور جب بندہ مومن کو اپنی موت کا یقین ہے اور وہ جانتا ہے کہ موت اسے بہر صورت آئے گی تو پھر ضروری ہے کہ وہ نیک اعمال سر انجام دے کر اور برے اعمال ترک کر کے اس کیلئے تیاری کرے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ موت کب آئے گی اور امت کی نصیحت کیلئے نبی اکرم ﷺ نے موت کی شدت اور تلخی کو بیان فرمایا تاکہ وہ اس کے لئے تیاری کر لیں۔ اور دنیا کی تلخیوں پر صبر کریں۔ کیونکہ یہ تلخیاں موت کی تلخی کی نسبت آسان ہیں۔ کیونکہ موت کی شدت آخرت کے عذاب میں سے ہے اور عذاب آخرت عذاب دنیا سے زیادہ شدت وبقاوالا ہے۔

عقلمند انسان وہ ہے۔ جو دنیا کو چھوڑ دے قبل اسکے کہ دنیا اسے چھوڑ دے اور قبر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے لئے قبر بنالے اور اپنے خالق کی ملاقات سے پہلے اسے راضی کرے۔ موت دنیا میں سب سے بڑی حقیقت، سب سے بڑی نعمت اور قدرت الٰہی کی واضح اور سچی دلیل ہے سچی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ کے اپنی وحدنیت مطلقہ میں واحد و یکتا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی زندگی عطا فرمانے والا اور اللہ تعالیٰ ہی زندگی عطا فرمانے والا اور موت دینے والا ہے۔ وہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہے۔ وہ ہر چیز کا علم رکنے والا ہے۔ اسکی عظمت و قدرت کے سامنے نہ تو کسی رعب و دبدبے والے بادشاہ کو ٹھہرنے کا حوصلہ ہے اور نہ ہی کسی طاقتور سلطان وقت کو مجال دم زدن۔

انتہائی سمجھدار اور زیرک وہ مومن ہے جس نے اپنا نفس بطور قرض دے دیا اور مابعد الموت کیلئے تقویٰ کا سامان تیار کر لیا۔ اور اپنے لئے وصیت لکھ دی قبل اسکے کہ موت اسکے پاس آئے۔

مگر بدبخت انسان وہ ہے جس نے اپنے رب سے شیطانی آرزوؤں کی تمنا

کی ہو اور دنیا نے اسے اپنی ظاہری چمک سے دھوکے میں ڈال رکھا ہو۔ انسان کی عمر خواہ کتنا ہی لمبی اور مال کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اسکی اولاد خواہ بے شمار مرتبہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو وہ بہر حال اپنے رب کریم کی طرف لوٹ کر جائے گا اور اللہ عظیم نے سچ فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الاِنۡسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدۡحًا فَمُلٰقِیۡہِ ۝

اے انسان! تو محنت سے کوشاں رہتا ہے اپنے رب کے پاس پہنچنے تک پس تیری اس سے ملاقات ہو کر رہتی ہے۔

اے اللہ کے بندے تیرے لئے ضروری ہے کہ تو اس فرصت میں کچھ کر لے۔ اللہ سے ڈر، امید کا دھوکا نہ کھا، موت کو بھول جانے کے فریب میں نہ آ اور دنیا کی طرف مائل نہ ہو۔ بے شک یہ بہت بڑی غدار اور دھوکا باز ہے، اور حضرت امام علی المرتضیٰؓ نے سچ فرمایا۔

اے بندگان خدا! موت سے ڈرو اس سے مفر نہیں اور تم اس کیلئے ٹھہر گئے تو یہ تمہیں پکڑ لے گی اور اگر اس سے بھاگنے کی کوشش کی تو پھر بھی تمہیں یہ پا لے گی۔

موت تمہارے ماتھے کا مقدر ہے۔ پس راہ نجات اختیار کرو۔ بے شک ایک تیز رو تمہارا پیچھا کر رہا ہے اور وہ قبر ہے۔

خبردار بے شک قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغیچہ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ خبردار وہ ہر روز تین بار آواز دیتی ہے۔ میں تاریکی کا گھر ہوں، میں وحشت کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔

خبردار اس دن کے بعد اس سے بھی زیادہ سخت دن ہے جس دن میں بچہ بھی بوڑھا ہو جائے گا اور بڑا بے ہوش ہو جائے گا اور غافل ہو جائے گی ہر دودھ پلانے والی (ماں) اس (لخت جگر) سے جس کو اس نے دودھ پلایا۔ اور گرا دے گی ہر حاملہ اپنے حمل کو اور تجھے نظر آئیں گے لوگ جیسے وہ نشہ میں مست ہوں

حالانکہ وہ نشہ میں مست نہیں ہوں گے۔ بلکہ عذاب الٰہی بڑا سخت ہوگا (وہ اس کی ہیبت سے حواس باختہ ہوں گے)۔

خبردار اس دن کے بعد ایسی آگ ہے جسکی تپش بڑی شدید، جسکی گہرائی بڑی زیادہ، جسکا زیور لوہا اور جسکا پانی پیپ ہے اسمیں اللہ کی رحمت نہیں اس دنیا (کی آسائشوں) کو ترک کردو۔ اور اسکا مطلب یہ ہے کہ موت اور اسکے اسرار اور قبر اور اسکی ہولناکیوں سے نصیحت حاصل کرو۔

امام جلال الدین سیوطیؒ نے یہ کتاب "بشریٰ الکئیب بلقاء الحبیب" تالیف فرمائی ہے۔ آپؒ نے اس موضوع پر چند پیش رو علماء کی اقتداء کی ہے جنکے اسماء گرامی اور ان کی تصنیفات درج ذیل ہیں۔

	نام علماء کرام	تصنیفات
(۱)	امام ابن ابی الدنیاؒ	القبور ذکر الموت
(۲)	امام قرطبیؒ	التذکرۃ
(۳)	امام غزالیؒ	احیاء علوم الدین
(۴)	حافظ ابن رجبؒ	احوال القبور
(۵)	حافظ منذریؒ	الترغیب والترھیب

اور ہر زمانے اور ہر شہر میں ایسے مسلم سکالر پیدا ہوتے رہے جو اس جلیل القدر اور عظیم الشان موضوع پر کتابیں تالیف کرتے رہے۔ اور ان مساعی جلیلہ کے پیش نظر صرف یہی مقصد ہوتا ہے کہ ہم درس عبرت حاصل کریں اور آئندہ زندگی کیلئے عمل صالح کریں۔

اے میرے اللہ ہمیں اپنی ملاقات کیلئے اعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرما اور مابعد الموت کی تیاری کیلئے ہماری مدد فرما۔

علامہ امام جلال الدین سیوطیؒ کا تعارف

پیدائش اور ان کی پرورش

آپؒ کا اسم گرامی عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن سابق الدین الخضیری السیوطی ہے آپ کا شمار ائمہ حفاظ، مورخین اور بلند پایہ ادباء میں ہوتا ہے۔ آپ اوائل رجب ۸۴۹ ہجری کو پیدا ہوئے اور یتیمی کی حالت میں زندگی بسر کی بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا۔ جبکہ آپ کی عمر آٹھ سال سے متجاوز نہ ہوئی تھی۔ سترہ سال کی عمر میں مسند تدریس پر جلوہ فرما ہوئے۔ اور ستائیس سال کی عمر میں فتویٰ دیا۔ اور بڑے بڑے علماء کی صحبت اختیار کی اور ان سے اکتساب علم و فیض کیا۔ طلب علم اور تدریس کی خاطر بہت زیادہ سفر کیے۔ آپ نے اپنے بارے میں فرمایا۔ مجھے سات علوم میں تجرِ علمی سے نوازا گیا ہے (۱) تفسیر (۲) دین (۳) فقہ (۴) نحو (۵) معانی (۶) بیان (۷) بدیع

تالیفات :۔

امام سیوطیؒ کی تالیفات ان کے زمانے سے لیکر آج تک پوری دنیائے اسلام کی انتہائی توجہ کا مرکز بنی رہیں۔ ہم کوئی عربی یا عجمی ملک نہیں پاتے جو آپ کی متعدد تالیفات سے خالی ہو۔ امام موصوف نے اپنی تالیفات شمار کیں جن کی تعداد ۵۳۸ تک پہنچتی ہے۔ آپ کے شاگرد رشید علامہ داؤدی کا قول ہے کہ میں نے اپنے شیخ کو بچشم خود دیکھا کہ آپ نے ایک دن میں تین کتابچے تحریر فرمائے۔

وفات :۔

آپ مسلسل سات دن کی علالت کے بعد جمعہ کی رات بوقت سحر بمطابق ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۰ ہجری میں روضۃ المقیاس میں اپنی رہائش گاہ پر ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔ اور جمعہ کے دن آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔

مقدمۃ المولف

امام جلال الدین سیوطیؒ نے فرمایا

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور وہ کافی ہے اور سلامتی ہو اللہ کے ان بندوں پر جن کو اللہ نے چن لیا ہے۔ اس کتاب کا نام میں نے "بشریٰ الکئیب بلقاء الحبیب" رکھا ہے۔

دراصل یہ کتاب میری بڑی کتاب "شرح الصدور" کی تلخیص ہے جو میں نے احوال برزخ کے بارے تالیف کی تھی۔

اس کتاب کو بشریٰ (خوشخبری) کے نام سے موسوم کرنے کی حکمت یہ ہے کہ بندہ مومن موت کے وقت اور قبر میں عزت واحترام پاتا ہے۔

وباﷲ التوفیق

نوٹ:۔اس کتاب کی تحقیق و تعلیق حضرت مجدی سید ابراہیم نے فرمائی ہے اور بولاق (قاھرہ) سے مکتبۃ القرآن نے اشاعت کے فرائض سرانجام دیئے۔

کچھ اس کتاب کے بارے میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

حضرت امام جلال الدین سیوطی نے اپنی اس مختصر، جامع اور پر از حکمت و عبرت تصنیف لطیف میں بڑے دلنشیں انداز میں موت کی فضیلت کا تذکرہ فرمایا ہے۔

اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں مندرج اکثر واقعات احادیث نبوی سے ماخوذ ہیں۔ اس کتاب کی ثقاہت کے بارے میں فقط اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ایک عظیم محدث، چوٹی کے فقیہ اور بلند پایہ مفسر کے قلم کا شاہکار ہے۔ جو اپنے دور کے نامور محقق اور صاحب دانش ہونے کے ساتھ ساتھ اہل عرفان کے سر تاج تصور کئے جاتے ہیں۔

حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ ۵۳۸ کتابوں کے مصنف ہیں حالانکہ اس دور میں جدید آلات تحریر نہ تھے۔ روشنی کے حصول کیلئے چراغ جلائے جاتے تھے۔ جن میں تیل اور گھی وغیرہ جلتا تھا۔ اور قلم و دوات کی مدد سے تحریر کے مرحلہ سے سبکدوش ہونا پڑتا تھا۔

آپ نے اس کتاب کی ابواب بندی جس سلیقے سے فرمائی ہے اسکی فہرست کے مطالعہ سے ہی قاری پر پوری کتاب کے سینے کی بات کھل کر سامنے آجاتی ہے مثلاً پہلے باب سے موت کی فضیلت اور زندگی سے اسکا بہتر ہونا مترشح ہوتا ہے۔ دیگر ابواب میں موت کا تذکرہ زندوں کے سامنے اس خوبصورت انداز سے کیا ہے کہ زندگی سے زیادہ موت سے پیار ہونے لگتا ہے۔ جب بندہ مومن کی روح جسدِ خاکی سے پرواز کرنے لگتی ہے تو وہ کس شان سے پر فشاں ہوتی ہے ۔

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی
ہے یہ شامِ زندگی صبح دوامِ زندگی

جب روح اس دار فانی سے عالم بقا کے سفر پر محوِ پرواز ہوتی ہے تو دیگر ارواح سابقین اس کا استقبال کرتی ہیں اور اس سے طرح طرح کے سوال کرتی ہیں۔

موت کے بعد ایک نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ مرنے والا اپنے غسل دینے والے کو اور کفن پہنانے والے کو پہچانتا ہے۔

اس کتاب میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ بندہ مومن کی موت کے غم میں زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ آنسو بہاتا ہے اور قبر اسکی آمد پر اپنے بازو کھول کر اسے مرحبا کہتی ہے۔ اور منکر نکیر جب اس سے سلسلہ سوالات شروع کرتے ہیں تو اسے بشارت سے بھی نوازتے ہیں۔

عالم برزخ کی زندگی برحق ہے۔ اہل سنت کے عقائد حقہ کے مطابق قبر میں موجود صاحب قبر پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دکھ یا خوشی نازل ہوتی ہے اور اہل قبور میں سے وہ خوش بخت لوگ جنہیں دنیا میں نماز، قرات قرآن اور تعلیم قرآن سے ذوق نصیب ہوتا تھا قبر میں جا کر بھی وہ اپنی آنکھوں کو تجلیات نماز اور نورِ قرآن سے منور کرتے ہیں۔

اس کتاب کے آخر میں مصنف جلیل نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ مومنین کے بچے مرنے کے بعد اپنے والدین کے لئے رحمت کا باعث بنتے ہیں۔ ان کی خوب خاطر مدارت کی جاتی ہے ان کو دودھ پلانے کیلئے جنت میں اعلیٰ انتظام کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب محمد عربی ﷺ کے طفیل مصنف جلیل کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، ان کی روح کو راحت بخشے اور بندہ ناچیز کی اس کاوش کو اپنی بارگاہِ صمدیت میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

گر قبول افتد زہے عزوشرف

احمد حسن ساہی۔ ایم۔ اے بی۔ ایڈ
ایم۔ او۔ ایل
فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

تقریظ

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا محمد مختار احمد ضیاء
ناظم اعلیٰ دار العلوم محمد یہ غوثیہ خیابان کرم چک شہزاد اسلام آباد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

کاروان زندگی پیہم رواں دواں ہے۔ اسے کسی لحہ بھی قرار و سکوں میسر نہیں ہے۔ بلکہ ہمہ دم محو سفر ہے۔ زندگی موت سے آشنا ہو کر ایک نئے روپ میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ اور ایک ایسی راہ پر گامزن ہوتی ہے۔ جو اسے وصال حبیب کی منزل تک لے جاتی ہے۔

مشہور مقولہ ہے۔

اَلْمَوتُ جَسَرٌ یُوصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

ترجمہ :۔

موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے۔ اس منزل پر فائز ہو کر زندگی کی تمام کلفتیں ختم ہو جایا کرتی ہیں۔ ہجر و فراق کی طویل رات سحر

آشنا ہو جاتی ہے۔ دنیوی زندگی کی تمام حسرتیں اور محرومیاں مٹ جایا کرتی ہیں۔ اور بے قرار روح کو ایسا سرمدی سکون نصیب ہوتا ہے۔ جو اس کے تمام دردوں کا درماں اور ہر قسم کے دکھ کا مداوا ہوتا ہے۔

موت زندگی کے فنا یا مٹ جانے کا نام نہیں۔ بلکہ یہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہونا ہے اور اسے "حیاۃ طیبۃ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ علامہ محمد اقبال نے اس حقیقت کو کچھ یوں بیان فرمایا ہے۔

جوہر انسان عدم آشنا ہوتا نہیں
آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے فنا ہوتا نہیں

زیر نظر کتاب (موت کے بعد زندگی) علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف کردہ کتاب "بشری الکئیب بلقاء الحبیب" کا ترجمہ ہے اور اس کتاب میں موت کی حقیقت، احوال قبور اور مردوں پر جو کیفیات وارد ہوتی ہیں۔ ان کو آثار صحیحہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر اور بھی بہت سی کتب تصنیف کی گئی ہیں۔ مگر اندازبیاں کے اعتبار سے یہ کتاب ایک انفرادی شان کی حامل ہے۔ اس کتاب میں مرنے کے بعد نیک اور سعید روحوں پر اللہ کے الطاف کریمانہ کو اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ قاری کے دل میں موت کی آرزو پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ محبوب حقیقی سے ملاقات کا واحد ذریعہ موت ہی کو سمجھنے لگ جاتا ہے۔ چوں کہ علامہ سیوطیؒ نے اس کتاب کو عربی زبان میں تحریر فرمایا تھا اور عربی زبان وادب سے عدم شناسائی کی وجہ سے یہ کتاب عوام الناس کی دسترس سے باہر تھی اور صرف عربی سے آشنا طبقہ ہی اس سے استفادہ کر سکتا تھا۔ وقت کی اہم ضرورت تھی کہ اس کتاب کو اردو میں منتقل کیا جاتا تاکہ اردو خواں احباب بھی اس

سے فیض یاب ہو سکتے۔ ہمارے قابل فخر ساتھی حضرت علامہ مولانا احمد حسن ساہی صاحب فاضل بھیرہ شریف نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کو ہماری قومی زبان اردو کا جامہ پہنایا۔

بہترین ترجمہ کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ مصنف کے خیالات کو جوں کا توں دوسری زبان میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اور مترجم، مصنف اور قاری کے درمیان حائل نہیں ہوتا۔ مترجم موصوف نے اس وصف کا بھی بجا طور پر خیال رکھا ہے۔ اور ترجمے کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی مقدور بھر کوشش کی ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب عوام کے ہر طبقہ کیلئے یکساں مفید ثابت ہو گی اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطیؒ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور مترجم برادرم علامہ احمد حسن ساہی کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں توفیق دے کہ وہ دین اسلام کی مزید خدمت سرانجام دے سکیں۔ آمین۔ ثم آمین

محمد مختار احمد ضیاء
کان اللہ لہٗ
۱۴ اگست ۱۹۹۸ء
ناظم اعلیٰ
دارالعلوم محمدیہ غوثیہ اسلام آباد

ذِکرُ فَضلِ المَوتِ وَانَّهُ خَیرٌ مِنَ الحیاۃِ

(موت کی فضیلت اور زندگی سے اسکے بہتر ہونے کا ذکر)

عَنْ عَبدِاللّٰہِ بنِ عُمَرَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلی اللہ علیہ وسلم تُحفۃُ المُومِنِ اَلْمَوْتُ (الزھد ۲/ ۲۱۲۔ الترغیب والترھیب ۴/ ۱۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موت مومن کا تحفہ ہے۔

عَن الحُسینِ بن عِلیٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلی اللہ علیہ وسلم قَالَ المَوتُ رَیحانَۃُ المُومِنِ جمع الجوامع ۱/ ۴۴۹ (وقال الدیلمی عن السید الحسن)

دیلمی نے حضرت حسینؓ بن علیؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت مومن کیلئے سکون ہے۔

وَعَنْ عَائشَۃَ قَالَتْ۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلی اللہ علیہ وسلم المَوتُ غَنِیمَۃُ المُومِنِ

جمع الجوامع ۱/ ۴۴۹ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان) (والدیلمی فی مسند الفردوس)

بیھقی نے شعب الایمان میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت عائشہؓ سے

روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا موت مومن کیلئے غنیمت ہے۔

وَعَنْ مَحْمُودِبنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَكْرَهُ ابنُ آدَمَ المَوتَ وَالمَوْتُ خَيرٌ لَهُ مِنَ الفِتْنَةِ

(اخرجہ احمد بن حنبل فی مسندہ و سعید بن منصور فی سنہ بسند صحیح)

احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں سند صحیح کے ساتھ محمود بن لبید سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت اس کیلئے زندگی کی آزمائش سے بہتر ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ عَمروبنِ العاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ المومِنِ وسَنَتُهُ فَاِذَا فَارَقَ الُدنيا فَارَقَ السَجْنَ وَالسنةِ (المستدرک ۴/۳۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور اس کا راستہ ہے۔ جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے تو وہ قید خانے اور اسکے راستے سے جدا ہوتا ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰه بنِ عَمروٍ قَالَ اَلدُّنْيا جَنَّةُ الكَافِرِوسِجْنُ المُومِنِ وَاِنَّما مَثَلُ المُومِنِ حِيْنَ تَخرُجُ نَفْسُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَ فَى سِجْنٍ فَأُخرِجَ مِنْهُ فَجَعَلَ يَتَقَلَّبُ فِي الاَرْضِ و يَتَفَسَّحُ فِيْهَا۔ (الزھد۔ ۲/۲۱۱)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا دنیا کافر کیلئے جنت ہے اور مومن کیلئے قید خانہ ہے تو مومن کے روح جب اس کے بدن سے جدا ہوتی ہے تو اسکی مثال ایسے شخص کی سی ہوتی ہے جو قید خانے میں ہو اور وہاں سے اسکو نکال لیا جائے پس وہ زمین میں آزادانہ چلنے پھرنے لگے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰه بنِ عَمرو قَالَ الدُّنيَا سجنُ المُومِنِ فاِذاَمَاتَ يُخلىٰ سربُهٗ يَسرَحُ حيث يشاءُ
(مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۸۹)(المصنف ۱۳/ ۳۵۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے جب وہ مر جاتا ہے تو اس کا راستہ وسیع کر دیا جاتا ہے وہ جہاں چاہتا ہے نکل جاتا ہے۔

وَعَنْ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ المَوتُ تُحفةٌ لكلِّ مُسلِمٍ
(المصنف)(الطبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا موت ہر مسلمان کیلئے تحفہ ہے۔

وَعَنْ اَنسٍ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ اَلمَوتُ كفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسلِمٍ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ والبیہقی فی الشعب)

ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا موت ہر مسلمان کیلئے کفارہ ہے۔

وَعَنْ الرَبِيعِ بنِ خَثيمٍ قَالَ مَامِنْ غائبٍ يَنتَظِرُهٗ المُومِنُ خَيرٌ لَهٗ مِنَ الموتِ (الزہد ۲/ ۹۲)(الحلیہ ۲/ ۱۱۴)

حضرت ربیع بن خثیم سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ کوئی بھی ایسی غائب چیز جس کیلئے مومن انتظار کرتا ہے موت سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔

وَعَنِ مَالِكِ بن مغول قَالَ بَلَغَنِى اَنَّ اوّلَ سرورٍ يَدخُلُ عَلَى المُومِنِ الموتُ لِمَا يَرىٰ مِنْ كرامة اللّٰهِ تعالىٰ وثوابهٖ (اخرجہ ابن ابی الدنیا)

مالک بن مغول سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پہلی خوشی جو بندہ مومن کو حاصل ہوتی ہے وہ موت ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی

طرف سے عزت افزائی اور اسکے ثواب کا مشاہدہ کرتا ہے۔

وَعَنْ ابن مسعودٍ قَالَ لَيْسَ لِلمُومِنِ راحةٌ دُوْنَ لِقَاءِ اللّٰه (اخرجہ احمد فی الزھد وابن ابی الدنیا)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا مومن کیلئے اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی راحت نہیں ہے۔

وَعَنْ اِبی الدَرْدَاء قَالَ مَامِنْ مُومِنٍ اِلاَّ وَالمَوتُ خیرٌ لَهُ ومَا مِنْ كَافِرٍ اِلاَّ وَالمَوتُ خیرٌ لَهُ فمنْ لَمْ يُصَدِّقْنِی فَاِنَّ اللّٰه تَعَالیٰ يَقُولُ ''وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خیرٌ لِلْاَبْرَارِ''ويَقُولُ ''وَلاَيَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَيرٌ''

(اخرجہ سعید بن منصور فی سنتہ وابن جریر فی تفسیرہ)

حضرت ابوالدرداء سے روایت کیا ہے انھوں نے فرمایا کہ موت ہر مومن کیلئے بہتر ہے اور ہر کافر کیلئے بھی۔ پس وہ کون ہے جو میری اس بات کی تصدیق نہ کرے ؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور جو (ابدی نعمتیں) اللہ کے پاس ہیں وہ بہت بہتر ہیں نیکوں کیلئے'' اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔ ''اور نہ خیال کریں جو کفر کررہے ہیں کہ ہم جو مہلت دے رہے ہیں انہیں یہ بہتر ہے ان کیلئے''

عَنْ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ مَامِنْ بَرٍّ وَلاَ فَاجِرٍ اِلَّا وَالمَوتُ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الحيَاةِ اِنْ كَانَ برًّا فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ ''وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خيرٌ لِلْاَبْرَارِ'' و اِنْ كَانَ فَاجِرًا فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَلاَيَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَيْرٌ لِاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوا اِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِيْنٌ''

(المصنف ۱۳؍۳۰۳)(الدر المنثور ۲؍۱۴۰)

(اخرجہ الحاکم فی المستدرک والمروزی فی الجنائز)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کوئی بھی آدمی خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار زندگی کی نسبت موت اس کیلئے زیادہ بہتر ہے اگر تو وہ مرنے والا نیک ہے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اور جو (ابدی نعمتیں) اللہ کے پاس ہیں وہ بہت بہتر ہیں نیکوں کیلئے" اور اگر مرنے والا گناہ گار ہے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "اور نہ خیال کریں جو کفر کر رہے ہیں کہ ہم جو مہلت دے رہے ہیں انہیں یہ بہتر ہے ان کیلئے۔ صرف اسلئے ہم تو انہیں مہلت دے رہے ہیں کہ وہ اور زیادہ کرلیں گناہ اور ان کیلئے عذاب ہے ذلیل و خوار کرنے والا"

وَعَنْ اَبِی مالِكِ الاَشْعَرِیْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ حَبِّبِ المَوتَ اِلیٰ مَنْ یَعْلَمُ اَنِیّ رَسُولُكَ

(اخرجہ الطبرانی)

حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ تو ہر اس شخص کیلئے موت کو محبوب بنا دے جو یہ جانتا ہے کہ میں تیرا رسولؐ ہوں۔

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهٗ اِنْ حَفِظْتَ وَصِیَّتِیْ فَلاَ یَکُونُ شَیْئٌ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنَ المَوتِ

(اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب)

امام اصبہانی نے ترغیب میں حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میری نصیحت یاد رکھو تو موت سے بڑھ کر کوئی اور شے تمہارے نزدیک محبوب نہیں ہوگی۔

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا اَهْدٰی اِلَیَّ اَخٌ هَدِیَّةً اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ السَّلَامِ وَ لَا بَلَغَنِی عَنْهُ خَبَرٌ اَحَبَّ مِنْ مَوتِهٖ

(شرح الصدور ۱۵)(الزھد للامام احمد ۱۴۰)

حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ کسی بھائی نے

بھی مجھے سلام سے زیادہ پسندیدہ کوئی تحفہ نہیں دیا، اور نہ ہی کسی بھائی کے بارے اسکی موت سے زیادہ بہتر خبر مجھے پہنچی۔

وَعَنْ عُبادَةَ الصامتِ قَالَ اَتمَنّٰی لِحَبِیْبِی اَنْ یُعَجِّلَ مَوتَہٗ۔ (المصنف ۱۳/ ۳۸۲)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے دوست کیلئے یہ چیز بہت پسند کرتا ہوں کہ موت اسکو جلدی آجائے۔

وَعَنْ محمدِ بن عبدِالعزیزِ التَیمِیُ قَالَ قِیلَ لِعَبْدِ الاَعْلیٰ التَیمِیُ۔ مَاتَشْتَھِیُ لِنَفْسِكَ وَ لِمَنْ تُحِبُّ مِنْ اَھْلِكَ؟ قَالَ اَلموتُ

ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبدالعزیز التیمی سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ عبدالاعلیٰ التیمی سے کہا گیا کہ تو اپنے لئے اور اپنے پیارے اہل وعیال کیلئے کیا چیز پسند کرتا ہے انہوں نے جواب دیا موت کو۔

وَعَنْ ابنِ عُبَیدِاللّٰہِ انَّہٗ قَالَ لِمَکْحُول اَتُحِبُّ الْجَنَّةَ؟ قَالَ ومَنْ لَایُحِبُّ الْجَنَّةَ قَالَ فاَحِبَّ الموْتَ لَنْ تَریَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تَمُوتَ

ابن عبیداللہ سے روایت ہے انہوں نے مکحول سے پوچھا کیا آپ جنت کو پسند کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا بھلا جنت کو کون نہیں پسند کرتا تو ابن عبیداللہ نے فرمایا پھر موت کو محبوب رکھو کیونکہ اس وقت تک جنت کو نہ دیکھ پاؤ گے جب تک تمہیں موت نہ آجائے۔

وَعَنْ حِبَّان بن الاسود قَالَ اَلمَوتُ جِسْرٌ یُوصِلُ الحبِیْبَ اِلَی الحبِیْبِ

ابو نعیم نے حلیہ میں حبان بن اسود سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست کے ساتھ ملادیتا ہے۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ مَامِنْ شئیٍ خیْرٌ لِلمُومِنِ مِنْ لَحْدٍ فَمَنْ لُحِدَ فَقَدْ اِسْتَرَاحَ مِنْ هَمُومِ الدُنیا وأ مَنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ (المصنف)

مسروق سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مومن کیلئے قبر سے بڑھ کر اور کوئی شے بہتر نہیں ہے پس جسے قبر میں اتار دیا گیا وہ دنیا کے غموں سے آرام پا گیا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ گیا۔

عَنْ طَاؤوسٍ قَالَ لَایَحْرَزُدِیْنَ الرجُلِ اِلاَّ حُفْرَتُہٗ

(المصنف ۱۳/۷ ۵۳)(حلیہ)

طاؤس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ آدمی کے دین کی حفاظت اسکی قبر کے سوا کوئی چیز نہیں کر سکتی۔

عَنْ عَطِیَّۃٌ قَالَ اَنْعَمُ النَّاسِ جَسَدًا فِی لَحدٍ قَدْ اَمِنَ مِنَ العَذَابِ (الزھد)

حضرت عطیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قبر میں جسمانی طور پر لوگوں میں سب سے زیادہ انعام یافتہ وہ شخص ہے جو عذاب سے محفوظ رہا۔

عَنْ سُفْیَانَ قَالَ کَانَ یُقَالُ لِلمَوتِ رَاحَۃٌ لِلعابِدِیْنَ

(اخرجہ ابن ابی الدنیا)

حضرت سفیان سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ موت کے بارے کہا جاتا ہے کہ موت عابدوں کیلئے راحت ہے۔

وَقَالَ الخِطابی اَنْشَدَنَا بَعْضُ اَصْحَابِنَا المَنصُورُ بنُ اِسْمَاعیل قَدْقُلتُ

اِذَا مَدَحُوا الحَیَاۃَ فَاَکْثَرُوا
فیِ المَوتِ اَلفُ فَضِیلَۃٍ لَا تُعْرَفُ

مِنْها أَمَانُ لِقَائِهِ بِلِقَائِهِ
فِرَاقُ كُلِّ مُعَاشِرٍ لَايُنْصِفُ

خطابی کہتے ہیں کہ ہمارے دوست منصور بن اسماعیل نے ہمیں یہ اشعار سنائے۔

(ترجمہ) جب لوگوں نے زندگی کی تعریف کی اور بہت زیادہ تعریف کی کہ موت میں ہزار ایسی فضیلتیں ہیں جو کہ معلوم نہیں ہیں۔ ان فضیلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ موت کے آنے سے انسان دوبارہ مر جانے سے امن میں ہو جاتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہر اس ساتھی سے جدائی حاصل ہو جاتی ہے جو انصاف نہیں کرتا۔

قَالَ الخِطابی :۔

يَبْكِي الرِجَالُ عَلَى الحَيَاةِ وَقَدْ
اَفْنٰى دُمُوعِي شَوقِيَ اِلَى الاَجَلِ
اَمُوتُ مِنْ قَبْلُ اَنَّ الزهْرَ يَعْثُرُ بِيْ
فَاِنَّنِي اَبَدًا مِنْهُ عَلٰى وَجَلٍ

امام خطابی نے کہا:۔

لوگ زندگی کیلئے روتے ہیں حالانکہ موت کیلئے میرے شوق نے میرے آنسوؤں کو ختم کر دیا ہے۔ اس سے پہلے کہ زمانہ مجھے ہلاک کر دے میں مر جاؤں گا کیونکہ میں زمانے سے ہمیشہ خوفزدہ ہوں۔

ذِكْرُ اَنَّ المَوتَ اِنتِقَالُ مَنْ دَارِ ضَيِّقَةٍ اِلٰى دَارٍ وَاسِعَةٍ

(موت تنگ گھر سے وسیع گھر کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے)

قَالَ العُلَمَاءُ:

اَلمَوتُ لَيسَ بِعَدَمٍ مَحضٍ وَلاَ فَناءٍ صِرْفٍ و اِنَّما هُوَ اِنقِطَاعُ تَعلُّقِ الرُّوحِ بِالبِدَنِ ومَفَارِقَةٌ وَحيلُولَةٌ بَيْنَهُمَا وَتَبَدُّلُ حَالٍ و اِنْتِقَالٌ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ

علماء فرماتے ہیں:۔

کہ موت فقط معدوم اور فنا ہو جانے کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ روح کا بدن سے تعلق ختم ہو جانے، ان دونوں کے درمیان جدائی، حالت کی تبدیلی اور ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہو جانے کا نام ہے۔

عَنْ بِلاَلِ بنِ سَعْدٍ اَنَّهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَنْ تُخلَقُوا لِلفَنَاءِ واِنَّمَا خُلِقْتُمْ لِلخُلُودِ والاَبَدِ و لٰكِنَّكُمْ تَنْتَقِلُونَ مِنْ دارٍ اِلٰى دارٍ

حضرت بلال بن سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تم فنا ہو جانے کیلئے نہیں پیدا کئے جاتے تم تو ہمیشہ اور تا ابد رہنے کیلئے ہی پیدا کئے گئے ہو لیکن تم تو

ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

وَقَالَ اِبنُ القَاسِمِ لِنَفسِ اَربَعَةُ دُوَرٍ كُلُّ دَارٍ اَعظَمَ مِن الَّتِیْ قَبلَهَا الاُولٰی. بَطنُ الاُمِّ. وذٰلِكَ مَحَلُ الضِيقِ والحصرِ والغَمِّ والظُلُمَاتِ الثَلَاثِ. وَالثَّانِيَةُ. هِیَ الدارُالَّتِیْ اَنشَاتهَا وَاَلِفَتهَا وَاكتَسَبَتْ فِيهَا الشَرَّ والخَيرَ.وَالثَّالِثَةُ.هِیَ دَارُ البَرزَخِ وَهُوَ اَوسَعُ مِنْ هٰذِهِ الدَارِواَعظَمُ وَنُسبَةُ هٰذا الدَارِ اِلَيهَا كَنِسبَةِ البَطَنِ اِلٰی هٰذِهِ و الرابعَةُ هِیَ دَارُ القَرارِ الجَنَّةُ اَوالنَارُ وَلَهَافِی كُلِّ دارٍ مِنْ هٰذِهِ الدُوَرِ حُكُمٌ وَشَانٌ غَيرَ شَانِ الاُخرٰی.

ابن القاسم نے کہا کہ روح کے چار جہان ہیں۔اور ہر جہان اپنے سے پہلے جہاں سے بہت بڑا ہوتا ہے۔ پہلا جہان شکم مادر ہے۔اور یہ جہان تنگی، قید، غم اور تین تاریکیوں کا جہان ہے۔ دوسرا جہان وہ ہے جس میں وہ پروان چڑھا اس سے مانوس ہوا اور اس میں اچھے یا برے اعمال کئے۔ تیسرا دار برزخ ہے اور یہ اس قدر وسیع اور بڑا ہے جس قدر دنیا کا جہان ماں کے پیٹ سے بڑا ہے۔چوتھا دار القرار ہے یعنی جنت اور دوزخ۔اس جہان کی شان و عظمت پہلے تینوں جہانوں سے بلند ہے۔

وَمِنْ مَرَاسِيلِ سَلَيمِ بنِ عامرِ الحِبارى مَرفُوعًا. اِنَّ مَثَلَ المُومِنِ فِی الدُنیَا كَمَثَلِ الجَنِینِ فِی بِطنِ اُمِهٖ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَطنِهَا بَكٰی عَلٰی مَخرَجِهٖ حتّٰی اِذَا رایٰ الضَوءَ ورَضَعَ لَمْ يُحِبَّ اَنْ يَرجِعَ اِلٰی مَكَانِهٖ وكَذٰلِكَ المُومِنُ يَجزَعُ يَجزَهُ مِنَ المَوتِ فَاِذَا مَعنٰی اِلٰی رَبِّهٖ لَمْ يُحِبَّ اَنْ يَرجِعَ اِلَی الدُنیَا كَمَا لَمْ يُحِبَّ الجَنِینُ اَنْ يَرجِعَ اِلٰی بَطنِ اُمِهٖ

سلیم بن عمر الجباری کے مرسل مرفوع روایات میں سے ہے کہ دنیا میں مومن کی مثال اس بچے کی طرح ہے۔ جو اپنی ماں کے بطن میں ہوتا ہے، جب وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو پیدا ہوتے ہی روتا ہے اور جب وہ روشنی (دنیا

کی) دیکھ لیتا ہے اور ماں کا دودھ پی لیتا ہے تو وہ واپس اپنے پہلے مقام کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح مومن بھی موت سے گھبراتا ہے اور جب وہ اپنے رب کے پاس چلا جاتا ہے تو وہ دنیا کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرتا۔ جس طرح بچہ پیدائش کے بعد اپنی ماں کے پیٹ کی طرف واپس لوٹنا پسند نہیں کرتا۔

مِنْ مَرَاسِیْلِ عمرو بن دِیْنَارٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَصْبَحَ ھٰذَا مُرْتَحِلاً مِنَ الدُّنْیَا فَاِنْ قَدْ رَضِیَ فَلاَ یَسُرُّہٗ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا کَمَا لاَ یَسُرُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّرْجِعَ اِلٰی بَطْنِ اُمِّہٖ

عمرو بن دینار کے پیغامات میں سے ہے کہ ایک آدمی مر گیا تو آقائے دو جہاں محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ آدمی اس دنیا سے کوچ کر گیا ہے اگر یہ اس پر راضی ہے تو یہ دنیا کی طرف لوٹنا کبھی پسند نہیں کرے گا جس طرح تم میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ اپنی ماں کے بطن کی طرف لوٹ جائے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاشُبِّہَتْ خُرُجُ ابْنِ آدمَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا کَمَثَلِ خُرُوْجِ الصَّبِیِّ مِنْ بَطْنِ اُمِّہٖ ذٰلِکَ الغَمِّ وَالظُّلْمَۃِ اِلٰی رَوْحِ الدُّنْیَا۔ (نوادرالاصول)

حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے دنیا سے چلے جانے کی مثال ایک بچے کی سی ہے جو اپنی ماں کے پیٹ یعنی وہاں کے غم اور تاریکی سے نکل کر دنیا کی راحتیں پا لیتا ہے۔

وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاعَلَی الاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَلَھَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْکُمْ وَلَھَا نَعِیْمُ الدُّنْیَا وَمَافِیْھَا۔

(النسائی ۶ / ۳۵ باب ماتیمنی فی سبیل اللہ)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روئے زمین کا کوئی فرد جسے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر مقام ملا ہو وہ تمہاری طرف لوٹنا پسند نہیں کرے گا خواہ اسے دنیا و مافیھا کی نعمتیں دے دی جائیں۔

ذِكْرُ مَايَلْقَاهُ المُومِنُ عِنْدَ قَبْضِ رُوحِهِ مِنَ الْكَرَامَةِ

(جان کنی کے وقت مومن کی عزت افزائی کا بیان)

عَنِ البَراءِ بنِ عَازِبؓ اَنَّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ۔ اِنَّ العَبْدَ المُومِنَ اِذَا كَانَ فی اِنقِطاعٍ مِنَ الدُنیا واِقبالٍ مِنَ الاٰخِرَةِ نَزَلَ الیهِ مَلائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِیْضُ الوُجُوهِ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَمْسُ مَعَهُمْ اكْفَانٌ مِنْ اكْفَانِ الجَنَّه وحَنُوطٌ مِنْ حنوطِ الجنَّةِ حتّٰی یَجْلِسُوا مِنهُ حُدَّالبَصَرِ۔ ثُمَّ یَجئی مَلَكُ المَوتِ یَجْلِسُ عِنْدَ رَاسِهِ فَیَقُولُ اَیَّتُهَا النَفْسُ المُطْمَئِنَّةُ اُخْرُجِی اِلٰی مَغْفِرةٍ مِنَ اللّٰهِ ورِضْوَانٍ فَتَخْرُجُ تَسِیْلُ كَمَاتَسِیْلُ القَطرةُ مِنَ السِقَاءِ واِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ غَیْرَ ذٰلِكَ فیَخْرُجُو نَهَا فَاِذَا اَخْرَجُو هَالَمْ یَدعُوها فِی یَدِهِ طَرْفَةَ عَیْنٍ فَیَجْعَلُونَهَا فِی تِلْكَ الاكْفَانِ و الحَنُوطِ و یَخْرُجُ مِنهَا كَاَطْیَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ عَلٰی وَجْهِ الاَرْضِ فَیَصعُدُوْنَ بِهَا فَلَا یَمُرُّونَ عَلٰی مَلَا مِنَ المَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوا۔ مَاهٰذِهِ الرُّوحُ الطَیِّبَهُ؟ فَیَقُولُونَ

فُلَانُ بنُ فُلانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوا يَسْمُّونَهُ بِهَافِى الدُّنيَا حَتّٰى يَنْتَهُوا بِه اِلىَ السَّمَاءِ الَّتِى تَلِيْهَا حَتّٰى يَنْتَهِى بِهَااِلٰى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُكْتُبُوا كِتَابَهُ فى عِلِّيِّيْنَ واَعِيْدُوْهُ اِلى الَارْضِ فَيُعَادُرُوْحُهُ فِى جَسَدِهٖ فيَاتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَبُّكَ وَمَادِيْنُكَ؟۔ فَيَقُولُ اللّٰهُ رَبِىَّ والاِسْلَامُ دِيْنِى فَيَقُولَانِ لَهٗ مَاهٰذَا الرَجُلُ الَّذِىْ بُعِثَ اِلَيْكُمْ وَفِيْكُمْ ؟ فَيَقُولُ هُوَ رسولُ اللّٰهِ فَيَقُولَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وآمَنْتُ بِهٖ وصَدَّقْتُهٗ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَّقَ عَبْدِىْ فَافْرِ شُوْالَهٗ مِنَ الجَنَّةِ، وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الجنَّهِ وَافْتَحُوا لَهٗ بَابًا اِلَى الجنَّةِ فَيَاتِيْهِ مَنْ رِيْحِهَا وَطِيبِهَا ويُفْسَحُ لَهٗ فِى قَبْرِهٖ مُدَّ بَصَرِهٖ وَيَاتِيْهِ رَجُلٌ حُسْنُ الثِيَابِ طِيْبُ الرائِحَةِ فَيَقُولُ لَهٗ اَبْشِرْ بِالَّذِىْ يَسُرُّكَ هٰذَ يومُكَ الَّذِىْ كُنْتَ تُوعَدُ۔ فَيَقُولُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجهُكَ يَجِئُ بِالْخَيْرِ؟ وَيَقُولُ اَنا عَمَلُكَ الصالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتىّٰ اَرْجَعَ اِلٰى اَهْلِىْ و مَالِىْ (مسند امام احمد ۴ر ۲۸۷)(سنن ابی داؤد ۲ر ۵۴۰) (المستدرک ار ۳۷)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن جب اس دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو آسمان سے خوبرو فرشتے نازل ہوتے ہیں گویا ان کے چہرے سورج کی طرح روشن ہوتے ہیں ان کے پاس جنت کا حنوط (خوشبو) اور کفن ہوتا ہے اور وہ فرشتے اس کے پاس تاحد نظر بیٹھ جاتے ہیں پھر حضرت ملک الموت آتے ہیں۔ اور اسکے سرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں۔ اے نفس مطمئنہ اپنے اللہ کی مغفرت اور رضا کی طرف نکل جا تو روح بدن سے یوں بہہ نکلتی ہے جیسے پانی کا قطرہ مشک سے اگرچہ تمہیں

بظاہر کچھ اور دکھائی دیتا ہے۔ پس فرشتے جب اس روح کو نکال لیتے ہیں تو ملک الموت کے ہاتھ میں آنکھ جھپکنے کی دیر بھی نہیں رہنے دیتے تو اسے (روح کو) اکفان اور حنوط میں رکھ دیتے ہیں۔ تو اس سے دنیا کی سب سے زیادہ خوشبودار کستوری کی مانند مہک اٹھتی ہے، پھر اسے اوپر لیکر چلے جاتے ہیں، اور فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے گذرتے ہیں وہ ان سے سوال کرتے ہیں کہ یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ تو وہ دنیا میں پکارے جانے والے ناموں میں سے اس کا بہترین نام لیکر کہتے ہیں۔ کہ یہ فلاں بن فلاں ہے یہاں تک کہ آسمانوں سے گذرتے ہوئے ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسکا نام اعمال عِلِّيِّين میں لکھ دو اور اسے واپس دنیا میں لوٹا دو تو اس کی روح اسکے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے بٹھا کر کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ اور تیرا دین کون سا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ اللہ کریم میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے۔ پھر وہ دونوں فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تمہاری طرف اور تم میں مبعوث کیا گیا ہے؟ تو وہ بندہ جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ وہ فرشتے اس سے پھر پوچھتے ہیں کہ تمہیں کیسے علم ہو گیا؟ تو وہ بندہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ تو دریں اثنا آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کیلئے جنت کے بچھونے لگا دو اسے جنتی لباس پہنا دو اور جنت کا دروازہ اس کیلئے کھول دو۔ تو اس بندے کو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور تا حد نگاہ اسکی قبر کو وسیع کر دیا جاتا ہے۔ اور اچھے کپڑوں میں ملبوس پاکیزہ خوشبو والا ایک شخص آتا ہے وہ کہتا ہے کہ تمہیں خوشخبری ہو۔ آج وہ دن ہے جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا تو وہ کہتا ہے کہ تو کون ہے؟ تم تو میرے لئے اچھی خبر لائے ہو تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا عمل صالح ہوں تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب قیامت قائم فرما تا کہ میں اپنے اہل و عیال اور مال کی طرف لوٹ جاؤں۔

وَاَخْرَجَ ابنُ اَبی الدُنیاؔ مَرفُوعًا. اِنَّ المُومِنَ اِذا احْتَضَرَ ورَایٰ مَااَعَدَّاللّٰهُ لَهٗ جَعَلَ یَتہوَّعُ نَفسُهٗ مِنَ الحِرْص عَلٰی اَنْ تَخرُجَ فَهُنَاكَ اَحبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ و اَنَّ الکافِرَ اِذَا احْتَضَرَو رایٰ ما اَعدَّ لَهٗ جَعَلَ یَتبَلَّعُ نَفسُهٗ کَرَاهِیَۃً اَنْ تَخرُجَ فَهُنَاكَ کَرِهَ لقاءَ االلّٰهِ وَکَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهٗ

ابن ابی الدنیا نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ مومن جب موت کے قریب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو دیکھ لیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے تیار کی ہوتی ہیں تو اسکی روح فوراً نکل جانا چاہتی ہے۔ پس یہاں آکر وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بندے کی ملاقات کو پسند فرماتے ہیں، اور کافر جب مرنے کے قریب ہوتا ہے اور اپنے لئے تیار شدہ عذاب دیکھ لیتا ہے اور اسکی روح ناپسندیدگی کی وجہ سے گلے میں اٹک اٹک جاتی ہے پس وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتے۔

عَنْ جَعْفَر بن محمدٍ عَنْ اَبیْهِ عَنْ ابنِ الخِزْرَجی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ ونَظَرَ اِلٰی مَلَكَ المَوتِ عِنْدَ رَاس رَجُلٍ مِنَ الْاَنصَارِ فَقَالَ یَامَلِكَ المَوتِ اِرْفِقْ بِصَاحِبِیْ فَاِنَّهٗ مُومِنٌ. فَقَالَ مَلِكُ المَوتِ طِبْ نَفْسًا وقَرِّ عَیْنا وَاعْلَمْ اَنِّیْ بِکُلِّ مُومِنٍ رَفِیْق"

(اخرجہ الطبرانی وابو نعیم ابن منبہ کلاھما فی المعرفۃ)

ابو نعیم اور ابن منبہ دونوں "معرفت" میں جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ علیہ کو میں نے یہ فرماتے سنا جبکہ آپ نے ملک الموت کو ایک انصاری کے سرہانے دیکھا تو آپ نے فرمایا اے ملک الموت میرے دوست سے نرمی اختیار کرو بے شک یہ مومن ہے تو ملک الموت نے جواب دیا (یارسول اللہ علیہ) آپ مطمئن رہیں آپ کی آنکھیں

ٹھنڈی رہیں آپ جان لیں کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں۔

عَنْ کَعْبٍ اَنَّ اِبْرَاھِمَ علیہِ السَّلَامْ قَالَ لِمَلِکَ الموتِ اَرِنِی الصُّوْرَۃَ الَّتِیْ تَقْبِضُ بِھَاالمُومِنَ فَاَرَاہُ مَلِکُ الموتِ مِن النورِ والبِھَاءِ والحُسْنِ فَقَالَ لَوْ لَمْ یَرَالمُومِنُ عِنْدَ مَوتہ مِنْ قُرَّۃِ العَیْنِ والکَرامَۃِاِلاَّ صُوْرَتَکَ ھٰذِہ لَکَانَتْ تَکْفِیہِ

(اخرجہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت)

حضرت کعب سے روایت ہے کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے اپنی وہ شکل و صورت دکھاؤ جس میں تم بندہ مومن کی روح قبض کرتے ہو تو ملک الموت نے آپ علیہ السلام کو نور اور حسن و جمال دکھایا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اگر مومن اپنی وفات کے وقت آنکھوں کی ٹھنڈک اور عزت افزائی کا کوئی اور منظر نہ بھی دیکھ پائے پھر بھی تیری یہ من موہنی صورت اس کیلئے کافی ہے۔

عَنِ الضحَاکَ قَالَ اِذَا قُبِضَ رُوحُ العَبْدِ المُوْمِنَ عُرِجَ بِہٖ اِلَی السَّمَاءِ فَیَنْطَلِقُ مَعَہُ المُقَرَّبُوْنَ ثُمَّ عُرِجَ بِہٖ اِلَی الثانِیۃِ ثُمَّ اِلَی الثالِثَۃِ ثُمَّ اِلَی الرَّابِعَہِ ثُمَّ اِلَی الخَامِسَۃِ ثُمَّ اِلَی السَّادِسَۃِ ثُمَّ اِلَی السَّا بِعَۃِ حَتّٰی یَنْتَھُوا بِہٖ اِلٰی سِدْرَۃِ المُنْتَھٰی فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا عَبْدُکَ فُلَانُ وھُوَاَعْلَمُ بِہٖ فَیَاتِیْہِ صَکٌّ مَخْتُومٌ بِاَمَانِہٖ مِنَ العَذَابِ فَذٰلِکَ قُولُہٗ تَعالٰی "کَلَّا اِنَّ کِتَابَ الاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّین وَمَا اَدْرَاکَ مَاعِلِّیُّوْنَ کِتَابُ مَرْقُوْمُ المُقَرَّبُونَ"

(اخرجہ عبدالرحیم الارانی فی کتاب الاخلاص)

حضرت ضحاک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب بندہ مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو اسے آسمان کی طرف بلند کیا جاتا ہے اور اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے چلتے ہیں پھر اسے دوسرے آسمان کی طرف بلند کیا جاتا

ہے بعد ازاں تیسرے آسمان کی طرف پھر چوتھے آسمان کی طرف پھر پانچویں آسمان کی طرف پھر چھٹے آسمان کی طرف پھر ساتویں آسمان کی طرف یہاں تک کہ فرشتے اسکو سدرۃ المنتہٰی تک لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب یہ تیرا فلاں بندہ ہے حالانکہ رب کریم اس بندے کو خوب جانتے ہوتے ہیں تو اس کے پاس ایک چٹھی آتی ہے جس پر عذاب سے محفوظ رہنے کی مہر ثبت ہوتی ہے اور وہ مہر یہ فرمان الٰہی ہے "یہ حق ہے نیکو کاروں کا صحیفہ عمل علیین میں ہوگا اور تمہیں کیا خبر کہ علیون کیا ہے یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے (حفاظت کیلئے) دیکھتے رہتے ہیں اسے مقربین"

وَعَنْ سَعِيدِ الخُدرِیْ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ المومِنَ اِذَا كَانَ اِنَّ فی اِقبالٍ مِنَ الآخِرَةِ وادبارٍ مِنَ الدنيا نَزَلَ مَلَائكَةٌ مِنَ اسَمَاءِ مَانَّ وُجُوهَهَمْ الشَّمسُ بِكَفَنٍ و حَنُوطِهِ مِنَ الجنَّة فَيَقْعُدُوْنَ حَيْثُ يَنظُرُ اِلَيهِمْ فَاِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ صَلّٰی عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ فِی السَّمَاءِ والاَرْض

(اخرجہ ابو نعیم وابن منبہ)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مومن دنیا سے آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور دنیا سے پیٹھ پھیر جاتا ہے تو ملائکہ اسکا بہشتی کفن اور حنوط لیکر آسمان سے نازل ہوتے ہیں گویا کہ ان ملائکہ کے چہرے روشنی میں سورج کی مانند ہوتے ہیں وہ فرشتے اس سے اتنے فاصلے پر آکر بیٹھ جاتے ہیں جہاں سے وہ انہیں دیکھ رہا ہوتا ہے پھر جب اسکی روح پرواز کرتی ہے تو زمین و آسمان کے سارے فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ المُومِنَ اِذَا قُبِضَ اَتَتهُ مَلَائِكَةُ الرحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَتَخْرُجُ كَالطيّبِ وَاَطيَبِ مِنْ رِيْحِ المِسْكِ حتّٰى اِنَّهٗ يُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

فَيُسَمُّونَهُ بِأَحسَنِ الأَسمَاءِ لَهُ حَتّٰى يَا تُوابِهٖ بَابَ السَّماءِ فَيَقُولُوْنَ مَاهٰذِهِ الرِيحُ الَّتِيْ جَاءَ تْ مَنْ الَارضِ؟ وَكُلَّمَا اَتوا سَماءً قَالُوا مَثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى ياتوابه ارواحَ المومنين فَلَمْ يَكُنْ لَهُم فَرحٌ اَفرَحُ منْ اَحَدِهِم عِنْد لِقَياهُ وَلَاقدِم عَلٰى احدٍ كَمَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ فَيَسْاَلُونَهُ مَافعَلَ فُلَانُ بنُ فُلانٍ؟ فَيَقُولُون دَعُوهُ حَتّٰى يَستَرِيحَ فَاِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الُدنيا۔

(اخرجہ احمد والنسائی وابن حبان والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الشعب)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بندہ مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم لیکر اس کے پاس آتے ہیں تو مومن کی روح بدن سے خارج ہو جاتی ہے، اور یہ خوشبو کستوری سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔ پھر فرشتے اس روح کو ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں اور اسے اس کے خوبصورت نام کے ساتھ پکارتے ہیں یہاں تک کہ فرشتے اسے پہلے آسمان کے دروازے تک لے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کیسی خوشبو ہے جو زمین سے آئی ہے؟ اور جب بھی وہ آسمان پر آتے ہیں تو فرشتے ان سے یہی سوال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ فرشتے اسے مومنوں کی ارواح تک لے آتے ہیں۔ تو اسکی ملاقات کے وقت جتنی خوشی انھیں ہوتی ہے اتنی کسی اور کو نہیں ہوتی اور کسی کے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں آیا ہوتا جیسا مومنوں کے پاس آیا ہوتا ہے تو وہ فرشتے اس سے سوال کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں نے کون سا عمل کیا ہے؟ پھر وہ کہتے ہیں کہ اسے چھوڑ دو تاکہ یہ آرام کرے کیونکہ یہ دنیا کے غم واندوہ میں تھا۔

وَاَخْرَجَ البَزَّارُ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِ ﷺ قَالَ اِنَّ المُومِنَ اِذَا اِحْتَضَرَ اَتَتهُ المَلَائِكَةُ بِحَرِيْرَةٍ فِيْهَا مِسْكٌ وَعَنْبَرٌ وَرَيْحَانٌ فَتَسَلَّ رُوْحُهُ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ العَجِيْنِ وَيُقَالُ اَيَّتُهَا النَفسُ الْمُطْمَئِنَّة اخْرُجِي رَاضِيَةً

مَرْضِيًّا عَلَيْكَ اِلٰى رُوحِ اللّٰهِ وكَرَامَتِهٖ فَاِذَا خَرَجَتْ رُوحُهٗ وُضِعَتْ عَلٰى ذٰلِكَ المِسْكِ والرَّيْحَانِ وَطُوِيَتْ عَلَيْهِ الحَرِيْرَةُ وَذُهِبَ بِهٖ اِلٰى عِلِّيِّيْنَ۔ (صحیح مسلم ۴/ ۲۲۲ کتاب الجنۃ)

براء نے حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مومن مرنے کے قریب ہوتا ہے تو ملائکہ اس کے پاس ریشم لیکر آتے ہیں اور اس ریشم میں کستوری، عنبر اور ریحان ہوتے ہیں تو مومن کی روح اس طرح نکال لی جاتی ہے جس طرح بال آٹے سے۔ اور اس سے کہا جاتا ہے اے نفس مطمئنہ تو اللہ کی رحمت اور کرم کی طرف اس حالت میں نکل آ کہ تو اللہ سے راضی ہو اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو پس جب اس کی روح نکل آتی ہے تو اس (روح) کو اس کستوری اور خوشبو میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس پر ریشم لپیٹ دیا جاتا ہے اور اسکو علیین میں پہنچادیا جاتا ہے۔

وَعَنْ ابْنِ عباسؓ فِی قَوْلِهٖ تَعالٰی "وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا" قَالَ اَرْوَاحُ المُومِنِیْنَ لَمَّا عَایَنَتْ مَلَكَ المَوتِ قَال اخرُجِی اَیَّتُهَا المُطْمَئِنَّةُ اَلٰی رَوْحٍ ورَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانٍ سَبَحَتْ سَبْحَ الخَائصِ فِی المَاءِ فَرَحًا وَشَوْقًا اِلٰی الجَنَّةِ " فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا یَعْنِی تَمْشِیْ اَلٰی کَرَامَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ (اخرجہ الجوزی فی تفسیرہ)

حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول والسابحات سبحاً کے متعلق روایت ہے انہوں نے فرمایا مومنوں کی روحیں جب ملک الموت کو دیکھتی ہیں تو وہ ان سے کہتا ہے اے اطمینان والی روح تو رحمت، خوشبو اور اس رب کی طرف نکل آجو تجھ پر ناراض نہیں ہے تو وہ روح جنت کے شوق اور خوشی میں اسطرح تیرنے لگ جاتی ہے جیسے غوطہ زن پانی میں "فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا" "پھر (تعمیل ارشاد میں) دوڑ کر سبقت لے جانے والے ہیں" اس سے مراد یہ ہے کہ وہ روح اللہ

تعالیٰ کے انعام کی طرف چلتی ہے۔

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بنِ عَمرٍو قَالَ اِذَا تَوَفَّى اللّٰهُ العَبْدَ اَرْسَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَلَكَيْنِ بَخِرْقَةٍ مِنَ الجَنَّةِ وَرَيحَانٍ مِن الجَنَّةِ فَقَالَا اَيَّتُهَا النَفْسُ المُطْمَئِنَّةُ اُخرُجِي اِلٰى رَوحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانٍ اُخْرُجِي نِعْمَ مَاقَدَّمْتَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رَائحَةٍ مَنَ الْمِسْكِ وَجَدَ هَااَحَدُكُمْ بَاَنْفِهٖ وَعَلٰى اَرْجَاءِ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ جَاءَنَا مِنَ الاَرْضِ اليَومَ رُوحٌ طَيِّبَةٌ فَلَا يَمُرُّبِبَابٍ اِلاَّ فُتِحَ لَهٗ وَلَا مَلَكٍ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ وَيُشَيِّعُ حَتّٰى يُؤْتٰى بِهٖ رَبَّهٗ فَتَسْجُدُ المَلَائِكَةُ قَبْلَهٗ ثُمَّ يَقُولُوْنَ رَبَّنَا هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانٌ تَوَفَّيْنَاهُ وَاَنتَ اَعْلَمُ بِهٖ فَيَقُولُ مُرُوهُ بِالسُّجُودِ فَتَسْجُدُ النِسْمَةُ ثُمَّ يُدْعٰى مِيكائيلُ فَيُقَالُ اِجْعَلْ هٰذِهِ النسمَةَ مَعْ اَنْفُسِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى اَسْاَلَكَ عَنْهَا يَومَ القِيامَةِ فَيُومَرُ بِقَبْرِهٖ فَيُتَّسَعُ لَهٗ طُوْلُهٗ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَعَرْضُهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ فَيُسْبَطُ فِيهِ الْحَرِيْرُ وَاِنْ كَانَ مَعَهٗ شَيْءٌ مِنَ القُرْاٰنِ نَوَّرَهٗ وَ اِلاَّ جُعِلَ لَهٗ نُوْرُ الشَمْسِ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فِى الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً۔ (کتاب الزہد)

حضرت عبید اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کو موت سے نوازتا ہے تو دو فرشتوں کو جنتی لباس اور جنتی خوشبو کے ساتھ بھیجتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اے اطمینان والی جان تو رحمت، خوشبو اور اس پروردگار عالم کی طرف نکل آجو تجھ پر ناراض نہیں ہے۔ تو آجا اور جو اعمال تو نے پہلے بھیجے ہیں (یعنی دنیا میں کئے ہیں) وہ کتنے ہی اچھے ہیں تو روح اس کستوری کی خوشبو جسے تم سونگھتے ہو اس سے کہیں زیادہ پاکیزہ خوشبو کی

طرح، مہکتی ہوئی بدن سے نکلتی ہے اور آسمان کے کناروں پر مقرر فرشتے کہتے ہیں سبحان اللہ آج اس زمین کی طرف سے ہمارے پاس پاکیزہ روح آئی ہے وہ روح جس دروازے کے پاس سے گذرتی ہے وہ اس کیلئے کھول دیا جاتا ہے اور اسکا گذر جس فرشتے کے پاس سے ہوتا ہے وہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور اسے الوداع کہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس روح کو رب کریم کے پاس لایا جاتا ہے تمام فرشتے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب یہ تیرا فلاں بندہ ہے ہم نے اس کو موت دی حالانکہ تو بہت بہتر جاننے والا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسے سجدہ کرنے کا حکم دو پس وہ روح سجدہ کرتی ہے پھر حضرت میکائیل علیہ السلام کو بلایا جاتا ہے اور ان سے کہا جاتا ہے کہ اس روح کو مومنین کی روحوں کے ساتھ رکھ دو قیامت کے دن اس روح کے بارے میں تجھ سے پوچھوں گا۔ پھر اس کی قبر کو وسیع کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ تو قبر ستر ذراع چوڑی اور ستر ذراع لمبی کر دی جاتی ہے۔ پھر اس میں ریشم کا قالین بچھایا جاتا ہے پھر اگر اس کے پاس کچھ قرآنی آیات ہوں تو اس قبر کو منور کر دیتی ہیں ورنہ اسے سورج کی مانند نور عطا کیا جاتا ہے پھر جنت کی طرف ایک دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے جس سے وہ جنت میں اپنا مقام صبح وشام دیکھتا رہتا ہے۔

عَنِ الحَسَنِ قَالَ اِذَا احْتَضَرَالمُومِنُ حَضِرَهٗ خَمْسُمِائَةِ مَلَكٍ يَقْبِضُونَ رُوحَهٗ فَيَعْرُجُونَ اِلَى السَّمَاءِ الْدُّنْيَا فَتَلْقَاهُمْ اَرْوَاحُ الْمُوْمِنِيْنَ المَاضِيَةِ فَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَسْتَخْبِرُوْهُ فَتَقُولُ المَلَائِكَةُ اِرْفِقُوابِهٖ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنْ كَرْبٍ عَظِيمٍ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُوْنَهٗ حَتَّى يَسْتَخْبِرَ الرَجُلُ عَنْ اَخِيْهِ وَصَاحِبِهٖ فَيَقُولُ هُوَ كَمَاعَهِدْتَ مِنْهُ (اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ)

حضرت حسن سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب مومن مرنے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے پانچ سو فرشتے آتے ہیں اس کی روح قبض کرتے

ہیں اور آسمان دنیا کی طرف بلند ہو جاتے ہیں تو سابقہ مومنین کی روحیں اس سے ملاقات کرتی ہیں اور اس سے کچھ پوچھنا چاہتی ہیں تو ملائکہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ تو نرمی کرو کیونکہ یہ بڑی تکلیف سے نکل کر آیا ہے وہ اس سے استفسار کرنے لگتے ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی اپنے بھائی اور دوست کے بارے میں دریافت کرتا ہے تو وہ جواباً کہتا ہے کہ وہ ایسے ہی ہے جیسے تم اسے چھوڑ کر آئے تھے۔

وَعَنْ اَبِی مُوسیٰ الاَشعَرِی قَالَ تَخرُجُ نَفسُ المُومِنِ وَهِیَ أطیَبُ رِیحًا مَنَ المِسکِ فَتَصعُدُ بِهَا المَلَائِکَةُ الَّذِینَ یَتَوَفَّونَهَا فَتَلَقَا هُمُ المَلَائِکَةُ دُونَ السمَاءِ فَیَقُولُونَ هٰذا الَّذِی مَعَکُم؟ فَیَقُولُونَ فُلَانٌ ویذکُرُونَهٗ بِاَحسَنِ عَمَلِهٖ فَیَقُولُونَ حَیَّاکُمُ اللّٰهُ وحَیَّا مَنْ مَعَکُمْ فَیُفتَحُ لَهٗ اَبوابُ السَّمَاءِ فَیَعْعُدُونَهٗ مَنَ البَابَ الَّذِی کَانَ مِنهُ عَملُهٗ فَیَشرُقُ وَجهُهٗ فَیَاتِیَ الرَّبَّ وَلِوَجهِهٖ بُرهُانٌ الشَّمسِ مِثلَ

(المصنف ۱۴/ ۳۸۴)(الحلیۃ ۱/ ۲۶۲)

حضرت ابو موسیٰ الاشعری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مومن کی روح اس حال میں نکلتی ہے کہ وہ کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہوتی ہے تو اسے وہ ملائکہ اوپر لے جاتے ہیں جنہوں نے اسکو موت دی ہوتی ہے ان کو آسمان کے قریب ملائکہ ملتے ہیں وہ ان سے سوال کرتے ہیں کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے اور اسکے اچھے اعمال کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے اور اسے بھی جو تمہارے ساتھ ہے تو اس شخص کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ اسے اس دروازے سے لیکر اوپر جاتے ہیں جس دروازے سے اس کے اعمال گئے ہوتے ہیں اسکا چہرہ روشن ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب کریم کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوتا ہے کہ اسکے چہرے پر کامیابی کی دلیل آفتاب کی مانند نمایاں ہوتی ہے۔

وَعَنْ اضحَّاکِ فِی قَولِہٖ تعالٰی وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ قَالَ اَلنَّاسُ یُجَہِّزُوْنَ بَدْنَہٗ وَالمَلَائکَۃُ یُجَہِّزُوْنَ رُوْحَہٗ

(ابن کثیر ۴/۴۵۱)

حضرت ضحاک سے آیت وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ (اور لپٹ جاتی ہے ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے) کی تفسیر میں منقول ہے کہ لوگ اسکے بدن کی تجہیز و تکفین کی تیاری کرتے ہیں اور ملائکہ اسکی روح کو (راحت پہنچانے کی) تیاری کرتے ہیں۔

وعَنْ اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ لَاہُ یُقْبَضُ المُومِنُ حَتّٰی یَرٰی مِنَ البُشریٰ فَاِذَا قُبِضَ نَادیٰ ولَیْسَ فِی الدَّارِ دَابَۃٌ صَغِیْرَۃٌ ولا کبیرۃٌ اِلَّا وَھِیَ تَسمَعُ صَوتَہٗ اِلَّاالثَقَلَینِ الجِنُّ والانِسُ تَعَجَّلُوْا بِی اِلٰی اَرحَمِ الرَّاحِمِیْنَ فَاِذَا وُضِعَ عَلٰی سَرِیرِہٖ قَالَ مَااَبطَأَ مَاتَمْشُونَ فَاِذَا اُدْخِلَ فِی لَحْدِہٖ اُقْعِدَ فَاُرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الجَنَّۃِ وَمَااَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ وَمُلِئَی قَبْرُہٗ مِنْ رَوحٍ وَرَیْحَانٍ ومِسْکٍ فَیَقُولُ یارَبِّ قَدِّمْنِی۔ فَیُقَالُ اِنَّ لَکَ اِخوۃٌ واُخَواتٌ لَمْ یَلْحَقُوا۔ ونَمْ قَرِیرَالْعَیْنِ۔ (المصنف ۱۳/۳۴۸)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مومن کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک وہ خوشخبری نہ پالے۔ اور جب اسکی روح قبض کرلی جاتی ہے تو وہ ندا دیتا ہے تو گھر میں سوائے جن وانس تمام چھوٹے بڑے جانور اس کی آواز سنتے ہیں کہ مجھے جلدی سے ارحم الرحمین کے حضور لے چلو۔ پھر جب اسے چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے تم کتنا آہستہ چلتے ہو اور جب اسے قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسے بٹھایا جاتا ہے اور اسے وہ مقام دکھایا جاتا ہے جو اللہ تعالی نے اس کے لئے جنت میں تیار کیا ہوتا ہے اور اسکی قبر کو جنت کی راحت اور مشک و کستوری سے بھر دیا جاتا ہے تو وہ بندہ عرض کرتا ہے اے

میرے رب مجھے آگے بھیج دے تو ارشاد ہوتا ہے کہ تیرے کچھ بہن بھائی ایسے ہیں جو تمہیں ابھی تک نہیں ملے۔ اور تو میٹھی نیند سو جا۔

عَنْ ابنِ جُرَیْجٍ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعائشۃَ اِذَاعاَیَنَ المُومِنُ المَلائِکَۃَ قَالُوا نَرجِعُکَ اَلی الدُنیا؟ فَیَقُولُ اِلٰی دارِالهَمومِ والاَ حْزَانِ قَدِّ مَانیِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی

(اخرجہ ابن جریر وابن المنذر فی تفسیر ہما)

ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ جب مومن ملائکہ کو دیکھتا ہے تو ملائکہ اس سے کہتے ہیں کہ کیا ہم تجھے واپس دنیا میں لوٹا دیں؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ کیا تم مجھے غموں اور پریشانیوں کے گھر کی طرف لوٹاتے ہو؟ تم مجھے اللہ تعالیٰ کے پاس لے چلو۔

وعَنِ الحِسَنِ بن عَلِیٍّ قَالَ تُخرَجُ رُوحُ المُومِنِ فِی رَیحانۃٍ ثُمَّ قَرأَ "فَاَمَّااِنْ کَانَ مِنَ المُقرَّبِینَ فَرُوحٌ وریَحانٌ و جَنَّتُ نَعِیم" (اخرجہ المروزی فی الجنائز)

حضرت حسن بن علیؓ سے روایت کیا ہے آپ فرمایا کہ مومن کی روح خوشبو میں قبض کی جاتی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "فَأَ مَا اِنْ کانَ مِنَ المقَرَّبِینَ فَرَوحٌ وَرَیحَانٌ وَجنَّتُ نِعیم" پس وہ (مرنے والا) اگر اللہ کے مقرب بندوں سے ہو گا تو اس کیلئے راحت، خوشبودار غذائیں اور سروروالی جنت ہو گی۔

وعَنْ قتَادَۃَ فِی قَولِہٖ تَعَالٰی "فَرَوحٌ و رَیحَانٌ" الرَّوحُ والرَیحَانُ یَلتَقِی بِهِمَا عِنْدَ المَوتِ المُومِنُ

(تفسیر ابن کثیر ۴/۳۰۰)

حضرت قتادہؓ سے اس ایت کریمہ "فروحٌ وریحانٌ" کی تفسیر میں روایت ہے کہ روح اور ریحان ایسی نعمتیں ہیں جنھیں مومن موت کے وقت پاتا ہے۔

وَعَن بَکربن عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ اِذَا اُمِرَ مَلَکُ المَوتِ

وبِقَبْضِ رُوحِ المُومِنِ اَتٰی بِرَیْحَانٍ مِنَ الجنَّةِ فَقِیْلَ لَهٗ اقْبِضْ رُوحَهٗ فِیْهِ

بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب ملک الموت کو مومن کی روح کے قبض کرنے کا حکم دیا جاتا ہے تو وہ جنت سے خوشبو لے کر آتا ہے اور ملک الموت سے کہا جاتا ہے کہ اس خوشبو میں اسکی روح کو قبض کرو۔

وَعَنْ عمران الجونی قَالَ اَنَّ لَغنَا اَنَّ المُومِنَ اِذَا حَضَرَ اَتٰی بِضَبَائِرِ الرَّیْحَانِ مِنَ الجنَّةِ فَیُجعَلُ رُوحُهٗ فیها

عمران جونی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اس بات کا علم ہوا ہے کہ مومن جب مرنے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے پاس جنت کے پھولوں کا ایک گلدستہ لایا جاتا ہے جس میں اس کی روح کو رکھ دیا جاتا ہے۔

وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ تُنزَعُ رُوحُ المومِنِ فی حَرِیْرَةٍ مِنْ حَرِیرِ الجنَّةِ (ابن کثیر ۴/۳۰۰)

ابن ابی الدنیا نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا مومن کی روح جنت کے ایک ریشم میں نکالی جاتی ہے۔

عَنْ اَبِی العَالِیَةَ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِنَ المقَرَّبِیْنَ یُفَارِقُ الدُنیا حتّٰی یُوتٰی بِغُصْنٍ مِنْ رَیْحَانِ الجَنَّةِ فَیَشُمُّهٗ ثُمَّ یُقْبَضُ

ابو العالیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کوئی بھی مقرب (نیک آدمی) جب دنیا سے جدا ہوتا ہے تو اس کے پاس جنت کے خوشبودار پھولوں کی ٹہنی (گلدستہ) لائی جاتی ہے وہ اس کو سونگھتا ہے پھر اسکی روح قبض کر لی جاتی ہے۔

عَنْ سلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَوَّلَ مَایُبَشَّرُ بِهِ المُومِنُ فِی قَبرِهٖ اَنْ یُقَالَ لَهٗ اَبْشِرْ بِرِضَا اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ قَدِمْتَ خَیْرَ مَقْدَمٍ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لِمَنْ یُشَیِّعُكَ اِلٰی قَبرِكَ وصَدَّقَ مَنْ شَهِدَكَ وَاستَجَابَ لِمَنْ یَسْتَغْفِرُلَكَ

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو قبر میں جو پہلی خوشخبری دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اسے کہا جاتا ہے کہ تو اللہ کی رضا اور جنت پر خوش ہو جا۔ تیرا آنا مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی بخش دیا جو تجھے قبر تک الوداع کرنے آئے اور جو تیرے جنازے میں حاضر ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی دعا کو قبول فرمایا جس نے تیرے لئے بخشش طلب کی۔

وَعَنْ اَبِی مَسْعُودٍ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ رُوْحِ الْمُومِنِ اَوْحٰی اِلٰی مَلَكِ الْمَوتِ "اَقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ" فَاِذَا جَاءَ مَلَكُ الْمَوتِ يَقْبِضُ رُوْحَهٗ قَالَ لَهٗ رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

ابی مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مومن کی روح کو قبض کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو ملک الموت سے ارشاد فرماتے ہیں کہ اس شخص کو میری طرف سے سلام کہو پھر جب ملک الموت اسکی روح کو قبض کرنے آتا ہے تو مومن سے کہتا ہے کہ تجھے تیرا رب سلام کہتا ہے۔

عَنْ محمدِ الْقُرظِی قَالَ اِذَا اِسْتَنْقَعَتْ نَفْسُ الْعَبْدِ الْمُومِنِ جَاءَهٗ مَلَكُ الْمُوتِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَاوَلِیَّ اللّٰهِ اللّٰهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الآيَةَ "اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ" (اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف)

محمد القرظی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب بندہ مومن مر چکا ہو تو ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ تعالیٰ کے دوست تجھ پر اللہ کی سلامتی ہو اللہ تعالیٰ تجھے سلام ارشاد فرماتے ہیں پھر انہوں نے یہ ایک آیت کریمہ تلاوت کی "اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الملائكةُ طَيِّبِيْنَ يَقُولُونَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ" "وہ متقی جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ خوش ہوتے ہیں (اس وقت) فرشتے کہتے ہیں (اے نیک بختو) سلامتی ہو تم پر۔

وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اِنَّ الْمُومِنَ لَيُبَشَّرُ بِصَلَاحِ وَلَدِهٖ

مِنْ بَعْدِهٖ لِتَقِرَّ عَيْنُهٗ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ فی ترجمۃ مجاہد ۳/۲۷۹)

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ مومن کو اسکے مرنے کے بعد اسکے بچے کے نیک ہونے کی خبر دی جاتی ہے تاکہ اسے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہو۔

وَعَنْ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى "لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ يَعْلَمُ اَيْنَ هُوَ قَبْلَ الْمَوْتِ.

حضرت ضحاک آیت "لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ" (انہیں کیلئے بشارت ہے دنیوی زندگی میں اور آخرت میں) کے تحت فرمایا کہ مومن موت سے پہلے ہی جان لیتا ہے کہ اس کا مقام کہاں ہے۔

وَعَنْ مجاهِدٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى "اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ اَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ" قَالَ ذٰلِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ. (اخرجہ البیہقی فی الشعب)

بیہقی نے حضرت مجاہد سے زیر آیت

"اِنَّ الَّذِيْنَ قالو ربنا اللّٰهُ ثُمَّ استقاموا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ اَلَّا تخافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ"

(بے شک) وہ (سعادتمند) جنہوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ اس قول پر پختگی سے قائم رہے اترتے ہیں ان پر فرشتے (اور انہیں کہتے ہیں) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو تمہیں بشارت ہو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ فرمایا کہ یہ خوشخبری موت کے وقت ہوگی۔

وَعَنْ مجاهِدٍ فِي الْآيَةِ قَالَ "اَنْ لَاتَخَافُوا وَلَاتَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوْا" اَيْ لَاتَخَافُوا مِمَّا تَقْدِمُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ امْرِ الْآخِرَةِ وَلَاتَحْزَنُوا عَلٰى مَاخَلَفْتُمْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا مَنْ وَلَدٍ وَاَهْلٍ وَدِيْنٍ فَاِنَّا نَسْتَخْلِفُكُمْ فِي ذٰلِكَ كُلِّهٖ. (تفسیر ابن کثیر ۴/۹۸)

حضرت مجاہد سے زیر آیت "اَنْ لَاتخَافُوا وَلَاتحْزَنُوا وَاَبْشِرُوْا" (کہ نہ ڈرو اور غم نہ کرو اور تمہیں بشارت ہو) کے متعلق ہے انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس سے نہ ڈرو جس کی طرف تم بڑھ رہے ہو یعنی موت اور امر آخرت سے اور غم نہ کھاؤ ان چیزوں کا جو دنیا میں تم نے پیچھے چھوڑی یعنی اہل وعیال اور دین۔ ہم ان سب چیزوں کا تمہیں نیک بدلہ عطا فرمائیں گے۔

وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ يُوْتَى الْمُومِنُ عِنْدَ الْمَوْتِ فَيُقَالُ لَهٗ لَاتَخَفْ مِمَّا اَنْتَ قَادِمٌ عَلَيْهِ فَيَذْهَبُ خَوْفُهٗ وَلَا تَحْزَنْ عَلَى الدُّنْيَاوَ لَاعَلٰى اَهْلِهَاوَ اَبْشِرْبِالْجَنَّةِ فَيَذْهَبُ خَوْفُهٗ وَلَا تَحْزَنْ عَلَى الدُّنْيَا فَيَمُوْتُ وَقَدْاَقَرَّ اللّٰهُ عَيْنَهٗ

زید بن اسلم سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مومن کو موت کے وقت کہا جاتا ہے کہ تم جسکی طرف جارہے ہو اس سے نہ ڈرو تو اس کا خوف دور ہو جاتا ہے۔ اور تو دنیا اور دنیا والوں کا غم نہ کھا اور تمہیں جنت کی خوشخبری ہو تو اس کا خوف دور ہو جاتا ہے اور وہ اس حالت میں وفات پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا ہوتا ہے۔

وَعَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "يَاَيَّتُهَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً" قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ قَبْضَ رُوْحِ عَبْدِهِ الْمُومِنِ اطْمَا نَّتِ النَّفْسُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى واطْمَانَ اللّٰهُ اِلَيْهَا.

وَقَالَ الْبَيْهَقِى فِى الْمَشْيُخَةِ الْبَغْدَادِيةِ

سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ والْحَسَنَ بنَ عَلِى الْوَاعِظِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ محمدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ و سَمِعْتُ اَبِى يَقُوْلُ رَاَيْتُ فِى بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُظْهِرُ عَلٰى كَفِّ مَلَكِ الْمَوْتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِخَطٍّ مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ يَامُرُهٗ اَنْ يَبْسُطَ كَفَّيْهِ لِلْعَارِفِ فِى وَقْتِ وَفَاتِهٖ فَيُرِيْهِ تِلْكَ الْكِتَابَةَ فَاِذَا

رَاَنَّهَا رُوحُ العَارِفِ طَارَتْ اِلَيْهِ فِي اَسْرَعِ مِنْ طَرْفَةِ العَين

ابن ابی حاتم نے حضرت حسنؓ سے روایت کیا ہے کہ ان سے آیت " يَاأَيَّتُهَا النَّفسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً"

(اے نفس مطمئن واپس چلو اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی (اور) وہ تجھ سے راضی) کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مومن بندے کی روح قبض کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی روح اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ اس پر مطمئن ہو جاتا ہے۔

اور بیہقی نے مشیحہ بغدادیہ میں فرمایا۔ کہ میں نے ابوسعید اور حسن بن علیؓ کو یوں فرماتے سنا کہ میں نے محمد بن حسن واعظ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نور کے خط کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ملک الموت کی ہتھیلی پر ظاہر کرتا ہے پھر اسے حکم دیتا ہے کہ وہ عارف کیلئے اسکی وفات کے وقت وہی ہتھیلی کشادہ کرے تو ملک الموت اسے وہ تحریر دکھاتا ہے عارف کی روح جونہی اسے دیکھتی ہے تو آنکھ جھپکنے سے پہلے اسکی طرف اڑ جاتی ہے۔

وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا اَذَا اَمَرَ اللّٰهُ مَلَكَ المَوتِ بِقَبْضِ اَرْوَاحِ مَنْ اسْتَوْجَبَ النَّارَ مِنْ مُذْنِبِيْ اُمَّتِي قَالَ بَشِّرْهُمْ بِالجَنَّةِ بَعْدَ اِنْتِقَامِ كَذَا و كَذَا عَلٰى قَدْرِ مَايَعْمَلُوْنَ يُحْبَسُوْنَ فِي النَّارِ فَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔

دیلمی نے مسند فردوس میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ملک الموت کو میرے ان گناہگار امتیوں کی روح قبض کرنے کا حکم دیتا ہے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں۔ تو ساتھ ہی یہ کہتا ہے کہ ان کو خوشخبری دے دو کہ برے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد ان کو جنت عطا کی جائیگی اور ان کو اعمال سئیہ کے مطابق دوزخ میں قید رکھا جائے گا اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور ارحم الراحمین ہے۔

ذِكْرُ مُلَاقَاةِ الاَرْوَاحِ لِلْمَيِّتِ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ وَاجْتِمَاعُهُمْ بِهٖ وسُوَا لُهُمْ عَنْهُ

(روح نکلنے کے بعد میت سے ارواح کی ملاقات، اسکے پاس ان کا جمع ہونا اور سوال کرنا)

عَنْ اَبِی اَیُوب الاَنصَارِی اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ نَفسَ المُومِنِ اِذَا قُبِضَتْ تَلْقَاهَا اَهْلُ الرَّحمَةِ مِنْ عِبَادِ للّٰہِ تَعَالٰی کَمَایَلْقَونَ البَشِیْرَ مِنْ اَهلِ الدُنْیَا وَ یَقُولُونَ اُنْظُرُوا صَاحِبَکُمْ یَسْتَرِیحُ فَاِنَّهٗ کَانَ فِی کَرْبٍ شَدِیْدٍ ثُمَّ یَسئَاَلُوْنَهٗ مَافَعَلَ فُلَانٌ وفُلَانَةٌ تَزَوَّجَتْ ؟ (مجمع الزوائد ۲ / ۳۲۷)

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو اللہ کی رحمت والے بندے اس سے یوں ملتے ہیں جیسے دنیا والے خوشخبری دینے والے کو ملتے ہیں اور وہ کہتے ہیں اپنے ساتھی کو دیکھو یہ آرام پا گیا کیونکہ یہ اس سے پہلے سخت مصیبت میں گرفتار تھا پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں شخص نے کیا کیا اور فلاں عورت نے شادی کر لی ہے ؟

وَعَنْ اِبی ھَرِیرۃَ یرفعُہٗ اِنَّ المُومِنَ اِذَا نَزَلَ بِہِ الْمَوْتُ وَ یُعَایِنُ مَایُعَایِنُ یَوَدُّ لَوْ خَرَجَتْ روحُہٗ واللّٰہُ یُحِبُّ لِقَائَہٗ وَاِنَّ الْمُومِنَ رُوحُہٗ اِلی السَّماءِ فَتَاتِیہِ اَرْوَاحُ المومنِیْنَ فَیَسْتَخْبِرُونَہٗ عَنْ مَعَا رفِھِمْ مِنْ اَھْلِ الدُّنیا۔

حضرت ابو ھریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب مومن پر موت آنے لگتی ہے اور وہ جو (انعام واکرام) دیکھتا ہے تو چاہتا ہے کہ کاش اس کی روح (جلدی) نکل جائے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اسکی ملاقات کو پسند فرماتے ہیں اور مومن کی روح آسمان کی طرف بلند ہو جاتی ہے۔ تو اس کے پاس دوسرے مومنین کی روحیں آجاتی ہیں تو وہ اس سے دنیا میں رہنے والے اپنے دوست احباب کے بارے پوچھتی ہیں۔

وعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمروٍ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ رُوحَی المُومِنَیْنِ لَیَلْتَقِیَانِ مَسِیْرَۃَ یَومٍ وَمَارَای اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ قَطُّ (جامع صغیر حدیث پاک نمبر ۲۲۷۴)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو مومنوں کی روحیں دن بھر کی مسافت سے آکر باہم ملتی ہیں حالانکہ ان میں سے کسی نے بھی دوسری کو کبھی نہیں دیکھا ہوتا۔

وعَنْ اَبی لَبِیْبَۃَ قَالَ لَمَّامَاتَ بَشرُ بنُ البَّراءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ وَجَدَتْ عَلَیہِ اُمُّہٗ وَجدًا شَدِیْدًا فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایَزَالُ الْھَالِکُ یَھْلِکُ مِنْ بَنِی سَلْمَۃَ فَھَلْ تَتعَارَفُ الْمَوتٰی فَاَرْسِلُ اِلٰی بَشرِ السَّلَامَ؟ قَالَ نَعَمْ۔ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ اِنَّھُمْ لَیَتَعَارَفُونَ کَمَا یَتَعَرَّفُ الطَیْرُ فِی رُؤُوسِ الشَجَرِ (کتاب الروح ۲۴)

وَکَانَ لَایَھْلِکُ ھَالِکٌ نَبِیَّ سَلْمَۃَ اِلَّا جَائَتَہٗ اُمُّ بشرٍ فَقَالَتْ یَافُلَانُ عَلَیْکَ السَلَامُ فَیَقُولُ و عَلَیْکِ فَتَقُولُ اِقرَا

عَلٰی بَشْرِ السَّلَامَ

ابن قیم نے کتاب الروح میں اور ابن ابی الدنیا نے ابن لبیبہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ جب بشر بن براء بن معرور نے وفات پائی تو ان کی ماں کو اس پر گہرا غم ہوا تو اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بنی سلمہ سے ہمیشہ لوگ فوت ہوتے رہیں گے کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں؟ تاکہ میں بشر کی طرف سلام بھیج سکوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مردے ایک دوسرے کو اس طرح جانتے ہیں جیسے درختوں کی شاخوں میں پرندے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔

تو جب بھی بنی سلمہ سے کوئی شخص وفات پانے لگتا تو ام بشر اسکے پاس آتیں اور اسے کہتیں اے فلاں تجھ پر سلامتی ہو اور وہ کہتا ہے کہ تجھ پر بھی سلامتی ہو پھر وہ کہتیں کہ میری طرف سے بشر کو سلام کہہ دینا۔

وعَنْ سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِذَامَاتَ المَيّتُ اِسْتَقْبَلَهٗ وَلَدُهٗ كمايُسْتَقْبَلُ الغَائِبُ. (شرح الصدور ۹۲)

حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کا بیٹا اسکا اس طرح استقبال کرتا ہے جیسے کسی غائب کا کیا جاتا ہے (جب وہ آجائے)

وعَنْ ثابت البنانی قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ المَيّتَ اِذَا مَاتَ احْتَوَشَتْهُ اَهْلُهٗ وَاَقَارِبُهٗ الَّذِيْنَ تَقَدَّمُوهُ مِنَ المَوْتٰى فَهُمْ اَفْرَحُ بِهٖ وهُوَ اَفْرحُ بِهِمْ مِنَ المُسافِرِ اِذَا قَدِمَ اِلٰى اَهْلِهٖ. (احوال القبور ۳۳)

ابن رجب نے احوال القبور میں اور ابن ابی الدنیا نے ثابت بنانی سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اسکے اعزاء و اقرباء جو پہلے فوت ہو چکے ہوتے ہیں وہ اسے اپنے درمیان گھیرے میں لے لیتے ہیں تو ایک دوسرے سے مل کر انہیں جو خوشی نصیب ہوتی ہے وہ اس مسافر سے کہیں زیادہ ہوتی ہے جو اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ آئے۔

ذِكْرُ مَعْرِفَةِ المَيّتِ لِمَنْ يُغسِلُهُ وَيُجَهِّزُهُ
(غسل دینے اور تجہیز و تکفین کرنے والے کو میت کا پہچاننا)

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ المَیِّتَ یَعرِفُ مَنْ یَحمِلُهُ وَ مَنْ یُکَفِّنُهُ و یُدْلِیهِ فِی حُفْرَتِهٖ
(مسند امام احمد۔ ۳/۳)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردہ غسل دینے والے کو اٹھانے والے کو کفن دینے والے کو اور قبر میں اتارنے والے کو پہچانتا ہے۔

وعَنْ عُمَروبنِ دِیْنَارٍ قَالَ مَامِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ اِلَّا وَرُوحُهُ فِی یَدِمَلَكٍ یَنْظُرُ اِلٰی جَسَدِهٖ کَیفَ یُغسَلُ وَکَیفَ یُکَفَّنُ وَکَیفَ یُمْشی بِهٖ وَیُقَالُ لَهُ وَهُوَ عَلٰی سَرِیرِهٖ اِسْمَعْ ثَنَاءَ النَّاسِ عَلَیْكَ (احوال القبور ۱۱۷)(الحلیۃ فی ترجمہ عمرو بن دینار ۳/۳۴۷)

عمرو بن دینار سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کوئی بھی شخص جب مرتا ہے تو اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ اپنے جسم کو دیکھ رہی ہوتی

ہے کہ اسے کیسے غسل دیا جارہا ہے اور اسے کیسے کفن دیا جارہا ہے اور اسے کیسے لے جایا جارہا ہے اور مردہ اپنی چارپائی پر ہی ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ لوگ جو تیری تعریف کررہے ہیں اس کو تو سن۔

عَنْ سُفیانَ قَالَ اِنَّ المیّتَ لَیَعْرِفُ کُلَّ شَئیٍ حَتّی انَهٗ لَینا شِدُ غَاسِلَهٗ باللّٰه اَلَّا خَفَّفْت عَلٰی غَسْلِی قَالَ و یُقَالُ لَه و هُوَ عَلٰی سَرِیرِہٖ اِسْمَعْ ثناءَ الناسِ عَلَیْکَ۔ (احوال القبور۔۱۱۷)

حضرت سفیان سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ بے شک مردہ ہر چیز پہچانتا ہے، یہاں تک کہ وہ نہلانے والے کو قسم دے کر کہتا ہے کہ تو نے مجھے آرام سے کیوں نہیں نہلایا اور (ابھی) وہ اپنی چارپائی پر ہی ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اپنے بارے میں لوگوں کی تعریف سن لے۔

وعَنْ بکر المُزنی قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ المیتَ یَسْتَبْشِرُ بَتَعْجِیْلِهٖ اِلٰی المَقَابِرِ۔ (شرح الصدور۔۹۶)(احوال القبور۱۱۸)

بکر المزنی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ میت قبر میں جلدی جانے سے خوشی محسوس کرتی ہے۔

وعَنْ ایوب قَالَ یُقَالُ مِنْ کرامةِ المیّتِ عَلٰی اَہْلِهٖ تَعْجِیْلُهٗ اِلٰی حُفْرَتِهٖ (احوال القبور۔۱۱۸)

حضرت ایوب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میت کیلئے گھر والوں کی طرف سے یہ عزت افزائی ہے کہ اسے جلدی قبر کی طرف لے جائیں۔

ذِکْرُ بُکَاءِ السَّمَاءِ وَالاَرْضِ عَلی الْمَیِّتِ

(میت پر زمین و آسمان کا گریہ کناں ہونا)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَامِنْ اِنسَانٍ اِلَّا لَہٗ بَابَانِ فِی السَّمَاءِ بَابٌ یَصْعَدُ مِنْہُ عَمَلُہٗ و بَابٌ یَنْزِلُ مِنْہُ رِزْقُہٗ فَاِذَا مَاتَ العبدُ المومِنُ بَکَیَا عَلَیْہِ۔ (شرح الصدور)

ترمذی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر انسان کیلئے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں۔ ایک دروازے سے اسکے عمل اوپر جاتے ہیں اور دوسرے دروازے سے اسکا رزق نیچے آتا ہے اور جب بندہ مومن مر جاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔

وعَنْ علِیّ بن اَبی طالب قَالَ اِنَّ المُومِنَ اِذَا مَاتَ بَکَی عَلَیہِ مُصَلَّاہُ فِی الْاَرضِ و مَصْعَدُ عَمَلِہٖ فِی السّمَاءِ

(الشعب)

بیہقی نے شعب میں اور ابن ابی الدنیا نے حضرت علی بن ابی طالب سے

روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ جب بندہ مومن مر جاتا ہے تو زمین پر اسکی جائے نماز اور آسمان میں اسکے اعمال والا دروازہ اس پر روتے ہیں۔

وَعَنْ عَطَاء الخراسانی قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُلِلّٰه سجْدَةً فِی بُقْعَةٍ مِنْ بُقَاعِ الْاَرْضِ اِلَّا شَهِدَتْ لَهٗ يوم القِيَامَةِ وبَكَتْ عَلَيْه يَوْمَ يَمُوْتُ۔

ابو نعیم حلیہ میں عطاء خراسانی سے روایت کیا ہے کہ کوئی بندہ زمین کے کسی بھی گوشے میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو وہ سجدہ گاہ بروز قیامت اسکے لئے گواہی دے گی اور جس دن وہ مرے گا اس کیلئے وہ روئے گی۔

وعَنْ ابنِ عَمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّ المُومنَ اذا مَاتَ تَجَمَّلَتِ الْمَقَابِرُ بِمَوتِهٖ فَلَيْس مِنْها بُقْعَةٌ اِلاَّ وَهِیَ تَتَمَنّٰى اَنْ يُدْفَنَ فيها۔ (جمع الجوامع۔۱/۲۱۱)

ابن عساکر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مومن مر جاتا ہے تو بہت سی قبریں اس کی موت پر آراستہ ہو جاتی ہیں اور ہر قبر یہ تمنا کرتی ہے کہ اس کو اس میں دفن کیا جائے۔

ذِكْرُ تَخْفِيْفِ ضَمَّةِ القَبْرِ عَلَى المُومِنِ

(قبر کے دبانے میں مومن کیلئے تخفیف)

عَنْ سعید بنِ المسیب أَنَّ عَائشةَ قَالَتْ یَارسُولَ اللّٰہِ اِنَّکَ مُنذُ حَدَّ ثْتَنِیْ بِصوتِ منکرٍ و نکیرٍ و ضَغْطَۃِ القَبْرِ لَیْسَ یَنْفَعُنِی شَئیٌ قَالَ "یاعَائشۃُ اِنَّ صَوتَ منکرٍ و نکیرٍ فی اَسْمَاعِ المُومِنِیْنَ مَالاِثْمَدِ فِی العَیْنِ و ضَغْطَۃَ القبرِ عَلیَ الْمُومِنِ کالاُمِّ الشَّفِیْقَۃِ یَشکُو اِلیْھَا ابْنُھَا الصُداعَ فَتَغْمَزُ رَاسَہٗ غَمزًا رَفِیْقًا وَلٰکِنَّ یاعَائشۃُ وَیْلٌ لِلشاکِیْنَ فِی اللّٰہِ کَیْفَ یُضْغَطُوْنَ فِی قُبُوْرِھِمْ کَضَغْطَۃِ الصَّخْرَۃِ عَلٰی البَیْضَۃِ

بیہقی نے شعب میں حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ جب سے آپؐ نے مجھے منکر و نکیر کی آواز اور قبر کے دبانے کے بارے میں بتایا ہے مجھے کسی چیز نے نفع نہیں دیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اے عائشہؓ منکر اور نکیر کی آواز مومنوں کے کانوں میں ایسے ہوتی ہے جیسے آنکھ میں سرمہ اور مومن کیلئے قبر کا دبانا اس طرح ہوتا ہے جیسے

مہربان ماں جسکے پاس اسکا بیٹا سر درد کی شکایت کرتا ہے تو وہ اس کے سر کو نرمی سے دبا دیتی ہے لیکن اے عائشہؓ اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے انہیں قبریں اسطرح دبائیں گی جس طرح چٹان انڈے کو

عَنْ محمدِ التیمی قَالَ " کَانَ یُقَالُ اِنَّ ضَمةَ القبر انَّمَا اَصلُهَا انها اُمُّهم. ومِنها خُلِقُوا فغابُوا عَنها الغيبةَ الطويلَةَ فلَمَّارُدُّ اِلَيها اَولَادُهَا ضَمَّتهُم ضَمَّ الوَالِدةِ الشَّفِيقَةِ الَّتِی غَابَ عَنها وَلَدُهَا ثُمَّ قَدِمَ عَلَيها فمَنْ كَانَ لِلّٰه مُطِيعًا ضَمَّتهُ بِرِفقٍ وَرَافَةٍ وَمَنْ كانَ لِللّٰهِ عَاصِيًا ضَمَّتهُ بِعُنفٍ سُخطًا مِنها عَلَيهِ (اخرجہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت)

ابن ابی الدنیا نے ذکر الموت میں محمد التیمی سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ قبر کے دبانے کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ان کی ماں ہے انہیں اسی سے پیدا کیا گیا پھر عرصہ دراز اس سے غائب رہے پھر جب اسکی اولاد اسکی طرف لوٹائی جاتی ہے تو وہ اس کو اس طرح بھینچتی ہے جیسے شفیق ماں اس بچے کو سینے سے لگاتی ہے جو ایک عرصہ غائب رہنے کے بعد واپس لوٹ آئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو اسے وہ نرمی اور مہربانی سے بھینچتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو اسے وہ ناراضگی کی وجہ سے سختی سے دباتی ہے۔

ذِکرُالتَرحِیبِ بالمومنِ فِی القبرِ

(قبر میں مومن کا استقبال)

عَنْ اَبی سعید الخُدریِ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ "اِذا دُفِنَ العَبْدُ المُومِنُ قَالَ لَہُ القبرُ مَرحبًا واَھلًا اَمَّا اِنْ کُنتَ لَاَحَبُّ مَنْ یَمْشِی عَلٰی ظَہْرِی اَلِیَّ فَاِذَا وُلِّیتُکَ الیَومَ وصُیِّرتَ اِلَیَّ فَسَتَریٰ صُنعِیْ بِکَ فَیَتَّسِعُ لَہُ مُدَّ بَصَرِہٖ وَیُفتَحُ لَہُ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ۔

قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "اِنَّمَا القَبرُ رَوضَۃٌ مِنْ رِیاضِ الْجَنَّہِ اَوْ حُفرۃٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ" (جمع الجوامع۔۱/۴۳۵)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ مومن کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے مرحبا کہتی ہے اور کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تو مجھے زیادہ محبوب اور پیارا تھا آج جبکہ تجھے میرے حوالے کیا گیا ہے تو تو اپنے ساتھ میرا برتاؤ دیکھ لے گا پھر قبر اس کیلئے تا حد نگاہ وسیع ہو جاتی ہے اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

ذِکرُ مَایُبَشَّرُ بِهٖ المومِنُ عِندَ سوالِ مَنکرٍ و نکیرٍ

(منکر و نکیر کے سوال کے وقت مومن کیلئے مژدہ جانفزا)

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنسٍ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ "اِنَّ العَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قبرِهٖ وتَوَلّٰى عَنهُ أصحابُهٗ واِنَّهٗ لَيَسمَعُ قَرعَ نِعالِهِمْ قَالَ يَاتِيهِ مَلَكانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُولَانِ مَاكُنْتَ تَقُولُ فِيْ هٰذا الرَّجُلِ فَامَّا المُومِنُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ ورَسُولُهٗ فَيَقُولَانِ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ فِي النارِ وَقَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الجنَّةِ فَيرَا هُمَا جَمِيْعًا" قَالَ قَتَادةُ وذَكِرَ لَنا اَنَّهٗ يُفْسَحُ لَهٗ فِي قَبرِهٖ سَبْعُونَ ذِراعًا ويُمْلَأُ عليهِ خَضِرًا.

ومِنْ حَدِيثِ انسٍ نَحوَهٗ وزادَفِي آخرِهٖ "فَيَقُولُ وَعُوْنِىْ حتّٰى اَذْهَبَ فَاُبَشِّرَ اَهْلِي فَيُقَالُ لَهٗ اُسْكُنْ".

(بخاری کتاب الجنائز نمبر ۱۲۳)(النسائی فی کتاب الجنائزبات المسألۃ فی القبر ۴/ ۹۷)

حضرت قتادہؓ سے اور انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے

اور اسکے دوست احباب واپس لوٹ جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سن رہا ہوتا ہے آپؐ نے فرمایا اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا پس بندہ مومن جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں۔ تو فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ تو جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے اب اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض تجھے جنت میں ٹھکانہ عطا فرمایا ہے پس وہ شخص دونوں ٹھکانوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں اسکاذکر کیا گیا ہے کہ اس کی قبر کو ستر گز وسیع کر دیا جاتا ہے اور اسے سبزہ سے بھر دیا جاتا ہے۔

اور ابو داؤد نے حضرت انسؓ سے مذکورہ حدیث روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد کیے ہیں۔

"فَيَقُولُ دَعُونِي حتّٰى اَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ اَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ اُسْكُنْ"

پھر وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں واپس جا کر اپنے گھر والوں کو خوشخبری سناؤں اس پر اسے کہا جاتا ہے کہ تم یہاں ہی سکون کے ساتھ رہو۔

عَنْ ابى هُرَيْرَةَ قَالَ قَال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذا قُبِرَ الميّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لَاَحَدِهِمَا مُنْكَرٌ وِلِلْاَخِرِ نكيرٌ فَيَقُولَانِ لَهٗ مَاكُنْتَ تَقُولُ فِى هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ هُوَ عَبدُاللّٰهِ وَرَسُولُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُولُ هٰذا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِى قَبْرِهٖ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِى سَبْعِيْنَ عَرْضًا ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فَيَقُولُ دَعُونِى اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِى فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ نَمْ نَومَةَ العَروسِ الَّذِى لَايُوقِظُهٗ اِلاَّ اَحَبُّ اَهلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ"

امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسکے پاس کالے رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے وہ دونوں اس سے کہتے ہیں کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا تو وہ جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اسکے رسولؐ ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ تو دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر ستر گز لمبی اور ستر گز چوڑی کر دی جاتی ہے پھر اسکی قبر کو نور سے بھر دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے اھل و عیال کی طرف لوٹ جاؤں اور ان کو خبر دوں تو فرشتے کہتے ہیں کہ تو اس دلہن کی طرح سو جا جسے اس کے محبوب اور پیارے شخص کے سوا اور کوئی نہیں جگاتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس آرام گاہ سے اٹھائے گا۔

وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِی قَبرِهٖ اَنَّهٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِیْنَ یَوَلُّوْنَ عَنْهُ۔ فَاِذَا کَانَ مُؤمِنًا جَاءَ تِ الصَّلَاةُ عَنْ رَاسِهٖ والزَکَاةُ عَنْ یَمِیْنِهٖ و الصَومُ عَنْ شِمَالِهٖ وفِعْلُ الخیْراتِ والمَعْرُوفُ والِاحْسَانُ اِلَی النَّاسِ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْهِ فَیُوتٰی مِنْ قِبَلِ یَمِیْنِهٖ فَتَقُولُ الذکَاةُ لَیْسَ مِنْ قِبَلِی مَدْخَلٌ فَیُوتٰی مِنْ قِبَلِ شِمالِهٖ فَیَقُوْلُ الصَّوْمُ لَیْسَ مِنْ قِبلِیْ مَدْخَلٌ فَیُوتٰی مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْهِ فَیَقُولُ فِعْلُ الخَیراتِ وَمَایَلِهَا مِنَ المَعْروفِ وَالْاحْسَانِ اِلیَ النَّاسِ لَیْسَ مِنْ قِبلِنَا مَدْخَلٌ فَیُقَالُ لَهٗ اِجْلِسْ فَیَجْلِسُ وقَدْ مُثِلَتْ لَهٗ الشَمْسُ قَدقَرُبَتْ مِنَ الغروبِ فَیُقَالُ لَهٗ اَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْاَلُكَ؟ فَیَقُولُ دَعُوْنِیْ اُصَلّیْ فَیَقُوْلُوْنَ اِنَّكَ مُشْتَغِلٌ

فَاَخْبِرْنَا عَمَّا تَسْئَلُكَ؟ فَيَقُوْلُ عَمَّا تَسْاَلُوْنِی؟ فَيُقَالُ لَهٗ مَاتَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ كَانَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا فَصَدَّقْنَاهُ وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ

صَدَقْتَ عَلٰى هٰذَا حَيِيْتَ وَعَلٰى هٰذَا مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ وَيُفْتَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ مُدَّبَصَرِهٖ وَيُقَالُ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيُفْسَحُ لَهٗ فَيُقَالُ هٰذَا مَنْزِلُكَ لَوْعَصَيْتَ اللّٰهَ فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَ سُرُوْرًا فَيُفْتَحُ لَهٗ فَيُقَالُ هٰذَا مَنْزِلُكَ وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُوْرًا فَيُعَادُ الْجَسَدُ اِلٰى اَصْلِهٖ مِنَ التُّرَابِ وَيُجْعَلُ رُوْحُهٗ فِی النَّسِيْمِ الطَّيِّبِ هِیَ طَيْرٌ اَخْضَرُ تَعَلَّقَ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ (تفسیر ابن جریر۔المستدرک ا/ ۳۷۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں قدرت میں میری جان ہے جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ واپس لوٹنے والے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتی ہے اگر وہ مومن ہو تو نماز اس کے سر کی طرف سے زکوٰۃ اسکی دائیں جانب سے، روزہ اسکی بائیں جانب سے اور اعمال صالحہ اور لوگوں کے ساتھ اس کا حسن سلوک اسکے پاؤں کی طرف سے آجاتا ہے۔ تو فرشتے اس کے سر کی طرف سے آنے لگتے ہیں تو نماز کہتی ہے کہ میری طرف سے داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو فرشتے اسکی دائیں جانب سے آتے ہیں تو زکوٰۃ ان سے کہتی ہے کہ میری طرف سے اندر داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو فرشتے بائیں جانب سے آتے ہیں تو روزہ کہتا ہے کہ میری طرف سے اندر داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو فرشتے اس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو اسکے اعمال صالحہ اور لوگوں کے ساتھ اسکا حسن سلوک کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے اندر داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ تو اسے کہا جاتا ہے کہ تو اٹھ کر بیٹھ جا۔ وہ بندہ بیٹھ جاتا ہے تو اس کیلئے ایسا سماں بنایا جاتا

ہے جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہو اور اسے کہا جاتا ہے کہ ہم جو پوچھیں تو اسکا جواب دے تو وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو میں نماز میں مشغول ہوں وہ فرشتے کہتے ہیں کہ بے شک تو مشغول ہے ہم جو پوچھیں تو اسکا جواب دے تو وہ کہتا ہے تو اس ذات کے بارے کیا کہتا ہے جو تمہارے درمیان تشریف فرما تھی تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے پاس آیات بینات لائے۔ پس ہم نے ان کی تصدیق اور پیروی کی تو کہا جاتا ہے تو تو نے سچ کہا۔ اسی بات پر تو زندہ رہا اور اسی پر تو نے جان دی۔ اور اسی پر تجھے دوبارہ انشاء اللہ امن والوں میں سے اٹھایا جائے گا۔ اور اسکی قبر کو تاحد نگاہ وسیع کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جہنم کی طرف سے اس کے لئے دروازہ کھول دو۔ سو وہ کھول دیا جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا تو یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا تو اس کی خوشی اور مسرت بڑھ جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے کہ اس کے لئے جنت کی طرف سے دروازہ کھول دو تو دروازہ کھول دیا جاتا ہے اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے تیار رکھا ہے تو وہ اور زیادہ خوش ہو جاتا ہے پھر اس کا جسم اسکی اصلی مٹی کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ اسکی روح کو خوشبودار پاکیزہ ہوا میں رکھا جاتا ہے اور وہ (روح) سبز پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں کے ساتھ لٹک جاتی ہے۔

وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ اِذا وُضِعَ المَيِّتُ فِی قَبْرِهٖ جَاءَتْ اَعْمَالُهٗ الخَالِصَةُ فَاحتَوَشَتْهُ وَاِنْ اَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رَاسِهٖ جَاءَ تْ قِرأَةُ القُرآنِ وَاِنْ اَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ جَاءَ قِيَامُ اللیلِ واِنْ اتاهُ مِنْ قِبَلِ يَدَيْهِ قَالَتِ اليَدَانِ كَانَ واللّٰهِ يُبسِطُنَالِلدُعاءِ والصِدقَهِ لَاسَبِيْلَ لَكُمْ عَلَيْهِ وَاِنْ اَتَاهُ مِنْ قِبَلِ فِيْهِ جَاءَ ذِكرُهٗ وصِيَامُهٗ وكَذَلِكَ الصَّلَاةُ والصبرُ نَاحِيَةً فَيَقُولُ امَّا اِنْ لَورَاَيْنَا خَلَلاً كُنْتَ صَاحِبَهٗ وتُجَاجِشُ

عَنۡهُ اعمالُهٗ الصالِحۃُ کَمَایُجَاحِشُ الرَجُلُ عَنۡ اَخیہٖ وصاحِبِہٖ واَھۡلِہٖ ووَلَدِہٖ و یُقَالُ لَہٗ عِنۡدَ ذٰلِکَ نَمۡ بَارَکَ اللّٰہُ فِی مَضۡجَعِکَ فَنِعۡمَ الحَالُ حالُکَ ونِعۡمَ الاَصۡحَابُ اَصۡحَابُکَ

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا جب مردہ کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسکے نیک اعمال آکر اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں اگر فرشتہ اسکے سر کی طرف آئے تو قرآن مجید کی تلاوت آجاتی ہے اور اگر فرشتہ پاؤں کی طرف سے آئے تو اسکا قیام اللیل سامنے آجاتا ہے اور اگر فرشتہ ہاتھوں کی طرف سے آئے تو اسکا قیام ہاتھ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ شخص ہمیں دعا کیلئے اور صدقہ دینے کیلئے پھیلاتا تھا تمہارا ادھر آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے پھر اگر فرشتہ منہ کی طرف سے آنے لگے تو ذکر الٰہی اور روزے آجاتے ہیں اور اسی اور اسی طرح نماز اور صبر بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم نے کوئی خلل دیکھا تو ہم اس کے مددگار ھوں گے۔ اور اس کے اعمال صالحہ اسکا اسطرح دفاع کرتے ہیں جسطرح ایک شخص اپنے بھائی، دوست اور اہل و عیال کا دفاع کرتا ہے اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ تو سو جا اللہ تعالیٰ تیری آرام گاہ پر برکتیں نازل فرمائے۔ تیرا حال بہت ہی اچھا ہے اور تیرے دوست بہترین دوست ہیں۔

وعَنۡ اَسۡمَاءَ عَنِ النَبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اذا دَخَلَ الاِنۡسَانُ فِی قَبۡرِہٖ ۔ فَاِنۡ کَانَ مُومِنًا اَحَفَّ بِہٖ عَمَلُہٗ الصلاۃُ وَالصَّومُ فَیَاتِیۡہِ المَلَکُ مِنۡ نَحوِالصَّلاۃِ فَتَرُدَّہٗ وَمِنۡ نَحۡوِ الصِیَامِ فَیَرُدَّہٗ فَیَاتِیۡہِ فَیُنَادِیۡہِ اِجۡلِسۡ فَیَجلِسُ فَیَقُولُ مَاتَقُولُ فِی ھٰذا الرَجُلِ؟ قَالَ مَنۡ؟ قَالَ مُحمَّدٌ فَیَقُولُ اَشۡھَدُ اَنَّہٗ رَسُولُ اللّٰہِ فَیَقُولُ مایُدرِیۡکَ؟ اَدۡرَکۡتَہٗ؟ قَالَ اَشۡھَدُ اَنَّہٗ رسولُ اللّٰہِ قَالَ فَیَقُولُ عَلٰی ذٰلِکَ عِشۡتَ وَعَلَیۡہِ مِتَّ وَعَلِیۡہِ تُبۡعَثُ۔

حضرت اسماء سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب

انسان اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو اگر وہ مومن ہو تو اس کے نماز روزہ جیسے اعمال اسکو گھیر لیتے ہیں تو اسکے پاس فرشتہ نماز کی طرف سے آتا ہے تو نماز اس فرشتے کو آنے سے روک دیتی ہے فرشتہ روزے کی طرف سے آتا ہے تو روزہ اس کو آنے سے روک دیتا ہے تو فرشتہ آکر اسے کہتا ہے کہ تو بیٹھ جا، تو وہ بیٹھ جاتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے ؟ تو وہ کہتا ہے کہ کون شخص ؟ تو فرشتہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ کے بارے میں۔ تو وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسولؐ ہیں تو (فرشتہ) کہتا ہے کہ تجھے کیسے پتہ چلا کیا تو نے ان کا زمانہ پایا ؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسولؐ ہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا فرشتہ اس سے کہے گا کہ تو نے اسی بات پر زندگی گذاری اور اسی بات پر وفات پائی اور تجھے اسی بات پر قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔

وعَنْ بَحرِبْنِ نَصْرِ الصائغ قَالَ كَانَ اَبِی مَولِعًا بالصَلَاةِ عَلیِ الجنائزِ فَقَالَ يَابُنَيَّ حَضَرْتُ يومًا جنازَةً فَلَمَّا ذَهَبُوا بِذٰلِكَ ودَفَنُوها نَزَلَ القَبْرَ نَفسَانِ ثُمَّ خَرَجَ وَاحِدٌ وبَقِيَ الآخَرُ وحَثَى النَّاسُ التُرابَ فَقُلْتُ يَاقَومِ يُدْفَنُ حَيٌّ مَعَ ميّتٍ؟ فَقَالُوا مَاثَم اَحَدٌ فَقُلْتُ لَعَلَّهُ شُبِّهَ لِي. رَجَعْتُ فَقُلْتُ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى يَكشِفُ اللّٰهُ لِیْ مَارَاَيْتُهُ فَجِئْتُ القَبْرَ فَقَرَأْتُ عَشَرَ مَرَّاتٍ يٰسين وتَبَارَكَ المُلْكُ وبَكَيْتُ فَقُلْتُ يَارَبِّ اكشِفْ لِی عَمَّا رَاَيْتُ فَاِنِّی خَائِفٌ عَلٰى عَقلِی ودِيْنِی فَانْشَقَّ القَبْرُ وَخَرَجَ مِنهُ شَخصٌ فَوَلّٰى مُدبِرًا فَقُلْتُ يَاهٰذا بِمَعبُودِكَ اِلَّا وَقَفْتَ لِی اَسَالُكَ فَمَا التَفَتَ اِلَیَّ فَقُلْتُ لَهُ الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ فَالْتَفَتَ وقَالَ اَنْتَ نَصْرُ الصَائِغ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ. فَمَا تَعرِفُنِی؟ قُلتُ لا قَالَ نَحْنُ مَلَكَانِ مِن ملائِكَةِ الرَّحْمَةِ وُكِلْنَا بِاَهْلِ السُّنَّةِ اِذَا وُضِعُوا فِی قُبُورِهِم

نَزَلْنَا حتّٰى نُلَقِنَهُمُ الحُجَّةَ وَغَابَ عَنِّي۔

بحر بن نصر صائغ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میرے باپ کو نماز جنازہ میں شامل ہونے کا بہت شوق تھا انہوں نے ایک دن بتایا اے میرے بیٹے۔ ایک دن میں جنازے میں شامل ہوا تو لوگ جب اسے قبرستان کی طرف لے گئے اور دفن کرنے لگے تو قبر میں دو آدمی داخل ہوئے پھر ایک آدمی باہر نکل آیا اور دوسرا وہاں رہ گیا اور لوگوں نے اس پر مٹی ڈال دی تو میں نے کہا، لوگو، کیا مردہ کے ساتھ زندہ کو بھی دفن کیا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس میں اور تو کوئی نہیں ہے تو میں نے کہا کہ شائد مجھے شک گذرا ہو، لوگوں کے جانے کے بعد میں واپس لوٹ آیا اور دل میں ارادہ کر لیا کہ جب تک اللہ تعالیٰ میرے لئے اس راز کو ظاہر نہ کر دے جو میں نے دیکھا ہے میں یہیں رہوں گا۔ پس میں قبر پر آیا اور دس دس بار سورۃ یسین اور سورہ ملک کی تلاوت کی اور عاجزی سے رویا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے میرے رب کریم جو ماجرا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ مجھ پر واضح فرمادے مجھے تو اپنی عقل اور دین کے ضائع ہونے کا بھی ڈر ہے۔ تو قبر پھٹ گئی اور اس کے اندر سے ایک شخص نکلا اور پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ تو میں نے اسے سے کہا اے شخص تجھے تیرے معبود کی قسم رک جا میں تجھ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں تو اس شخص نے میری طرف کوئی توجہ نہ کی۔ تو میں نے اسے دوسری بار پھر تیسری بار ایسا ہی کہا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ کیا تو نصر صائغ ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ تو میں نے جواب دیا نہیں۔ تو اس نے کہا کہ ہم ملائکہ رحمت میں سے دو فرشتے ہیں اور اہل سنت کے لئے ہمیں مقرر کیا گیا ہے۔ جب ان کو قبور میں رکھا جاتا ہے تو ہم بھی قبر میں اتر جاتے ہیں اور ہم ان کو حجت کی تلقین کرتے ہیں۔ پھر وہ فرشتہ غائب ہو گیا۔

وعَنْ شَفِيْقِ البلخی قَالَ طَلَبْنَا ضِيَاء القُبورِ فَوَجدْنَاهُ فی صلاه اللّيل وطَلَبْنَا جَوابَ منكرٍ و نكيرِ

فَوَجَدْنَاهُ فِی قِرَاءَۃِ الْقُرْآنِ وطَلَبْنَا العُبُورَ عَلَی الصراط فَوَجَدْنَاہُ فِی الصَوْمِ والصَدَقَۃِ وطَلَبْنَا ظِلَّ یَومِ الحِسَاب فَوَجَدْنَاهُ فِی الْخَلْوَۃِ (روض الریاحین)

حضرت شفیق بلخی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نے قبروں کا نور طلب کیا تو وہ ہم نے صلوٰۃ اللیل میں پایا۔ ہم نے منکرو نکیر کے سوالات کا جواب طلب کیا تو وہ ہمیں قرآن کی تلاوت سے ملا۔ ہم نے پل صراط سے خیریت کے ساتھ گذرنا طلب کیا تو وہ ہمیں روزہ اور صدقہ سے حاصل ہوا۔ ہم نے قیامت کے دن سایہ طلب کیا تو اسے خلوت گذینی میں پایا۔

وَعَنْ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "مَامِنْ مُسْلِمٍ اَوْ مُسْلِمَۃٍ یَمُوتُ لیلَۃَ الجمُعَۃِ اَوْ یَومَ الجمُعَۃِ اِلاَّ وُقِیَ عَذَابَ القَبْرِ وفِتْنَۃِ القبْرِ ولَقِیَ اللّٰہَ وَلَا حِسَابَ عَلَیہِ وَجَاءَ یَومَ القِیَامَۃِ ومَعَہٗ شہُودٌ یَشْہَدُوْنَ لَہٗ اَوْ طَابِعٌ"۔

(ترمذی)(بیہقی)(شرح الصدور)

وقَدْ وَرَدَتْ الاَ حادیثُ و نُصُوصُ العُلَمَاءِ بِاسْتِثْنَاءِ جَمَاعَۃٍ مِنَ السُوالِ مِنْھُمْ الشُہَدَاءُ وَالصِدِّیقُونَ والمُرابِطُونَ المُطِیْعُونَ وکَذٰلِکَ الاَطفَال فِی اَرْجَحِ القَولَیْن

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ جو مسلمان مرد و عورت جمعہ کی رات کو یا جمعہ کے دن وفات پا جائے تو وہ قبر کے عذاب اور امتحان سے بچ جاتا ہے اور وہ اللہ کریم سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کے ذمے کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا۔ اور قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے پاس گواہ ہوں گے جو اس کے حق میں گواہی دیں گے یا اس کے پاس مہر ہو گی۔

بہت سی احادیث اور علماء کے اقوال شہداء، صدیقین، اسلامی ممالک کی سرحدوں کے محافظ، اللہ تعالیٰ کے اطاعت گذار بندوں اور بچوں کے بارے میں وارد ہوئے ہیں کہ ان سے سوال جواب نہیں کیا جائے گا۔

ذِکرُ اَلَمِ المُومِنِ فِی قَبرِہٖ

(قبر میں مومن کی تکلیف)

عَنْ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم "اَلقَبرُرَوضَۃٌ مِنْ رِیاضِ الجنّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِنْ حُفَرِ النّارِ"

واَخْرَجَ الترمذی مِثْلَہٗ فی حدیث ابی سَعید الخُدری

واَخْرَجَ الطبرانی فِی الاَوْسَطِ مِثْلَہٗ مِنْ حدِیثِ اَبِی ھُرَیرۃَ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

ترمذی نے اسی طرح کی حدیث حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی ہے اور طبرانی نے اوسط میں ایسی ہی روایت حضرت ابو ھریرہؓ سے کی ہے۔

وَعَنْ ابنِ عُمرؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الرجُلَ اِذا تُوُفِیَ فِی غَیرِ مولِدِہٖ یُفْسَحُ لَہٗ مِنْ مَولِدِہٖ اِلٰی مُنْقَطِعَ اَثرِہٖ (شرح الصدور)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ انسان جب اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور جگہ مرتا ہے تو اسکی قبر کو اسکی جائے پیدائش سے لیکر اسکی جائے وفات تک وسیع کر دیا جاتا ہے۔

وَعَنْ مَسعودٍ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "اِنَّ اَرْحَمَ مَایکُوْنُ اللّٰهُ بالعَبْدِ اِذا وُضِعَ فی حُفْرَتِهٖ (جامع کبیر ۱/ ۲۲۴)

واَخرج الدیلمی یُفْسَحُ للرّجَلِ فِی قبرِہٖ کَبُعْدِہٖ مِنْ اھلہٖ

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ مہربان ہوتے ہیں۔

اور دیلمی نے کہا ہے کہ بندے کی قبر کو اتنا وسیع کر دیا جاتا ہے جتنا وہ اپنے گھر والوں سے دور ہوتا ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرِيْرَةَ عَنْ رسول اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ "اَلمومِنُ فِی قَبْرِہٖ فِی رَوضَةٍ خَضْراءَ ويُرَحَّبُ فِی قبرِہٖ سَبْعُونَ ذِراعًا ويُنَوَّرُ لَهٗ فِی قبرِہٖ كَلَيْلَةِ البَدْرِ

حضرت ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن اپنی قبر میں سبز باغ میں ہوتا ہے۔ اسکی قبر کو ستر گز وسیع اور چودھویں کی رات کی طرح روشن کر دیا جاتا ہے۔

وَعَنْ اَنسٍ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم " اِنَّ اَرْجٰی مایَکُونُ اللّٰهُ تَعَالٰی بالعَبْدِ اِذَا وُضِعَ فِی حُفْرتِهٖ"

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ مومن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اسکی امید کو زیادہ پورا فرماتے ہیں۔

وَعَنْ ابنِ عباسؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذا مَاتَ العَالِمُ صَوَّرَ اللّٰهُ لَهٗ عِلْمَهٗ فِی قَبْرِہٖ فَيُونِسُهٗ اِلٰی یوم

القیامةِ ویَرُاُعَنہُ ھَوامَ الاَرضِ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب ایک عالم دین فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے علم کو اس کی قبر میں ایک صورت عطا فرماتا ہے وہ قیامت کے دن تک اس سے انس رکھتی ور زہریلے کیڑوں کو اس سے دور رکھتی ہے۔

وَ اَوحَی اللّٰہُ اِلیٰ مُوسیٰ "تعَلَّمِ الخَیرَ وعَلِمہُ الناسَ فَانِیَ مُنَوِرٌ لِمُعَلِمِ العِلمِ ومُتَعَلِّمِہٖ قُبُورَھَمُ حتّٰی لایَستَوحَشُوا بِمَکَانِھِمْ (الرعد ۲۷)

میں روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ بھلائی سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں علم سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو منور اور روشن کر دیتا ہوں تاکہ وہ اپنی قبروں میں تنہائی محسوس نہ کریں۔

وَعَنْ اِبنِ کَاھِلٍ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ ﷺ "مَنْ کَفَّ اَذَاہُ عَنِ الناس کَانَ حَقًا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَکُفَّ عَنْہُ عَذابَ القَبْرِ (شرح الصدور)

ابن کاھلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے لوگوں سے اپنی تکلیف کو روکا اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ حق ہے کہ وہ اس سے عذاب قبر کو روک دے۔

وَعَنْ بَعْضِ الْاَوْلِیَاءِ قَالَ سَاَلْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُرِیَنِی مَقَامَاتِ اَھْلِ القبوْرِ فَرَاَیتُ فِی لیلۃٍ مِنَ اللیالی القُبُورَ قَدْ انْشَقَّتْ وَاِذَا فِیْھَا النَّاۤئِمُ عَلَی السرِیرِ وفیھم البَاکِیُ والضَاحِکُ فَقُلْتُ یارَبِّ لَوْ شِئْتَ سَاوَیْتَ بَیْنَھُمْ فِی الکَرَامَۃِ فَنَادٰی مُنَادٍ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ یَافُلاَنُ ھٰذِہٖ مَنَازِلُ

الاَعْمَالِ اَمَّا اَصْحَابُ السُّنْدُسِ فَهُمْ اَصْحَابُ الخُلْقِ الحَسَنِ واَمَّا اَصْحَابُ الحَرِيرِو الدِيْبَاجِ فَهُمْ الشُهَدَاءُ واَمَّا اَصحَابُ الرَيْحانِ فَهُمُ الصَّائِمُونَ واَمَّا اَصْحَابُ السرور فَهُمُ المُتحابُّونَ فِي اللهِ واَمَّا اَصحابُ البُكاءِ فَهُمُ المُذْنِبُونَ

(روض الریاحین)

قَالَ اليَافِعِي رُوْيَةُ المَوتٰى فِي خيرٍ اَوْشرٍّ نوعٌ مِنَ الكَشْفَ يُظْهِرُهُ اللّٰهُ تَبْشِيرًا اَوْمَوعِظَةً اَوْ لِمَصْلِحَةِ المَيّتِ اَوْ اسْدَاءِ خيرٍ لَهٗ اَوْ قَضَاءِ دَيْنٍ اَوْغيرِذٰلِكَ ثُمَّ هٰذِهِ الرُوْيَةُ قَدْ تكُونُ فِي النَومِ وهُوَ الغَالِبُ وَقَدتَكُوْنُ فِي اليَقْظَةِ

قَالَ فِي كِفَايَةِ المُعْتَقِدِ اَخْبَرَنَا بَعْضُ الاَخْيَارِ عَنْ بَعْضِ الصَالِحِيْنَ اَنَّهٗ كَانَ يَاتِي وَالِدَهٗ فِي بَعْضِ الاَوْقَاتِ وَيَتَحَدَّثُ مَعَهٗ (شرح الصدور)

امام یافعی نے روض الریاحین میں روایت کی ہے کہ ایک ولی اللہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ مجھے اہل قبور کے مقامات کا مشاہدہ کرائے میں نے ایک رات دیکھا کہ قبریں پھٹ گئی ہیں اور ان میں سے کوئی تو بستر پر سویا ہوا ہے کوئی شخص رو رہا ہے اور کوئی شخص ہنس رہا ہے۔ تو میں نے عرض کی یا اللہ اگر تو چاہتا تو ان تمام کو برابر عزت عطا فرماتا تو اس پر ایک قبر والے نے آواز دی اے فلاں یہ اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے درجے ہیں۔ پس اصحاب سندس وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے تھے۔ اور ریشمی لباس والے شھداء ہیں۔ خوشبو والے روزہ دار ہیں اور خوش لوگ وہ ہیں جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپس میں محبت کیا کرتے تھے۔ اور جو رو رہے ہیں وہ گناہ گار ہیں۔

امام یافعی نے کہا۔ کہ مردے کو اچھی یا بری حالت میں دیکھنا ایک طرح کا کشف ہے جسے اللہ تعالیٰ بشارت دینے یا نصیحت کرتے یا میت کی مصلحت اور اسکی

بھلائی کیلئے یا ادائیگی قرض کیلئے ظاہر فرماتا ہے یہ کشف یا تو عالم خواب میں ہوتا ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے (یعنی خواب میں) اور کبھی کشف عالم بیداری میں ہوتا ہے۔

اب (امام یافعی) نے کفایۃ المعتقد میں کہا کہ ہمیں ایک پارسا نے ایک مرد صالح کے بارے خبر دی کہ وہ بعض اوقات اپنے والد صاحب کی قبر پر جاتے اور ان سے باتیں کرتے۔

وَعَنْ يَحيٰى بن مُعِين قَالَ لِي حفَّارٌ اَعْجَبُ مارَايتُ مِنْ هٰذهِ المَقَابِرِانِيَ سَمِعْتُ مِنْ قَبْرٍ انيْنًا كَانِيْنِ المَرِيضِ وسَمِعْتُ مِنْ قَبْرٍ وَالمُوَذِنُ يُوَذِنُ وهُوَ يُجِيْبُهُ مِنَ القبرِ

(شرح الصدور)

حضرت یحیٰی بن معین سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے ایک گورکن نے بتایا کہ ان قبور میں سب سے زیادہ حیرت انگیز بات میں نے یہ دیکھی کہ میں نے ایک قبر سے مریض کے کراہنے کی سی آواز سنی اور ایک قبر سے سنا کہ موذن اذان دے رہا تھا اور وہ اس موذن کو قبر سے اذان کا جواب دے رہا تھا۔

ذِكْرُ صَلَاةِ الْمَوْتٰى فِى قُبُورِهِمْ

(قبروں میں مردوں کا نماز ادا کرنا)

عَنْ جُبَيْرٍ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ الَّذِىْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَقَدْ اَدْخَلْتُ ثَابِتَا الْبَنَانِىَّ فِىْ لَحْدِهٖ وَمَعِىَ حَمِيْدُالطَّوِيْلُ فَلَمَّا سَوَّيْنَا عَلَيْهِ اللَّبِنَ سَقَطَتْ لَبِنَةٌ فَاِذَا هُوَ فِى قَبْرِهٖ يُصَلِّىْ وَكَانَ يَقُوْلُ فِى حَيَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ الصَّلَاةَ فِى قَبْرِهٖ فَاَعْطِنِيْهَا فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَرُدَّ دُعَاءَهٗ (احوال القبور ۵۰)

حضرت جبیر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے اللہ کی قسم جسکے بغیر اور کوئی معبود نہیں ہے میں نے ثابت بنانی کو ان کی قبر میں اتارا اور میرے ساتھ حمید الطویل بھی تھے۔ جب ہم نے ان پر اینٹیں جوڑ دیں تو ایک اینٹ گر پڑی تو ہم نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے ہیں۔ اور ثابت بنانی اپنی زندگی میں فرمایا کرتے تھے اے اللہ اگر تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو قبر میں نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے تو مجھے بھی قبر میں نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمانا۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ان کی دعا کو رد کر دینا گوارا نہ کیا۔

ذِكْرُ قِراءَةِ المَوتٰى فِى قُبُورِهِمْ
(قبر میں مردوں کا تلاوت قرآن کرنا)

عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ بَعْضَ اَصحَابِ النَبِیﷺ جَلَسَ عَلٰی قَبْرٍ وھُوَ لایَحْسَبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فیهِ اِنسانٌ یَقْرَأُ سورةَ المُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا فَاتَى النَّبِى فَاَخْبَرَهٗ قَالَ رسولُ اللّٰهِﷺ هِیَ المَانِعَةُ وهِیَ المُنْجِیَةُ تُنْجِیْهِ مِنْ عذابِ القَبْرِ .(ترمذی ۴/ ۳۹۵)(الروح ۱۰۸)(احوال القبور ۵۰)

قَالَ اَبُو القَاسِمِ السعدی فِی کِتَابِ الافصاح. هٰذا تَصدِیقٌ مِنْ رسولِﷺ باَنَّ المیِتَ یَقْرَأُ فِی قَبْرِهٖ فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ بذٰلِكَ وصَدَّقَهٗ رسولُ اللهﷺ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہﷺ کے ایک صحابی ایک قبر پر بیٹھ گئے انھیں اس قبر کا علم نہ تھا اچانک انھوں نے سنا کہ کوئی شخص سورۃ ملک کی تلاوت کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے پوری سورۃ تلاوت کر دی تو وہ صحابی نبی کریمﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو اس بات کی خبر دی تو۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"هِيَ المَا نِعَةُ و هِيَ المُنجِيَةُ تُنجِيهِ مِنُ عذابِ القبر"

یہ سورت نجات دلانے والی ہے اور اسے عذاب قبر سے بچانے والی ہے ابو القاسم سعدی نے کتاب الافصاح میں فرمایا کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کردہ ہے کہ مردہ اپنی قبر میں قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ نے اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی تو آپؐ نے اس کی تصدیق فرمائی۔

عَنُ طَلُحَةَ بن عُبَيُدِاللّٰهِ قَالَ اَردتُ مَالِي بِالُغَابَةِ فَاَدرَكَنِي اللَّيلُ فَاَوَيتُ اِلٰى قَبرِ عَبُدِالمَلكِ بنِ عَمُرو بنِ حَرَامٍ فَسَمِعتُ قِرائَةَ القُرآنِ فِي القَبُرِ مَاسَمِعتُ اَحسَنَ فَجِئتُ اِلٰى رسولِ اللّٰهِ ﷺ فذكَرتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ذٰلِكَ عبدُاللّٰهِ اَلَمُ تَعلَمُ اَنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَروَاحَهُمُ فَجَعَلَهَا فِي قَنَادِيلَ مِنُ زَبُرجَد وَيَاقُوتٍ ثُمَّ عَلَّقَهَا وَسطَ الجَنَّةِ فَاِذَا كَانَ اللَّيلُ رُدَّتُ اِلَيهِم اَروَاحُهُمُ فَلَاتَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَطلُعَ الفَجرُ فَاِذا طَلَعَ الفَجرُ رُدَّتُ اروَاحُهُمُ اِلٰى مَكَانِها الَّذِيُ كَانَتُ فِيهِ

(شرح الصدور)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں جنگل میں اپنا مال لینے کے ارادے سے آیا تو مجھے رات ہو گئی تو میں حضرت عبدالملک بن عمرو بن حرام کی قبر کے پاس ٹھہرا۔ تو میں نے قبر میں قرآن مجید کی اتنی خوبصورت تلاوت سنی کہ ایسی کبھی نہ سنی تھی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ تھا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو قبض فرما کر زبرجد اور یاقوت کی قندیلوں میں رکھ دیا ہے پھر اس کو جنت کے وسط میں لٹکا دیا ہے۔ جب رات ہوتی ہے تو روحیں ان کی طرف لوٹا دی جاتی ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور جب صبح

طلوع ہوتی ہے تو روحیں پہلی جگہ کی طرف لوٹا دی جاتی ہیں۔

وَعَنْ اِبراهِيمَ بنِ عَبْدِ الصَمَدِ المِهدِیْ قَالَ حَدَّثَنِی الَّذِيْنَ كَانُوْا يَمُرُّوْنَ بِالحِصْنِ بِالاِسْحَارِ قَالُوا كُنَّا اذا مَرَرْنَا بِجبانَةِ قَبْرِ ثَابتِ البَنَانِی سَمِعْنَا قِرَاةَ القُرآن

حضرت ابراہیم بن عبدالصمد مہدی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے ان لوگوں نے بتایا ہے جو سحری کے وقت قلعہ کے پاس سے گذرتے کہ جب ہم ثابت بنانی کی قبر کے پاس سے گذرتے تو ہمیں قرآن کی تلاوت کرنے کی آواز آتی۔

وَعَنْ عِكرَمَةَ قَالَ يُوتَی المُومِنُ مُصْحَفًا يَقْرأُفِيهِ

حضرت عکرمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مومن کو قبر میں قرآن مجید دیا جاتا ہے جس کی وہ تلاوت کرتا ہے۔

وَعَنْ عَاصِمِ السَقْطِی قَالَ حَفَرْنَا قَبْرًا بِبَلَخ فَنُقِبَ فِی قَبْرِهٖ فَاذًا شَيْخٌ فِی القَبْرِ مُتَوَجِهٌ اِلَی القِبلَةِ وعَلَيْهِ اِزَارٌ اَخْضَرُواَخْضَرُ مَاحَوْلَهٗ وفِی حُجْرِهٖ مُصْحَفٌ يَقْرَأُ فِيهِ

(شرح الصدور)

عاصم سقطی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے بلخ کے مقام پر ایک قبر کھودی تو قبر میں سوراخ ہو گیا۔ تو ہم کیا دیکھتے ہیں کہ اس قبر میں عمر رسیدہ شخص قبلہ رو ہو کر سبز رنگ کی چادر اوڑھے بیٹھا ہے اور اس کے ارد گرد سبزہ ہی سبزہ ہے اور اس کی گود میں قرآن مجید ہے جس کی وہ تلاوت کر رہا ہے۔

وَعَنْ اَبِی النضرِ النَيشابوری الحَفَّارِ وكَانَ صَالِحًا وَرِعًا قَالَ حَضَرْتُ قبراً فَانْفَتَحَ فِی القبرِ قَبْرٌ آخَرُ فَنظَرْتُ فِيْهِ فَاِذًا اَنَا بِشَابٍ حُسْنِ الثِيَابِ حُسنِ الوَجْهِ طيِّبِ الرَّائحَةِ جَالِسًا مُتَربِعًا وَفِیْ حُجرِهٖ كِتَابٌ مَكْتُوبٌ بَخَطٍ اَحْسَنَ مَارَاَيتُ مِنَ الخَطُوط وهُوَ يَقْرَأُ القُرآنَ فَنظَرَ الشَابُ اِلَی

وَقَالَ اَقَامَتِ القِيامَةُ؟ فَقُلْتُ لا فَقَالَ اَعِدُ المَدَرَةَ عَلَیَّ اِلٰی مَوضِعِهَا فَاَعَدتُهَا اِلٰی مَوضِعِهَا

وَنَقَلَ السُهيلى فى دَلَائلِ النُبوة عَنْ بَعْضِ الصِحَابَةِ اَنَّهُ جَفَرَ قَبْرا فِى مَوطنٍ فَانفَتحَتْ طَاقَةٌ فَاِذَا شَخصٌ على سرِيرٍ وبَيْنَ يَديهِ مُصحَفٌ يَقْرَأُ فِيهِ وَاَمَامَهُ رَوضَةٌ خَضرَاءُ وَذٰلِكَ بِاُحَد وعَلِمَ اِنَّهُ مِنَ الشُهَدَاءِ لِاَنَّهُ رَاى فِى صَفحَةِ وَجْهِهٖ جُرحًا. وَاَوْرَدَ ذٰلِكَ ابْنُ فِى تفسِيرِهٖ.

وحَكى اليَا فِعى فِى رَوضَةِ الرِيَاحِيْنَ عَنْ بَعْضِ الصَالِحِيْنَ قَالَ حَفَرْتُ قَبْرَ رَجُلٍ مِنَ العِبادِو لَحَدْ تَهُ فَبَيْنَمَا اَنَا اُسَوِّى اِذْ سَقَطَتْ لِبنَةٌ مِنْ لَحْدٍ يَلِيْهِ فَنَظرْتُ فَاِذَا شيخٌ جَالِسٌ فِى القَبْرِ عَليهِ ثيابٌ بِيضٌ تَقَعْقَعَ وَفِى حُجرِهٖ مُصحَفٌ مِن ذَهَبٍ مَكْتُوبٌ بالذَهَبِ وهُوَ يَقْرَأُ فِيهِ فَرَفَعَ راسَهُ اِلیَّ وقَالَ لِى اَقَامَتِ القِيَامَةُ؟ فَقُلْتُ لافقَالَ فَقَالَ رَدَّ اللبنَةَ اِلٰى مَوضِعِهَا عافَاكَ اللّٰهُ تعالٰى فَرَدَدْتُها.

وَقَالَ اليافعى اِيضًا رُوِيْنَا عَمَّنْ حَفَرَ القُبُورَ مِنَ الثقاتِ اَنَّهُ حَفَرَ قَبْرًا فَاَشْرَفَ مِنْهُ علٰى انسانٍ جَالِسٍ عَلٰى سَرِيرِهٖ وبِيَدِهٖ مُصحَفٌ يَقْرَأُ فِيهِ وتَحتَهُ نَهْرٌ فَغَشِىَ عَلَيْهِ واُخْرِجَ مِنَ القبرِ يَدُورُ ولَمْ يَتَمَالَكْ مِمَّا اَصَابَهُ فَلَمْ يَفِقْ اِلَّا اليَومَ الثالِثَ

گورکن ابو النضر نیشاپوری سے روایت ہے کہ وہ بڑے متقی اور پرہیزگار تھے انہوں نے فرمایا میں نے ایک قبر کھودی تو دوسری قبر میں سوراخ ہو گیا۔ تو میں نے اس میں دیکھا خوش لباس، خوبرو اچھی خوشبو لگائے ایک نوجوان چوکڑی مار کر بیٹھا ہوا ہے۔ اور اس کی گود میں خوبصورت خط میں لکھی ہوئی ایک کتاب

ہے۔ اس قسم کے لکھائی میں نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی وہ نوجوان قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا اس نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا کہ کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟ تو میں نے کہا نہیں۔ تو اس نے کہا کہ مٹی کا ڈھیلا اسی جگہ رکھ دو تو میں نے ایسا ہی کیا۔

امام بیہقی نے دلائل النبوت میں ایک صحابیؓ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے ایک جگہ ایک قبر کھودی تو دوسری ساتھ والی قبر بھی کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص چارپائی پر تشریف فرما ہے اور اسکے ہاتھوں میں قرآن مجید ہے جس کی وہ تلاوت کر رہا ہے اور اس کے سامنے ایک سبز باغ ہے۔ (یہ واقعہ مقام احد کا ہے) تو انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ شخص شہدائے احد میں سے تھا کیونکہ انہوں نے اس کی پیشانی پر زخم کا نشان دیکھا۔ اور یہی روایت ابن حبان نے اپنی تفسیر میں بھی نقل کی ہے۔

امام یافعی نے روضۃ الریاحین میں ایک صالح شخص سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شخص کیلئے قبر کھودی اور لحد بنائی اسی اثنا میں کہ میں قبر کو برابر کر رہا تھا دوسری ساتھ والی قبر سے ایک اینٹ گر گئی تو میں نے اس قبر میں دیکھا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس ایک شخص بیٹھا ہے اور جھوم رہا ہے اور اس کی گود میں سونے کا قرآن ہے جسکی لکھائی بھی سونے کی ہے اس کی وہ تلاوت کر رہا ہے اس نے اپنا سر اٹھایا اور مجھ سے کہا کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں اس نے مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے اینٹ اسی جگہ واپس رکھ دو تو میں نے اینٹ اسی جگہ رکھ دی۔

امام یافعی نے ہی فرمایا کہ ہمیں ایک معتبر گورکن کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس نے ایک قبر کھودی تو اس نے دیکھا کہ ایک شخص اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اسکے ہاتھ میں قرآن مجید ہے جس کی وہ تلاوت کر رہا ہے اور نیچے نہر جاری ہے۔ یہ دیکھتے ہی وہ بے ہوش ہو گیا۔ تو اسے قبر سے نکالا گیا اس کا سر چکرا رہا تھا اور جو کچھ اس نے دیکھا اس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ پاتا تھا اسے تیسرے دن کچھ افاقہ ہوا۔

ذِكْرُ تَعْلِيْمِ المَلاَئِكَةِ المُؤمِنَ القُرآنَ فِى قَبْرِهٖ

(قبر میں مومن کو ملائکہ کا قرآن پڑھانا)

عَنْ اَبِى سَعِيد الخدرى قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم "مَنْ قَرءَ القُرآنَ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَستَظْهِرْهُ اَتَاهُ مَلَكٌ" يُعَلِّمُهٗ فِى قَبْرِهٖ فَيَلْقَى اللّٰهَ وَقَدْ اِستَظْهَرَهٗ

(جمع الجوامع ا/ ۸۱۸)(شرح الصدور ۱۹۱)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور اسے یاد نہ کر سکا پھر مر گیا تو اس کے پاس قبر میں ایک فرشتہ آئے گا جو اسے قرآن کی تعلیم دے گا تو جب وہ شخص اللہ کریم سے ملاقات کرے گا تو اسے قرآن مجید یاد ہو گا۔

وَعَنْ عَطِيَّةَ العَوفِى قَالَ بَلَغَنِى اَنَّ العَبْدَ المُومِنَ اِذَالَقِىَ اللّٰهَ تَعَالٰى ولَمْ يَتَعَلَّمْ كِتَابَهٗ عَلَّمَهٗ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى قَبْرِهٖ حَتّٰى عَلَيْه يُثِيْبَهٗ

حضرت عطیہ عوفی سے روایت نقل کی ہے انہوں نے کہ مجھے معلوم

ہوا ہے کہ جب مومن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے درانحالانکہ اس شخص نے کتاب اللہ کی تعلیم حاصل نہیں کی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کو قبر میں قرآن سکھا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے اس کا ثواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

وَعَنِ الحِسَنِ قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ العبدَ المُومِنَ اِذا مَاتَ وَلَمْ یَحْفَظِ القُرآنَ اُمِرَ حَفظَتَهُ اَنْ یُعَلِمُوہُ القُرآنَ فِی قَبْرِہٖ حتّٰی یَبْعَثَ اللّٰهُ تَعَالیٰ یَوْمَ القِیٰمَةِ مَعَ اَھْلِهٖ (احوال القبور۔ ۵۱)

ابن ابی الدنیا نے حضرت حسن سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب بندہ مومن مرتا ہے اور اسے قرآن پاک یاد نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو حکم صادر فرماتے ہیں کہ اسے اسکی قبر میں قرآن پاک کی تعلیم دیں یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے اھل وعیال کے ساتھ اٹھائے گا۔

عَنْ یَزِیدِا لرُقاشِی قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ المُومِنَ اِذا مَاتَ وقَدْ بَقِیَ عَلَیهِ شَئیٌ مِنَ القُرآنِ لَمْ یَتَعَلَّمْهُ بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَلائِکَةً یُحَفِظُونَهٗ مابَقِیَ عَلَیْهِ مِنْهُ حَتّٰی یُبْعَثَ مِنْ قَبْرِہ

(احوال القبور ۵۲)

یزید الرقاشی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ مومن جب وفات پاتا ہے اور اس نے ابھی قرآن مجید کی کچھ تعلیم حاصل کرنا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتے ہیں جو اسے بقیہ قرآن مجید یاد کرواتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی قبر سے اٹھایا جائے گا۔

ذِكْرُ كِسْوَةِ الْمُومِنِ فِى قَبْرِهٖ

(قبر میں مومن کو لباس پہنانا)

عَنْ عِبادِ بْنِ بشْرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَتُ اَبَا بكرٍ الوَفَاةَ قَالَ لِعَائِشَةَ اِغسِلِى ثوْبَىَّ هٰذَيْنِ وَكَفِّنِيْنِى بِهِمِا فَاِنَّما اَبُوبكرٍ اَحَدُ الرَجُلَيْنِ اِمَّا مَكْسُوًّا اَحْسَنَ الِكسْوَةِ واِمَّا مَسْلُوبًا اَسْوَاَ السَلْبِ۔ (زوائد الزھد)

عباد بن بشر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ صدیقہ سے فرمایا کہ میرے ان دو کپڑوں کو دھو ڈالو اور ان ہی دو کپڑوں میں مجھے کفن دینا کیونکہ ابوبکر صدیقؓ (نے اپنا نام لے کر فرمایا) دو شخصوں میں سے ایک ہوگا یا تو اسے قبر میں بہترین لباس پہنایا جائے گا یا اس سے اس کفن کو بری طرح چھین لیا جائے گا۔

وَعَنْ يَحيٰى بنِ رَاشِدٍ اَنَّ عُمَربْنَ الخطابِ قَالَ فِى وصِيَّتِهِ اِقْتَصِدُوْا فِى كَفَنِى فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ لِى عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ اَبْدَ لَنِى مَاهُوَ خَيْرٌ مِنْهُ واِنْ كُنْتُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِك سَلَبَنِى

واسْرَعَ سَلْبِیْ و اقْتَصِدُوا فِی حُفْرَتِیْ فَاِنَّہٗ اِنْ کَانَ لِی عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ وُسِّعَ لِی فِی قَبْرِی مُدَّ الْبَصَرِ واِنْ کُنْتُ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ ضُیِّقَ عَلَّی حَتّٰی تَخْتَلِفَ اَضْلَاعِی۔

یحییٰ بن راشد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنی وصیت میں فرمایا کہ مجھے درمیانہ درجے کا کفن دینا اگر تو اللہ تعالیٰ کی جناب میں میرے لئے بہتری ہوئی تو وہ مجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر لباس عطا فرمائے گا اور اگر معاملہ برعکس ہوا تو مجھ سے یہ بھی چھین لیا جائے گا اور دیر نہیں کی جائے گی۔ اور میری قبر بھی درمیانے درجے کی کھودنا کیونکہ اگر میرے لئے اللہ کے حضور بہتری ہوئی تو میری قبر کو تاحد نگاہ وسیع کر دیا جائے گا اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا تو قبر مجھ پر تنگ کر دی جائے گی یہاں تک کہ میری پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہو جائیں گی۔

وَعَنْ حُذَیْفَۃَؓ اَنَّہٗ قَالَ عِنْدَ مَوتِہٖ اِبتا عُوالِی ثَوبَیْنِ ولَاعَلَیْکُمْ فَاِنْ یُصِبْ صَاحِبُکُمْ خَیْرًا اَلْبَسَنِی خَیْرًا مِنْھَا وَاِلاَّ سَلَبَھَا سَلْبًا سَرِیْعًا۔ (الحلیہ ا/ ۲۸۳)(المصنف ۱۳/ ۳۸۰)(المستدرک)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے اپنی موت کے وقت فرمایا کہ میرے لئے دو کپڑے خریدنا اگر تو تمہارے اس دوست نے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتری پائی تو وہ مجھے اس سے بہتر لباس عطا فرمائے گا ورنہ یہ بھی فوراً چھین لیا جائے گا۔

وعَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ قَالَ عِنْدَمَوتِہٖ۔ اِشْتَرُوا لِی ثَوبَیْنِ اَبیَضَیْنِ فانَّھُما لا یُتْرَکَانِ عَلَیَّ اِلاَّ قَلِیْلًا حَتّٰی اُبْدلَ بِھِمَا خَیرًا مِنْھُمَا اَوْ شَرًّا مِنْھُمَا (طبقات ابن سعد)(شعب الایمان)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے اپنی موت کے وقت ارشاد فرمایا کہ میرے لیے دو سفید کپڑے خریدنا کیونکہ انھیں تھوڑی دیر کیلئے ہی میرے اوپر رہنے دیا جائے گا یا تو مجھے ان سے بہتر کپڑے پہنائے جائیں گے یا ان سے گھٹیا۔

وَعَنْ عَلِيَّةَ بِنْتَ أَبَانَ بنِ صَيْفِي الغفاری صَاحِبِ رسولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ اَوْصَانَا اَبِی اَنْ لَانُكَفِّنَهُ فِی قَمِيْص قَالَتْ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا مِنَ الغَدِ مِنْ يَوم دَفَنَّاهُ اِذَا نَحْنُ بِالقَمِيْصِ الَّذِی كَفَنَّاهُ فِيْهِ عَلَی المِشْجَبِ (سنن ابن منصور)

حضرت علیہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے والد گرامی نے ہمیں وصیت فرمائی کہ انہیں کفن دیتے وقت قمیض نہ پہنانا تو وہ فرماتی ہیں کہ ہم نے تدفین کے اگلے روز صبح کے وقت وہی قمیض کھونٹی پر لٹکی ہوئی دیکھی جس میں ہم نے ان کو کفن دیا تھا۔

(نوٹ) : شرح الصدور میں علیہؓ بنت لبان کی بجائے علیہؓ بنت اھبان ذکر ہے۔

ذِکْرُ الفِراشِ للمِومِنِ فِی قَبْرِہٖ

(قبر میں مومن کیلئے بستر لگانا)

عَنْ مُجَاھِدٍ فی قَولِہٖ تعالی ''فَلِاَنْفُسِھِمْ یَمْھَدُوْنَ'' قَالَ فِی القَبْرِ (حلیۃ الاولیاء۔ ۳/۲۷۹)(تفسیر ابن جریر)

آیت ''فَلِاَنْفُسِھِمْ یَمْھَدُوْنَ'' (تو وہ اپنے لئے راہ ہموار کر رہے ہیں) کے تحت حضرت مجاہد سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ قبروں کے بارے میں ہے۔

وَعَنْ مُجَاھِدٍ فِي الآیَۃِ قَالَ یُسَوُّوْنَ المَضَاجِعَ (تفسیر ابن منذر)

ابن منذر نے اپنی تفسیر میں اسی آیت ''فَلِاَنْفُسِھِمْ یَمْھَدُوْنَ'' کی تفسیر حضرت مجاہد سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ قبروں میں اپنی آرام گاہوں کو سنوارتے ہیں۔

وعَنْ ابی ھُرَیْرَۃَ قَالَ یُقَالُ لِلْمُوْمِنِ فِی قِبْرِہٖ اُرْقُدْ رَقْدَۃَ العَرُوسِ۔ (کتاب القبور)(شعب الایمان)

حضرت ابو ھریرۃؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ مومن کو قبر میں کہا جاتا ہے کہ تو دلہن کی سی نیند سو جا۔

ذِكْرُ تزاوُرِ المَوتٰی فِی قُبُورِهِمْ

(مردوں کا قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرنا)

عنْ اَبِی قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وَلِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فُلیُحسِنْ کَفْنَهٗ فَاِنَهُمْ یَتزَاوَرُوْنَ فِی قُبُورِ هِمْ'' (جمع الجوامع ۱؍۹۴)

قَالَ البیہقِی بعْدَ تَخْرِیجِهٖ وهٰذَا لا یُخالِفُ قَولَ اَبی بَکر الصدیقؓ فِی الکَفْنِ اِنَّمَا هُوَ لِلْمِهْلَةِ والصَدِیدِ لِاَنَّ ذٰلِك کَذٰلِكَ فِی رُؤیَتِنَاو یَکُونُ کَمَا شَاءَ اللّٰهُ فِی عِلْمِ اللّٰهِ. کَمَا قَالَ فِی الشُهَدَاءِ ''بَلْ اَحْیاءٌ عِنْدَ رَبِهِمْ یُرْزَقُونَ'' وَهُوَ ذَا نَرَاهُمْ یتشحَطُونَ فِی الرِّمَاءِ ثُمَّ یُنْشَفُونَ وانَّمَا یکُونُونَ کَذٰلِكَ فِی رُؤیَتِنَا ویَکُونُونَ فِی الغَیْبِ کَمَا اَخبَرَ اللّٰهُ عَنهُمْ وَلَوکَانُوا فِی رُؤیَتِنا کَمَا اَخبَرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی عَنهُمْ لَارْتَفَعَ الایمانُ بِالغَیْبِ

حضرت قتادہؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے کیونکہ مردے اپنی قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

اور بیہقی نے اس حدیث کی تخریج کے بعد کہا کہ یہ حدیث شریف ابو بکر صدیقؓ کے کفن کے بارے میں اس قول کے مخالف نہیں ہے۔

''اِنَّمَا هُوَ لِلْمِهْلَةِ والصَدِيْد'' کہ میرا یہ کفن محض پیپ کیلئے ہے کیونکہ یہ صورت حال ہمارے عام خیال کے اعتبار سے ہے ورنہ ہوتا تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جیسا کہ اس نے شہداء کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

''بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ''

(بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں) حالانکہ ہم ان (شہداء) کو خون میں لت پت دیکھتے ہیں پھر ان کو صاف کیا جاتا ہے وہ صرف ہمارے دیکھنے میں اسطرح ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں خبر دی ہے اور اگر وہ ہمارے مشاہدے میں بھی اس طرح ہوتے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے ہمیں خبر دی تو ہمارا ایمان بالغیب ختم ہو جاتا۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَسِّنُوا اَكْفَانَ مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهُمْ يَتَبَاهُوْنَ وَيَتَزَاوَرُوْنَ فِى قُبُوْرِهِمْ''

(فتح الکبیر ۱۶۲۱۔ شرح الصدور ۱۹۲)

وَاَخْرَجَ اِبْنُ عَدِى فِى الْكَامِلِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِى هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا مِثْلَهٗ وَاَخْرَجَ الْخَطِيْبُ فِى التَّارِيْخِ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا مِثْلَهٗ

حارث بن ابی اسامہ نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے مردوں کو خوبصورت کفن دیا کرو کیونکہ وہ ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں اور اپنی قبور میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

اور ابن عدی نے کامل میں حضرت ابو ہریرہؓ سے اسی طرح کی حدیث

مرفوعا روایت کی ہے اور خطیب نے تاریخ میں حضرت انسؓ سے اسی طرح حدیث مسرفوعاروایت کی ہے۔

وَعَنْ اِبنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانَ يُحِبُّ حُسنَ الكفنِ ويُقالُ اِنَّهُمْ يَتَزَاوَرُوْنَ فی اَكفانِهِمْ.(المصنف)

ابن سیرین سے روایت ہے انہوں فرمایا کہ وہ خوبصورت کفن پسند کرتے تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ مردے کفن کی حالت میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

وَعَنْ محمد بن سِيْرِيْنَ قَالَ كَانُوا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَكُوْنَ الكَفَنُ مَلْفُوفًا مَزْرُورًا وَقَالَ اِنَّهُمْ يَتَزَاوَرُوْنَ فِی قبُورِهِمْ (شیخ بغدادیہ)

محمد ابن سیرین سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ بعض لوگ یہاں تک پسند کرتے تھے کہ کفن جسم سے خوب لپٹا ہوا ہو اور اسے بٹن لگے ہوئے ہوں۔ اور انہوں نے فرمایا کہ یہ قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

وَعَنْ رَاشِدبن سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَتْ امرَاَتُهٗ فَرَاى! نِساءً فِی المَنَامِ ولَمْ يَرَ اِمْرَاَ تَهٗ مَعَهُنَّ فَسَاَلَهُنَّ فَقُلْنَ اِنكُمْ قَصَّرْتُمْ فِی كَفْنِهَا فَهِیَ تَسْتَحِی اَنْ تَخرُجَ مَعَنَا. فَاَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم " اُنْظُرْ هَلْ اِلٰی ثِقَةٍ مِنْ سَبِيْلٍ" فَاَتَی رَجُلًا مِنَ الاَنْصارِ قَدْ حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ فَاَخبَرَهٗ فَقَالَ الاَنْصارِیُّ اِنْ كَانَ اَحَدٌ يَبْلُغُ المَوْتٰی بَلَغْتُ فَتُوُفِّیَ الاَنْصارِی فَجَاءَ بِثَوبَيْنِ مَصْبُوغَيْنِ بِالزَّعْفَرانِ فَجَعَلَهُمَا فِی كَفْنِ الاَنصَارِی فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ رَاى النِسْوَةَ ومَعَهُنَّ اِمْرَاَتُهٗ وعَلَيْهَا الثَّوبانِ الاَصْفَرَانِ. (شرح الصدور ۱۹۴)

ابن ابی الدنیا نے کتاب المنامات میں راشد بن سعد سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی کی بیوی فوت ہو گئی تو اس شخص نے خواب میں بہت سی عورتیں دیکھیں اور ان کے ساتھ اپنی بیوی کو نہ دیکھا تو اس نے ان سے اپنی بیوی کے

بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ تم نے اسے کفن دینے میں کوتاہی کی ہے اسلئے وہ ہمارے ساتھ نکلنے میں شرم محسوس کرتی ہے وہ شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور ساری بات بتائی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دیکھو کہ کیا اس بات کی تصدیق کی کوئی صورت ہے تو وہ ایک انصاری کے پاس آیا جو قریب الموت تھا اور اسے سارا ماجرا سنایا تو انصاری نے کہا اگر کوئی شخص مردوں تک اس طرح کوئی چیز پہنچا سکتا ہے تو میں بھی پہنچا دوں گا۔ جب انصاری نے وفات پائی تو وہ شخص زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے لایا اور انصاری کے کفن میں رکھ دیئے جب رات ہوئی تو اس شخص نے خواب میں عورتوں کو دیکھا ان کے ساتھ اسکی بیوی بھی تھی اور اس پر زرد رنگ کے دو کپڑے تھے۔

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ''مَنْ لَمْ يُوْمِنْ لَمْ يُوْذَنْ لَهٗ فِي الْكَلَامِ'' قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهَلْ يَتَكَلَّمُ الْمَوْتٰى؟ قَالَ 'نَعَمْ وَيَتَزَاوَرُوْنَ'' (کتاب الوصایا)

قیس بن قبیصہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایمان نہ لائے اسے کلام کرنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ تو عرض کیا گیا کہ کیا مردے بھی کلام کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں وہ ایک دوسرے کی زیارت بھی کرتے ہیں۔

وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِي لَحْدِهٖ اَتَاهُ اَهْلُهٗ وَوَلَدُهٗ فَيَسْئَالُهُمْ عَمَّنْ خَلَفَ بَعْدَهٗ كَيْفَ فَعَلَ فُلَانٌ وَمَافَعَلَ فُلَانٌ'' (کتاب القبور)

حضرت شعبی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب میت کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اہل و عیال اس کے پاس آتے ہیں تو وہ ان سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھتا ہے جنہیں اس نے پیچھے چھوڑا ہو کہ فلاں شخص نے کیا کام کیا ہے اور فلاں شخص نے کیا کام کیا ہے؟

وَعَنْ مُجاهِد اِنَّ الرَجُلَ لَيَسُرُّ بِصَلاحِ وَلَدِهٖ فِی قَبْرِہٖ
(کتاب القبور)

قَالَ ابنُ القَیِّمُ الارْوَاحُ قِسمان مُنَعَّمَةٌ وَ مُعَذَّبَةٌ فَامَّا المُعَذَّبَةُ فَهِیَ فِی شُغْلٍ عَنِ التَزَاوُرِو التلاقِی و اَمَّا المُنَعَّمَةُ المُرْسَلَةُ غَیْرُ المَحبُوسَةِ فَتَتَلاقٰی و تَتَزَاوَرُو تَتَذاکَرُ مَاکان مِنهَا فِی الدُنیا وَمَا یَکُونُ مِنْ اَهْلِ الدُنیا فتکُونُ کلُّ روحٍ مَعَ رَفِیْقِها الَّذِیْ هُوَ مِثْلُ عَمَلِهَا ورُوْحُ نَبِیّنا محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الرَفِیْقِ الاَعْلٰی قَالَ اللّٰهُ تعَالٰی ”وَمَنْ یُطِعِ اللّٰهَ والرسُولَ فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیّیْنَ وَالصِدِّیْقِیْنَ وَالشُهَدَاءِ و الصالِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا“ وَهٰذِهِ المَعِیَّةُ ثابِتَةٌ فِی الدُنِیَا وفِی دَارِالبَرْزَخِ و فِی الجزاءِ وَالْمَرْءُ مَعْ مَنْ اَحَبَّ فِی الدُوَرِ الثلاثَةِ (کتاب الروح ۲۱)

قَالَ السلفی عَودُ الرُوحِ اِلٰی الجَسَدِ فِی القبرِ ثَابِتٌ عَلٰی الصَحِیحِ لجمِیْعِ الْمَوْتٰی وَاِنَّمَا الخلافُ فِی اِسْتِمْرَارِها فِی البَدْنِ وهُوَ اَنَّ البَدَنَ یَصِیْرُ حیًا بِهَاکَحَالَتِهٖ فِی الدُنیا اَوحَیًّا بُدوْنِها وهِیَ حَیْثُ یَشَاءُ اللّٰهُ فانَّ مُلازِمَة الحَیَاةِ لِلرُوحِ اَمْرٌ عادِیٌ لاعَقِلیٌ. هٰذا وإنَّ البَدْنَ یَصِیْرُ بها حَیًّا کَحَالَتِهٖ فِی الدُنْیَا مِمَّا یَجُوْزُهُ العَقْلُ فَاِنْ صَحَّ بِهٖ سَمِعَ اُتُّبِعَ وقَدْ ذَکَرَهُ جماعةٌ مِنَ العُلَماءِ ویَشهَدُلَهُ صَلَاةُ مُوسیٰ فِیْ قَبْرِهٖ فَلَا تَسْتَدْعِیْ جَسَدًا حَیًّا. وَکَذٰلِکَ الصِفَاتُ المَذکُوْرَاتُ فِی الْاَنبِیَاءِ لَیلَةَ الاِسْرَاءِ کُلُّهَا صِفَاتٌ لَااَجْسَادٌ ولایَلْزِمُ مِنْ کَونِهَا حَیَاةً حَقیقیَةً اَنْ تکُونَ الْاَبْدَانُ مَعَهَا کَمَافِی الدُنیا مِنَ الاِحتِیاجِ اِلٰی الطَّعَامِ والشَرَابِ وغیر

ذٰلِكَ مِنْ صِفَاتِ الاجسام الَّتِیْ نُشَاهِدُهَا بَلْ يَكُونُ لَهَاحكمٌ اٰخَرُ و اَمَّاالاَوَّلُ كَالعِلْمِ والسماعِ فَلاَ شَكَّ اَنَّ ذٰلِكَ ثَابِتٌ لِجَمِيْعِ المَوتٰی هٰذا كَلام السُبْكی (شرح الصدور ۲۰۴)

قَالَ اليافِعی۔ مَذْهَبُ اَهلِ السُنَّة اَنَّ اَرْ وَاحَ الموتٰی تُرَدُّ فِی بَعْضِ الاَوْقَاتِ مِنْ عِلِيِّيِنِ اَوْمِنْ سِجِّيْنِ اِلٰی اَجْسَادِهِمْ فِی قُبورِهِمْ عِنْدَ اِرَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی و خصوصًا ليلة الجمعَةِ و يَجلِسُونَ و يَتَحَدَّ ثُونَ ويُنَعَّمُ اَهْلَ النَّعِيْمِ و يُعَذَّبُ اَهْلُ العَذَابِ مَادَامَ فَی عِلِيِّيْنَ اَوْ سِجِّيْنِ۔ وفی القبرِ يَشْتَرِكُ الروحُ والجسدُ۔ (روض الریاحین)

ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں مجاھد سے روایت کیا ہے کہ آدمی اپنی قبر میں اپنے بچوں کے نیک اعمال پر خوش ہوتا ہے۔

علامہ ابن قیم نے ارشاد فرمایا کہ روحیں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ انعام یافتہ اور سزا یافتہ۔ جو سزا یافتہ ہیں وہ زیارت اور ملاقات سے محروم ہوتی ہیں اور جہاں تک تعلق ہے انعام یافتہ روحوں کا تو وہ تمام تر قیود سے آزاد ہوتی ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں پس وہ آپس میں ملاقات کرتی ہیں اور ایک دوسرے کی زیارت کرتی ہیں اور جو کچھ دنیا میں ان سے ہوا اور جو کچھ اہل دنیا کی طرف سے ہوا اس چیز کے بارے باہم بات چیت کرتی ہیں۔ پس ہر ایک روح اپنے ایسے رفیق کی معیت میں ہوگی جو عمل میں اسکی مثل ہو۔ اور ہمارے نبی اکرم ﷺ کی روح انور رفیق اعلیٰ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے "مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ والرَّسُوْلَ فاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّنَ والصِدِّيْقِيْنَ والشُهَدَاءِ والصَّالِحِيْنَ وحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقًا" (اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے) رسول کی تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔ اور کیا ہی اچھے ہیں یہ

ساتھی) (یہ محض فضل ہے اللہ تعالیٰ! کا اور کافی ہے اللہ) اور یہ سنگت دنیا میں، برزخ میں اور آخرت میں ثابت ہے اور انسان ان تینوں جگہ اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس نے محبت کی ہوگی۔

سلفی نے کہا صحیح روایت کے مطابق روح کا قبر میں جسم کی طرف لوٹنا تمام مردوں کیلئے ثابت ہے۔ اختلاف صرف بدن میں اس کے مستقل رہنے کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کیا بدن اس روح کے ساتھ اسی طرح زندہ ہو جاتا ہے۔ جو دنیا میں اس کی حالت تھی یا وہ زندہ تو ہو لیکن اسکے بغیر اور یہ روح وہاں ہوتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بے شک روح کیلئے زندگی کا لازم و ملزوم ہونا امر عادی ہے امر عقلی نہیں

بے شک بدن اس روح کے ساتھ زندہ ہو جاتا ہے جس طرح دنیا میں اس کی حالت تھی اور عقل اسکے جواز کی قائل ہے اگر یہ بات صحیح ہو تو اس کو سنا بھی جائے گا اور اتباع بھی کی جائے گی اور علماء کی ایک جماعت نے اسی چیز کا ذکر کیا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز ادا کرنا اسی بات کی شہادت دیتا ہے پس وہ جسم کے زندہ ہونے کی استدعا نہیں کرتا۔ اسی طرح انبیاء میں اسراء کی رات صفات مذکورہ ہوں گی یہ مع صفات ہوں گی اجساد نہیں ہوں گے۔ اور اس سے حقیقی زندگی بھی لازم نہیں آتی کہ اس زندگی کے ساتھ بدن جس طرح دنیا میں کھانے پینے اور اس کے علاوہ جسم کی ان صفات کے محتاج ہوں جن کا ہم مشاہدہ کرتے ہیں بلکہ ان کا ایک الگ الگ حکم ہوگا مگر پہلی چیز جس طرح کہ علم اور سماع اس میں کوئی شک نہیں یہ تمام مردوں کیلئے ثابت ہے یہ سبکی کا کلام ہے۔

امام یافعی نے فرمایا کہ اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو مردوں کی روحیں بعض اوقات علیین یا سجین سے ان کے جسموں کی طرف قبروں میں لوٹائی جاتی ہیں بالخصوص جمعہ کی رات کو اور وہ مردے مل بیٹھتے ہیں باہم گفتگو کرتے ہیں۔ جنتیوں کو نعمتوں سے نوازا جاتا ہے اور دوزخیوں کو عذاب دیا جاتا ہے جب تک وہ اپنے مقام (علیین یا سجین) میں ہوں اور قبر میں جسم اور روح اکٹھے انعام یا عذاب پاتے ہیں۔

ذِکْرُ عِلْمِ الموتٰی بِزُوَّارِھِمْ وَاُنْسِھِمْ بِھَا

(مردوں کا زائرین کو پہچاننا اور ان سے مانوس ہونا)

عَنْ عَائشتَه قَالَتْ قَالَ رسُول اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ رَجُلٍ یَزُورُ اَخَاهُ وَیَجْلِسُ عِندَهٗ اِلَّااِسْتَاْنَسَ بِهٖ وَرَدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی یَقُومَ (شرح الصدور)

ابن ابی الدنیا نے کتاب المقبور میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے آپؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی اپنے بھائی (کی قبر) کی زیارت کرے اور اس کے پاس جا کر بیٹھے تو وہ اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ یہاں تک وہ اٹھ جائے۔

وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا مَرَّ رَجُلٌ بِقَبرٍ یَعْرِفُهٗ فَسَلَّمَ عَلَیهِ رَدَّ علیه السلَامَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب آدمی اس شخص کی قبر کے پاس سے گذرے جسے وہ جانتا ہو اور اس پر سلام کرے تو وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

وَاَخرَجَ ابنُ عبدِالبرِّ فِی الاِستِذکَارِ والتمہیدِ عَنْ زَرَارَۃَ بْنِ اَوفی۔ ''مَنْ کَانَ یَعْرِفُہٗ وَیُحبُّہٗ فِی الدنیا''

ابن عبدالبر نے استذکار اور تمہید میں زرارہ بن اوفی سے ان الفاظ سے روایت بیان کی ہے۔ ''مَنْ کانَ یَعْرِفُہٗ وَیُحبُّہٗ فِی الدنیا'' جو اسے دنیا میں جانتا اور محبت کرتا تھا۔

وَعَنْ محمد بنِ وَاسِعِ قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ المَوتی یَعْلَمُوْنَ بِزُوَّارِھِمْ یَومَ الجمعَۃِ ویَومًا قَبْلَہٗ و یَوْمًا بَعْدَہٗ

(کتاب القبور)(شعب الایمان)

بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں محمد بن واسع سے روایت کیا ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ مردے ان لوگوں کو پہچانتے ہیں جو جمعہ کے دن یا ایک دن پہلے یا ایک دن بعد ان کی زیارت کرتے ہیں۔

وَعَنِ الضحاک قَالَ مَنْ زَارَ قبرًا یَومَ السَبْتِ قَبلَ طُلُوعِ الشمسِ عَلِمَ المَیِّتُ قِیْلَ لَہٗ وکَیْفَ ذٰلِکَ؟ قَالَ لِمَکانِ یَومَ الجُمعَۃِ۔ (کتاب القبور شرح الصدور)

حضرت ضحاک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جو شخص ہفتہ کے دن سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کسی قبر کی زیارت کرتا ہے تو مردہ اس کو جان لیتا ہے ان سے پوچھا گیا کہ وہ اسے کیسے جان لیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اسے جمعہ کے دن جو مقام عطا کیا جاتا ہے اس کی برکت کی وجہ سے۔

قَالَ ابنُ عباس قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ''مَامِنْ رَجُلٍ یَمُرُّ بِقَبْرِ اَخِیْہِ المُومِنِ کَانَ یَعْرِفُہٗ فِی الدُنیا فَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِلَّا عَرَفَہٗ وَرَدَّ علیہِ السلامَ۔ (احوال القبور ۱۱۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو شخص بھی اپنے اس مومن بھائی کی قبر کے پاس سے گذرے جس سے دنیا میں اسے جان پہچان ہو اور اسے سلام کرے تو وہ اس کو پہچان لیتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

وَعَنْ اِبِی هریرةَ مرفوعًا " مَامِنْ عَبْدٍ يَمُرُّ عَلٰى رَجُلٍ يَعْرِفُهٗ فِی الدُنیا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلاَّ عَرَفَهٗ وَرَدَّ علیهِ السلامَ۔ (فتح الکبر۔ ۳/ ۱۱۷)

حضرت ابو ھریرۃؓ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص ایسے شخص کی قبر کے پاس سے گذرتا ہے جس کو وہ دنیا میں جانتا ہو اور اسے سلام کرتا ہے تو وہ اس کو پہچان جاتا ہے اور اس کے سلام کا جواب لوٹا دیتا ہے۔

وفِی الَاربَعِیْنَ الطَائیةرُوِیَ عَن البنیﷺ اَنَّهٗ قَالَ "اَنَسُ مَایکُونُ المَیِّتُ فِی قبرِہٖ اِذَا زَارَہٗ مَنْ کَانَ یُحِبُّهٗ فِی دارِ الدُنیا۔"

قَالَ اِبنُ القَیِّمِ الاَحادِیثُ والاثارُ تَدُلُّ علٰی اَنَّ الزَائِرَ مَتّٰی جَاءَ عَلِمَ بِهِ المیّتُ وسَمِعَ سَلَامَهٗ وانَسَ بِهٖ ورَدَّ عَلَیْه وهَذا عَامٌ فِی حَقِّ الشُهَدَاء وغَیْرِهِمْ فاِنَّهٗ لَایُوْقَتُ

قَالَ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ اَثْرِالضَّحَاكِ الدَّالِ عَلَى التَّوْمِیْتِ

قَالَ قَدْ شَرَعَ علیهِ السلام لِاُمَتِهٖ اَنْ یُسَلِّمُوا عَلٰی اهَلِ القُبُورِ سَلامَ مَنْ یخاطِبُونَهٗ مِمَّنْ یَسْمَعُ و یَعْقِلُ۔

حضور اکرم ﷺ سے روایت ہے آپ نے ارشاد فرمایا قبر میں مردے کو سب سے زیادہ انس اس وقت ہوتا ہے جب اس کی زیارت کیلئے وہ شخص آتا ہے جسے وہ دنیا میں زیادہ پیار کرتا تھا۔

علامہ ابن قیم نے فرمایا کہ مذکورہ احادیث اور آثار اس بات پر دلالت

کرتے ہیں کہ جب ایک زیارت کرنے والا آتا ہے تو مردہ کو اس کا علم ہو جاتا ہے۔
اس کے کلام کو سنتا ہے اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور اس کے سلام کا جواب بھی
دیتا ہے۔ یہ حکم شہداء اور ان کے علاوہ ہر ایک کو شامل ہے اور اس کے لئے کوئی
خاص وقت مقرر نہیں ہے۔

ابن قیم نے فرمایا کہ یہ حدیث ضحاک کی اس روایت سے اصح ہے جس
میں وقت کا تعین کیا گیا ہے۔

ابن قیم نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کیلئے یہ طریقہ رائج فرمایا
ہے کہ اہل قبور کو اسی طرح سلام کریں جس طرح کسی جاننے اور سننے والے کو کیا
جاتا ہے۔

ذِکْرُ مَقَرِّ الاَرْوَاحِ

(روحوں کا ٹھکانا)

عَنْ ابنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ''اَرْوَاحُ الشُہَدَاءِ فِیْ حَوَاصِلِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِی الجَنَّۃِ حَیْثُ شَاءَ تَ ثُمَّ تَاوِی اِلٰی قَنَادِیْلَ تَحْتَ العَرْشِ''

(فتح الکبیر ۱/ ۲۹۰)(مسلم ۳/ ۱۵۰۲)

امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شھداء کی روحیں سبز پرندوں کے اندر ہوتی ہیں۔ جنت میں جہاں چاہتی ہیں گھومتی پھرتی ہیں پھر عرش کے نیچے قندیلوں میں آجاتی ہیں۔

وعَنْ ابن عباسؓ اَنَّ النَبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ''لَمَّا اُصِیْبَ اَصحابُکُمْ بَاُحُدٍ جَعَلَ اللّٰہُ اَرْوَاحَھُم فی حَوَاصِلِ طَیْرٍ خُضرٍ تَرِدُ اَنھارَ الجَنَّہِ و تَاکُلُ مِنْ ثمارِھا وتَاوِی اِلٰی قَنادِیْلَ مِنْ ذَھَبٍ مُعَلَّقَۃٍ فِی ظِلِّ العرشِ''

(جمع الجوامع ۱/ ۶۵۷)(سنن ابی داؤد)(مستدرک ۲/ ۲۹۷)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے ساتھی میدان احد میں شہید کئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں سبز پرندوں میں کر دیں۔ وہ جنت کی نہروں کا پانی پیتی ہیں۔ اور جنت میں پھل کھاتی ہیں اور عرش کے سایہ میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں آکر رہتی ہیں۔

وعَنْ ابنِ عباس قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ "الشَهَدَاءُ عَلٰی بارقِ نَهرِالجَنَّةِ فِی قُبَّةٍ خَضْرَاءَ یُخرَجُ اِلَیهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الجنَّةِ بُکرَةً وعِشیَّةً"

(جمع الجوامع ۱/ ۴۲۲)(مجمع الزوائد۔ ۵/ ۲۹۸)

(فتح الکبیر)(شعب الایمان)(جامع صغیر)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شہداء جنت میں نہر کے کنارے سبز گنبد میں ہوتے ہیں انہیں وہاں صبح شام جنت کا رزق دیا جاتا ہے۔

وعَنْ اُبَیِ بنِ کعْبٍ قَالَ "اشُهَدَاءُ فِی قَبابٍ فِی ریاضِ الجنَّةِ یُبْعَثُ الیهِمْ ثَوْرٌ و حُوتٌ فیتَرَکَانِ بهمَا فِاذَا اِحْتَا جُوا اِلٰی شئیٍ عَقَرَ اَحدُ هُمَا صَاحِبَهٗ فَیَاکُلُونَ فَیَجِدُونَ فِیهِ طَعْمَ کُلِّ شئیٍ فِی الجنَّةِ"

(شرح الصدور ۲۳۱)(کتاب الزھد)(المصنف)

حضرت ابی ابن کعب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ شہداء جنت کے باغوں میں گنبدوں میں ہوتے ہیں ان کے پاس ایک بیل اور ایک مچھلی بھیجی جاتی ہے ان دونوں کو وہاں چھوڑ دیا جاتا ہے تو جب شہداء کو کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو زخمی کر دیتا ہے جسے وہ کھاتے ہیں تو اس میں سے جنت کی ہر چیز کا ذائقہ پاتے ہیں۔

وعَنْ أنسٍ اَنَّ حارِثَةَ لَمَّا قُتِلَ قَالَتْ اُمُّهٗ یارَسولَ

اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ مَنْزِلَةَ حارثَةَ فَاِنْ يَكُنْ فِي الجنَّةِ أَصبَرُ واِنْ يَكُنْ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ تَرٰى مَااَصنَعُ؟ قَالَ رسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "اِنَّها جنَّاتٌ كَثِيرَةٌ واِنَّهُ فِي الفردوسِ الاَعْلٰى"

(بخاری شریف باب فضل من شھد بدر ۱۰۰ر ۹۸)

حضرت امام بخاری نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت حارثہؓ شہید ہوئے تو ان کی ماں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یقیناً آپ کو تو حارثہ کے ٹھکانے کا علم ہے پس اگر تو وہ جنت میں ہے۔ تو میں صبر کروں اور اگر اسکے علاوہ کہیں اور ہے تو مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟ تو رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنتیں بہت سی ہیں۔ لیکن حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

وعَنْ كَعْبِ بنِ مالكٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ "اَنَّمَانِسمَةُ المُومِنُ طَائِرٌ يَتَعَلَّقُ فِي شجرِ الجنَّةِ حتّٰى يَرجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهِ يَوم يَبْعَثُهُ.

(موطا کتاب الجنائز) (سنن نسائی۔ ۴ر ۸۸) (کتاب الزھد۔ باب ذکر القبر والبلی)

حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی روح ایک پرندہ کی طرح ہوتی ہے جو جنت کے درختوں سے لٹک جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اس کے جسم کی طرف لوٹائے گا جب اسے قبر سے اٹھایا جائے گا۔

عَنْ اُمِّ هَانِي اَنَّها سَالَتْ رسولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ لتذَاوُرِ اذا مَتْنَا وبرِبَعْضِنَا بَعْضنًا قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "يَكُونُ بَانُعْم طَيْرِ يَتَعَلَّقُ بِالشَجَرِ حتّٰى اِذا كَانَ يَومُ القِيامَةِ دخلَتْ كُلُّ نَفْسٍ فِي جَسَدِهَا"

امام احمد نے حضرت ام ھانی سے روایت کیا ہے انہوں نے مرنے کے بعد مومنین کے باہمی ملاقات کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک

کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روح نازو نعم میں پلے ہوئے ایک پرندے کی شکل میں درخت سے معلق ہو جاتی ہے یہاں تک کہ قیامت کا دن ہو گا۔ تو ہر روح اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی۔

وعَنْ اُمِّ بَشرِ بنِ البراءِ اَنَّهَا قَالَتْ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يَتعَارَفُ المَوْتٰى؟ قَالَ "تَرِبَتْ يَدَاكَ النفسُ الطَيِّبَةُ طَيْرٌ' خُضرٌ' فِي الجنَّةِ فَاِن كَانَ الطَيْرُ يَتعَارَفُونَ فِي رُؤُوسِ الشَجَرِ فَاِنَّهُمْ يَتعَارَفُوْنَ .(احوال القبور ۱۰۱)

ام بشر بن براء سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ روحیں ایک دوسرے کو کیسے پہچانتی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ازراہ کرم) تیرے ہاتھ خاک آلودہوں نیک روح جنت کا ایک سبز پرندہ ہے اگر پرندے درخت کی ٹہنیوں پر ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں تو یہ بھی ایک دوسرے کو پہچان لیتی ہیں۔

وعَنْ عَبدِالرَحمٰنِ بنِ كعبِ بن مالِكٍ قَالَ لَمَّا حَضرَتْ كَعبًا الوفَاةُ اَتتَهُ اُمُّ بشَر بنِ البراء و قَالَتْ يَا اَبَاعبدِالرحمٰن اِنْ لِقِيتَ فُلانًا فَاقرِئهُ مِنِّى السَّلَامَ قَالَ لَهَا يَغفِرُاللّٰهُ لَكِ يا اُمَّ بَشرٍ نَحنُ اَشغَلُ عَنْ ذٰلكَ فَقَالَتْ اَمَاسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ"اِنَّ نِسمَةَ المُومِنِ تَسرَحُ فِي الجنَّةِ حيثُ شَاءَ تْ ونِسمةَ الكافِرِ فِيْ سجِّينٍ مَسجُونَة' قَالَ بَلٰى قَالَتْ هُوذٰلِكَ. (طبرانی)(ابن ماجہ)(شعب الایمان)

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب حضرت کعب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ام بشر بن براء انکے پاس آئیں۔ اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن اگر تو فلاں شخص کو ملے تو اسے میری طرف سے سلام

کہنا۔ انہوں نے اس سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ ہم اس سے بے نیاز ہوں گے تو وہ کہنے لگیں کہ کیا آپؐ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نہیں سنا آپؐ نے فرمایا کہ مومن کی روح جنت میں جہاں چاہتی ہے گھومتی ہوتی ہے اور کافر کی روح سجین میں قید ہوتی ہے۔ اس پر حضرت کعب نے فرمایا کیوں نہیں (میں نے یہ فرمان سنا ہے)

تو وہ بولیں بس یہی بات ہے۔

و فِی مَرَاسِیْلِ عمرِ بنِ الحَبِیْبِ قَالَ۔ سَاَلْتُ النبیّ ﷺ عَنْ اَرْوَاحِ المُومِنِیْنَ فَقَالَ "فِی حَوَاصِلِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِی الجنَّةِ حَیْثُ شائَتْ قَالُوا۔ یارسولَ اللّٰہِ ﷺ و ارْوَاحُ الکُفَّارِ؟ قَالَ مَحبُوسَةٌ فِی سِجِّیْنٍ" (الطبرانی)

امام طبرانی میں مرسل روایت میں حضرت عمرو بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اکرم ﷺ سے مومنین کے روحوں کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ سبز پرندوں میں ہوتی ہیں اور جنت میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ تو صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کافروں کی روحیں کہاں ہوتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ سجین میں قید ہوتی ہیں۔

وعَنْ سَعِیدِبن المُسَیَّبِ اَنَّ سُلَیمانَ الفارِسِی وعَبدَاللّٰہِ بنِ سَلامٍ اِلتَقَیَا۔ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ اِنْ لَقِیْتَ رَبَّکَ قَبلِی فَاَخْبِرْنِی بِمَاذَالَقِیْتَ؟ فَقَالَ اَوَ تَلْقَی الاَحْیَاءُ الاَمْوَاتَ؟ قَالَ نَعَمْ اَمَّا المُومِنُونَ فَاِنَّ اَرْوَاحَھُمْ فِی الجنَّةِ وَھِیَ تَذْھَبُ حَیْثُ شَائَتْ۔ (کتاب المنامات)(شعب الایمان)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ سلیمان فارسی اور حضرت اعبداللہ بن سلام کی ملاقات ہوتی تو ایک نے دوسرے سے کہا اگر تو مجھ سے پہلے رب کریم سے جا ملا تو جو معاملہ تجھے پیش آئے اس کی مجھے خبر دینا تو اس نے کہا کہ کیا مردے

اور زندہ ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ہاں مومنوں کی روحیں جنت میں ہوتی ہیں۔ اور جہاں چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔

وعَنْ عبدِاللّٰه بن عَمرو قَالَ اَروَاحُ المُومِنِينَ كَالزَرَازِيْرِ تَاكُلُ مِنْ ثمرِ الجَنَّةِ واَخرَجَهٗ اِبنُ مِنده مَرفُوعًا

(شعب الایمان)(کتاب المنامات)(احوال القبور ۱۳۴)

بیہقی نے شعب میں ابن ابی الدنیا نے کتاب المنامات میں اور ابن رجب نے احوال لقبور میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ مومنوں کی روحیں چڑیوں کی طرح ہوتی ہیں اور جنت کے پھل کھاتی ہیں۔ اس روایت کو ابن مندہ نے مرفوعاً ذکر کیا ہے۔

وعَن کعبٍ قَالَ جَنَّةُ المَاوىٰ فِيها طَيرٌ خُضرٌ تَرتَقِى فِيهَا اَروَاحُ المُومِنِيْنَ الشهداءِ تَسرَحُ فِى الجنَّةِ واَروَاحُ اٰلِ فِرعَونَ فِى اَجَوافِ طَيرٍ سُودٍ وعَلٰى النارِ تغدُو وَ تَرُوحُ واِنَّ اطفَالَ المُومِنِيْنَ فِى عَصَافِيرَ فِى الجنَّةِ

(احوال القبور۔ ۱۳۴)(المصنف)(شعب الایمان)

حضرت کعب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جنت الماوٰی میں سبز پرندے ہوتے ہیں جن میں مومن شہداء کی روحیں جنت میں گھومتی پھرتی ہیں۔ اور آل فرعون کی روحیں کالے پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں اور صبح وشام آگ پر آتی جاتی ہیں، اور مومنین کے بچوں کی روحیں جنت کی چڑیوں میں ہوتی ہیں۔

وعَن هُذيلٍ قَالَ اِنَّ ارواحَ اٰلِ فِرعَونَ فِى اَجوافِ طَيرٍ سُودٍ تروحُ وتَغدُو عَلٰى النارِ واَروَاحَ الشُهَداءِ فِى اجْوافِ طَيرٍ خُضرٍ واَولَادَ المُسلِمِيْن لَمْ يَبلُغُوا الحُلُمَ فِى عَصَافِيرَ مِنْ عَصَافِيرِ الجنَّةِ تَرعٰى وتَسرَحُ

(کتاب الزھد)(شرح الصدور ۲۳۴)(احوال القبور ۱۳۷)

حضرت ھذیل سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ آل فرعونؓ کی روحیں کالے پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں اور صبح و شام آگ پر آتی جاتی ہیں اور شھداء کی روحیں سبز پرندوں کے اندر ہوتی ہیں اور مسلمانوں کے وہ بچے جو ابھی سن بلوغت تک نہ پہنچے ہوں ان کی روحس جنت کی چڑیوں میں ہوتی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں کھاتی پیتی اور گھومتی پھرتی ہیں۔

وعَنْ ابنِ عَمرٍو قَالَ اَرواحُ المومنِیْنَ فِی صُوَرِ طَیْرٍ بِیْضٍ فِی ظَلِّ العرشِ و اَرْوَاحُ الکَافِرِیْنَ فی الْاَرْضِ السابِعَۃِ

(شرح الصدور ۲۳۴)(احوال القبور ۱۴۹)

حضرت ابن عمروؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مومنوں کی روحیں سفید پرندوں کی شکل میں عرش کے سایہ میں ہوتی ہیں اور کافروں کی روحیں ساتویں زمیں کے نیچے ہوتی ہیں۔

وعَن اَبی سَعدِ الخُدری ؓ عَنِ النبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ "اَتیتُ بالمعِراجِ الّذِی تَعرُجُ عَلَیْہِ اَرْوَاحُ بَنِی آدَمَ فَلَمْ یَرَالخَلَائِقَ اَحْسَنَ مِنَ المِعْرَاجِ الذِی یَرَاہُ المیّتُ حِیْنَ یَشُقُّ بَصرُہٗ اِلٰی السَّمَاءِ فَاِنَّ ذٰلِکَ عَجَبَہٗ فَصَعَدتُ اَنا وجِبْرِیْلُ فَاسْتَفْتَحتُ بابَ السَّمَاءِ فَاِذَا اَنا بِادَمَ تُعرَضُ علیہ اَرْوَاحُ ذریَّتِہِ المُومِنینَ فَیقُولُ رُوحٌ طیبَۃٌ ونفسٌ طیِّبَۃٌ اِجْعَلُوْھَا فِی عِلِّیِیّنَ۔ ثُمَّ تُعرَضُ عَلَیہِ اَرْوَاحُ ذُرِیَّتِہِ الفُجَّارِ فَیقُوْلُ رُوحٌ و نَفسٌ خبیثَۃٌ اجعَلُوھَا فِی سِجّینٍ

(شرح الصدور)(جامع کبیر ۱/ ۲۲۴)

جامع کبیر میں حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اس سیڑھی کے پاس آیا جس کے ذریعے بنی آدمی کی روحیں بلند ہوتی ہیں۔ پس لوگوں نے اس سے بڑھ کر کوئی اور خوبصورت

سیڑھی نہ دیکھی ہوگی جسے میت اس وقت دیکھتی جب وہ نظر بھر کر آسمان کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو یہ چیز اسے تعجب میں ڈال دیتی ہے پس میں اور جبریل دونوں اوپر چلے گئے اور میں نے آسمان کا دروازہ کھلوالیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت آدم علیہ السلام پر ان کی مومن اولاد کی روحیں پیش کی جارہی ہیں تو وہ فرماتے ہیں کہ یہ پاک روح اور پاک جان ہے اس کو علیین میں جگہ دے دو پھر ان کی خدمت میں ان کی فاجر اولاد کی روحیں پیش کی جاتی ہیں تو آپ فرماتے ہیں کہ یہ ناپاک روح اور ناپاک جان ہے اسے سجین میں رکھ دو۔

وعَنْ اَبی ھریرۃؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ اَروَاحَ المُومنینَ فِی السماءِ السابِعَۃِ یَنظُرُونَ اِلٰی مَنَازِلِھِمْ فِی الجنَّۃِ (الحلیۃ)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مومنوں کی روحیں ساتویں آسمان میں ہوتی ہیں اور وہ اپنے جنتی گھر کو دیکھتی ہیں۔

وعَنْ وھبِ بنِ منبہٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ فِی السماءِ السابِعَۃِ دَارًا یُقالُ لَھَا البَیْضاءُ تَجتَمِعُ فِیھا أرواحُ المُومِنِینَ فاِذَا مَاتَ مِنْ اھْلِ الدُنیا اَحَدٌ تَلقَّتْہُ الاَرْوَاحُ یَسئَالُونَہٗ عَنْ اَخبارِ الدُنیا کَمَا یَسئَالُ الغَائِبُ عَنْ اَھْلِہٖ اِذ قَدِمَ عَلَیْھِمْ (شرح الصدور۔۲۳۵)

وھب بن منبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ساتویں آسمان میں اللہ تعالیٰ کا ایک گھر ہے جس کو بیضاء کہا جاتا ہے اس میں مومنوں کی روحیں جمع ہوتی ہیں۔ جب اھل دنیا میں سے کوئی مر جاتا ہے تو یہ روحیں اس سے ملاقات کرتی ہیں اور اس سے دنیا کے واقعات کے بارے میں اس طرح پوچھتی ہیں جیسے آدمی اپنے گھر والوں سے حالات دریافت کرتا ہے جب وہ ایک عرصہ تک غائب رہنے

کے بعد واپس آجائے۔

وعَنْ ابنِ عُمرِ اَنَّهُ عزیٰ اَسمَاءَ بابنِها عَبْدَاللّٰه بنِ الزُّبَیرِو جُثَتُهُ مَصلُوبَةٌ فَقَالَ لاتَحزَنِی فَاِنَّ الَارْوَاحَ عِندَ اللّٰهِ فِی السَّماءِ واِنَّمَاهٰذِهِ جُثَّةٌ۔ (شرح الصدور ۲۳۵)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے حضرت اسماء سے ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی موت پر تسلی دی جب کہ وہ تختہ دار پر تھے۔ تو آپ نے اس سے فرمایا غم نہ کرو بے شک روحیں آسمان میں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں یہ تو صرف جسم ہے۔

وعَنْ عبدِاللّٰهِ بن الزُّبَیْرِ عَنِ العباس بنِ عبدِ المُطَّلِبِ قَالَ تُرْفَعُ اَرْوَاحُ المُومِنِینَ اِلٰی جبرِیْلَ فیُقَالُ اَنتَ وَلِیٌّ هٰذهِ اِلٰی یومِ القیامَةِ (شرح الصدور ۲۳۶)(احوال القبور ۱۵۶)

سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں ابن جریر طبری نے کتاب الادب میں حضرت عبداللہ بن زبیر سے اور انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ مومنوں کی روحیں حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف پیش کی جاتی ہیں ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ قیامت کے دن تک ان کے نگراں ہیں

وعَنْ مُغیرة بنِ عبدالرَّحْمٰنِ قَالَ۔ لَقِیَ سَلْمَانَ الفارسِی عبدَ اللّٰه بنِ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ اِنْ مُتَّ قَبلِی فَاَخبرنی بِما تَلْقٰی واِنْ مِتُّ قَبلَكَ اَخبَرتُكَ قَالَ وکَیْفَ وقَدْمِتُّ؟ فقَالَ "اِنَّ الاَرواحَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الجَسَدِ کَانَ بینَ السَماءِ والارضِ حَتّٰی یُرجَعَ اِلٰی جَسَدِهٖ"

مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت سلیمان فارسی نے حضرت عبداللہ بن سلام سے ملاقات کی آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر آپ مجھ سے پہلے وفات پا جائیں تو جو معاملات در پیش آئیں مجھے ان کی خبر دینا اور

اگر مجھے آپ سے پہلے موت نے آلیا تو میں آپ کو اسکی خبر دوں گا تو عبد اللہ بن سلام نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ وفات پا چکے ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب روح جسم سے نکلتی ہے تو زمین و آسمان کے درمیان رہتی ہے۔۔ یہاں تک کہ اسے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے۔

وعَنْ ابنِ عباس فِی قولِہٖ ''اَللّٰہُ یَتوَفَّی الَانفسَ حِینَ مَوتِہا والَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِی مَنَامِہا فَیُمْسِکُ الَّتِی قَضٰی عَلَیْہَا المَوتَ ویُرسِلُ الاُخْرٰی اِلٰی اَرَجَلٍ مُسَمًّی'' قَالَ سَبَبٌ مَمدُودٌ مَابَیْنَ المَشرَقِ والمَغرِبِ بَیْنَ السَّمَاءِ والاَرضِ فَارواحُ المَوتٰی واَرواحُ الاَحْیاءِ اِلٰی ذٰلِکَ السبَبِ تَتعَلَّقُ النَفْسُ المَیِّتَۃُ بالنَّفسِ الحَیَّۃِ فَاِذَا اُذِنَ لِہٰذِہِ الحَیَّۃِ بالانصِرافِ اِلٰی جَسَدِہا لِتَستَکمِلَ رِزْقَہَا فَاُمْسِکَتِ المیتۃُ واُرسِلَتِ الُاخْرٰی۔ (شرح الصدور ۲۶۹)

حضرت عبد اللہ بن عباس سے آیت

''اَللّٰہُ یَتوَفَّی الَانفُسَ حِینَ مَوتِہا والَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِی مَنَا مِہا فَیُمْسِکُ الَّتِی قَضٰی عَلَیْہَا المَوتَ ویُرسِلُ الاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی'' (اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہے جانوں کو موت کے وقت اور جن کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا (ان کی روحیں) حالت نیند میں پھر روک لیتا ہے ان روحوں کو جن کی موت کا فیصلہ کرتا ہے اور واپس بھیج دیتا ہے دوسری روحوں کو مقررہ میعاد تک) کے تحت روایت کیا ہے انہوں نے کہا زمین و آسمان کے درمیان مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ایک رسی ہے۔ زندوں اور مردوں کی روحیں اسی رسی کے سبب مردہ روح زندہ روح سے چمٹی ہوتی ہے جب زندہ روح کو جسم کی طرف لوٹ آنے کی اجازت دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنا رزق مکمل کرے تو مردہ روح کو روک لیا جاتا ہے اور زندہ روح کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

وفِی الفِردوسَ وَلَمْ یَسْنُدْہٗ وَلَدُہٗ مِنْ حدیثِ اَبی الدَرداءِ ''اَلمَیِّتُ اِذَامَاتَ دِیْرَ بِہٖ حَولَ دَارِہٖ شَہْراً وحَولَ قَبْرِہٖ سَنَۃً ثُمَّ یُرْفَعُ اِلَی السببَ الذِیْ تَلْتَقِی فِیہِ اَرْوَاحُ الْاَحْیَاءِ والاَمْوَاتِ۔ (مسند فردوس)

دیلمی نے مسند فردوس میں ذکر کیا اور ان کے صاحبزادے نے ابو دارداء کی حدیث کی سند بیان نہیں کی کہ میت کی روح اس کے گھر کے اردگرد ایک ماہ تک اور اس کی قبر کے اردگرد ایک سال تک چکر لگاتی ہے۔ پھر اسے اس رسی کی طرف اٹھالیا جاتا ہے جہاں زندوں اور مردوں کی روحیں آپس میں ملتی ہیں۔

وعَنْ سَعِیدِ بنِ المسَیَّبِ عَنْ سُلَیمانَ الفارِسِیِّ قَالَ اَروَاحُ المُومنینَ فِی بَرزَخٍ مِنَ الْاَرضِ تَذْھَبُ حَیْثُ شَاءَ تْ واَنفُسُ الکافِرِیْنَ فِی سَجِّین۔

(کتاب الزھد)(بوادر الاصول)(شرح الصدور ۲۳۶)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان فارسی نے کہا کہ مومنوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہوتی ہے جہاں چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں اور کافروں کی روحیں سجن میں ہوتی ہیں۔

قَالَ ابنُ القیمِ البرزخُ ھُوَالحَاجِزُ بَینَ الشَّیْئَیْنِ وکانَّہٗ اَرَادَفِی أرض بَینَ الدُنْیَا والآخِرۃِ۔

ابن قیم نے فرمایا کہ برزخ اس چیز کو کہتے ہیں جو دو چیزوں کے درمیان پردہ ہو اور زمین سے مراد دنیا اور آخرت کا درمیان ہے۔

وعَنْ مالِکِ بنِ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ اَرواحَ المُومِنِینَ مُرسَلَۃٌ تَذھَبُ حیثُ شَاءَ تْ۔ (شرح الصدور ۲۳۶)

حضرت مالک بن انس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہوتی ہیں وہ جہاں چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔

وعَنْ عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرُ قَالَ اَرواحُ الكُفَّارِ تَجمَعُ ببِرهُوتَ سَبْخَةٌ بِحَضَرْمُوت۔ وأَرواحُ المومنينَ تَجمَعُ بِالجَابِيَةِ (کتاب الروح۔۱۴۲)(شرح الصدور ۲۳۶)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں ۔ نے فرمایا کہ کفار کی روحیں برھوت میں جمع ہوتی ہیں اور یہ حضر موت کے مقام پر شوریلی زمین ہے اور مومنین کی روہیں جابیہ میں جمع ہوتی ہیں۔

وعَنْ عُروة رُوَيْم قَالَ الجَابِيَةُ تَجِئُ اِلَيْها كُلُّ رُوحٍ طَيِّبَةٍ۔ (شرح الصدور ۲۳۷)

عروہ بن رویم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جابیہ وہ مقام ہے جہاں ہر پاکیزہ روح آتی ہے۔

وعَنْ عَلِی بنِ ابی طالبٍ قَالَ اَرواحُ المومنينَ فِی بِئرِزَمْزَم و اَرَواحُ الكافِرِيْنَ فِی وادٍ يُقَالُ لَهُ بَرهُوت۔

(کتاب الروح ۱۴۳)

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مومنین کی روحیں بئر زمزم میں ہوتی ہیں اور کفار کی روحیں اس وادی میں ہوتی ہیں جسے برھوت کہا جاتا ہے۔

وعَنْ عبدِاللّٰهِ بن عَمرو قَالَ أَرواحُ المومِنِينَ تُجْمَعُ بأَرِيْحَا وأَرواحُ المُشرِكِيْنَ تُجمَعُ بظافِرٍ مِنْ حَضَرمَوت۔

(شرح الصدور ۲۳۷)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مومنین کی روحیں اریحا میں جمع کی جاتی ہیں اور مشرکین کی روحیں حضر موت کے مقام پر ظافر میں جمع کی جاتی ہیں۔

وعَنْ وَهبِ بنِ منبهٍ قَالَ اِنَّ ارَواحَ المُومِنِينَ اِذَا

قُبِضَتْ تُرْفَعُ اِلٰی مَلَكٍ يُقَالُ لَهٗ رِمِيَائِيل وهُوَ خازِنُ اَرواحِ المومنين (شرح الصدور)

وھب بن منبہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے بے شک مومنین کی روحوں کو جب قبض کیا جاتا ہے تو ان کو رمیائیل فرشتے کی طرف بھیج دیا جاتا ہے۔ اور یہ مومنوں کی روحوں کا محافظ فرشتہ ہے۔

وعَنْ ابانِ بن ثعلِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اهلِ الكتاب قَالَ الملكُ الَّذِی علٰی اَرْوَاحِ الكُفَّارِ يُقَالَ لَهٗ دَوحَةٌ۔

ابان بن ثعلب سے روایت ہے انہوں نے ایک اہل کتاب شخص سے روایت کیا ہے کہ وہ فرشتہ جو کفار کی روحوں کا نگران ہوتا ہے اسے دوحہ کہتے ہیں۔

وعَنْ كعب قَالَ الخِضرُ عَلٰی منبرٍ مِنْ نُورٍ بَيْنَ البحرِ الاَعلٰی والبَحرِ الَاسفَلِ وقَدْ اُمِرتْ دَوَابُ الَارضِ اَنْ تَسْمَعَ لَهٗ وتُطِيعَ وتُعرَضُ عَليه الَارواحُ بُكرَةً و عَشِيَّةً

کعب سے روایت ہے کہ بحر اعلیٰ اور بحر اسفل کے درمیان خضر علیہ السلام نور کے ایک منبر پر جلوہ فرما ہیں۔ اور زمین کے جانوروں کو حکم کیا گیا ہے کہ وہ ان کی بات سنیں اور اطاعت کریں اور ان پر صبح و شام روحوں کو پیش کیا جاتا ہے۔

هٰذَا مجموعٌ وَقفنَاعلَيْهِ مِنَ اِلَا حَادِيثِ ولَاثارِ فَی مَقَرِّ الاَرْوَحِ وقَدْ اِختلَفَتْ اقوالُ العُلَماءِ فِيْهِ بحَسْبِ اختِلافِ هٰذِهِ الآثار۔

قَالَ ابنُ القيِمِ۔ والتحقيقُ اَنَّهٗ لَا خِلافَ واَنَّ الارواحَ مُتفَاوِتَةٌ فِی مُستَقِرِّ هَافِی البَرزَخِ اَعْظَمُ تَفاوُتٍ ولَاتعَارُضَ بَيْنَ الاَدِلَّةِ فَاِنَّ كُلاً مِنها وَارِدٌ عَلٰی فَرقٍ مِنَ النَّاسِ بِحَسْبِ دَرَجاتِهِمْ۔

قَالَ وَعلٰی كُلِّ تَقْدِيرٍ فلِلرُوحِ بالبَدنِ اِتصَالٌ بِحَيْثُ

يَصِحُّ اَنْ تُخاطَبَ ويُسَلَّمَ عَلَيهِ ويُعرَضُ عَلَيْهَا مَقعَدُهَا وَغَيْرُ ذَالِك مِمَّا وَرَدَ۔ فَإِنَّ لِلرُّوحِ شَانًا اٰخَرَ فَتَكُوْنُ فِی الرفيقِ الاَعلٰی وهِیَ مُتَّصِلَةٌ بالبَدنِ اِذا سَلَّمَ المُسْلِمُ علٰی صَاحِبِهٖ رَدَّ عَليه السَلامَ وهِیَ مَكَانُها هُنَاكَ۔ وانمایاتِی اَلغَلَطُ هُنَا مِنْ قِيَاسِ الغائبِ عَلٰی الشاهِدِ فَيَعْتَقِدُ اَنَّ الرُوحَ مِنْ حَيْثُ ما يَعهَدُ مِنَ الاَجْسامِ الَّتی اذا بَلَغَتْ مَكَانًا لَمْ يُمْكِنْ اَنْ تَكُونَ فِی غَيرِهٖ وهٰذا غَلَطٌ مَحضٌ۔ و قَدْ رَاٰی النَبیُّ صلی الله علیه وسلم لَيلَةَ الاِسراءِ موسٰی قَائِمًا فِی قبرِهٖ۔ ورَاٰهُ فِی السماءِ السَادِسَةِ والرُوحُ كانَتْ فِی مِثالِ البدنِ و لَهَا اِتِّصَالٌ بالبدنِ حيثُ يُصَلِیَ فِی قَبرِهٖ ويَرُدُّ السلامَ فَالرُّوحُ تَرُدُّ عليه و هُو فِی الرفيقِ الاعلیٰ ولاتبايُنَ بَيْنَ الامَرينِ فاِنَّ شَانَ اَلاَرْواحِ غَيْرُ شَانِ اَلابدانِ و قَدْ مثّلَ ذٰلِكَ بَعضُهُمْ بالشمْسِ فِی السَّماءِ وشُعَاعِهَا فِی الاَرضِ وقَدْ قَالَ صلی الله علیه وسلم "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِندَ قَبرِیْ سَمِعْتُهٗ ومَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائياً بُلِغْتُهٗ۔ (تفسیر ابن کثیر ۲/۳۶۶)

هٰذا مَعَ القَطْعِ بَانَّ رُوحَهٗ فِی عِلِيين مَعَ اَرواحِ الاَنبياءِ وهُوَ الرفيقُ الاَعْلیٰ اَوْفِی حَاجزٍ بَيْنَ السَمَاءِ والارضِ اَوسِجيّنٍ ولَهَا اِتِّصالٌ بالبدنِ حَيْثُ يُدْرِكُ ويَسْمَعُ ويُصَلِیَ ويَقْرَأُ واِنّما يَسْتَغْرِبُ هٰذا لِكَوْنِ الشاهِدِ الدنيوی لَيسَ فِيْهِ فِيْهِ مَايُشَابهُ هٰذا۔ واُمُوْرُ الاٰخِرَةِ وَالبَرْزَخِ عَلٰی نَمَطٍ غَيْرِ المَالُوْفِ فِی الدُّنيا۔اِلٰی اَنْ قَالَ والحاصِلُ انَّهٗ لَيسَ لِلْاَرْواحِ سَعِيْدِها وشَقِيِّهَا مُسْتَقَرٌّ واحِدٌ وكُلُّها عَلٰی اختلاف مَحلِها وسائِرِ مَقَارِهَا لَهَا

اتصالُ ' بِاَجْسَادِهَا فِی قُبُورِھا یَحصُلُ لَھا مِنَ النعیمِ اَوِالعذابِ المقیمِ مَاکُتِبَ۔

روح کے ٹھکانے کے بارے یہ ایک مجموعہ احادیث و آثار ہے جس پر ہمیں آگاہی حاصل ہوتی اور ان اثار کے اختلاف کے مطابق اس موضوع پر علماء کے اقوال بھی مختلف ہیں۔

ابن قیم نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ اس موضوع پر کوئی اختلاف نہیں کیونکہ اس میں تو شک نہیں کہ برزخ میں روحوں کے ٹھکانے میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور یہ فرق روحوں کے درجات میں تفاوت کی وجہ سے ہے اور یہی تفاوت احادیث کا منشا ہے لہذا احادیث میں کوئی تعارض نہیں۔

انہوں نے مزید فرمایا بہر صورت روح کا بدن سے اپنا تعلق ہوتا ہے کہ اسے مخاطب بھی کیا جا سکتا ہے اور سلام بھی دیا جا سکتا ہے اور اس کا ٹھکانہ اور احادیث میں وارد ہونے والے جملہ امور بھی اس پر پیش کیے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ روح کی ایک جداگانہ حیثیت ہوتی ہے۔ وہ ہوتی تو رفیق اعلیٰ میں ہے مگر اس کا تعلق بدن سے بھی قائم ہوتا ہے جب مسلمان اسے سلام کرے تو وہ سلام کا جواب دیتی ہے حالانکہ وہ اپنے مقام میں ہوتی ہے۔ اور غلط فہمی اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب کوئی غائب کو ظاہر پر قیاس کرتا ہے اور وہ غلط اعتقاد رکھتا ہے کہ روح ہمارے دنیوی جسموں کی روح ہمارے دنیوی جسموں کی طرح ہے جس طرح یہ جسم ایک جگہ موجود ہوں تو دوسری جگہ نہیں جا سکتے اسی طرح روح کا تعلق بھی ایک جگہ رہ کر دوسری جگہ (بدن سے) قائم نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ نظریہ غلط اور بے بنیاد ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے لیلۃ الاسراء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہیں چھٹے آسمان پر بھی دیکھا۔ جہاں ان کی روح مثالی بدن میں موجود تھی۔ اور اس کا تعلق ادھر بدن کے ساتھ بھی تھا جہاں آپ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور سلام کا جواب بھی دے رہے تھے پس روح بدن میں لوٹائی

جاتی ہے اور وہ رفیق اعلیٰ میں بھی ہوتی ہے پس ان دونوں باتوں میں کوئی تعارض نہیں ۔کیونکہ روح اور بدن کے حالات میں بڑا فرق ہے۔

بعض نے اس بات کو تمثیل کے ذریعے سمجھایا ہے کہ دیکھو سورج کا وجود آسمان میں ہے مگر اس کی شعاعیں زمین میں دکھائی دیتی ہیں اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان مَنْ صَلَّیٰ عَلَیَّ عِنْدَ قبرِی سَمعْتُهٗ وَمَنْ صَلَّیٰ عَلَیَّ نَائِیاً بُلِغتُه 'جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھے تو میں اسے سنتا ہوں اور جو دور سے دور دبڑھے تو مجھے وہ پہنچایا جاتا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ انسان کی روح یا تو انبیاء کی ارواح کے ساتھ علیین میں ہوتی ہے (یعنی رفیق اعلیٰ کے پاس) یا زمین و آسمان کے درمیان پردہ میں یا سجین میں ہوتی ہے۔ لیکن اس کا تعلق بدن سے ضرور ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ جانتا ہے، سنتا ہے، نماز پڑھتا ہے اور قرآن کی تلاوت بھی کرتا ہے۔ اور اس بات کو عجیب اس لئے سمجھا جاتا ہے کیونکہ دنیا میں اس سے مشابہ دلیل نہیں ملتی اور آخرت اور برزخ کے امور دنیوی امور سے مختلف ہوتے ہیں۔

اس بحث کے آخر میں آپ نے خلاصہ یہ بیان فرمایا کہ روح خواہ خوش بخت ہو یا بد بخت۔ اس کا ٹھکانہ ایک نہیں ہوتا اور اپنے ٹھکانوں اور قرار گاہوں کے اختلاف کے باوجود تمام روحوں کا تعلق قبور میں جسموں کے ساتھ ہوتا ہے حتیٰ کہ ان ارواح کو وہ نعمیتں یا عذاب بھی ملتا ہے۔ جو ان کے لئے لکھا گیا ہوتا ہے۔

وقَالَ الحَافِظُ بنُ حَجرٍ۔ أَرْوَاحُ المُومِنِينَ فِیْ علیین وأَرْوَاحُ الكافِرِيْنَ فِی سجيّنٍ و لِكُلِّ رَوحٍ بجَسَدِ ها اِتصالٌ معنویٌ لايُشبِهُ الاتِصَالَ فِی الحيَاةِ الدّنيا بَلْ أَشْبَهُ شئٍ بهٖ حالُ النائِم وانْ كَانَ هُوَ اشبهُ مِنْ حالِ النائمِ اتصالًا۔

قَالَ وبهٰذا يجمعُ بَيْن ماوَرَدَ أنّ مَقرَّهَافِی عليين أوْ سجين أوْ بِئرٍ وَمَانَقَلَهٗ ابِنُ عبدالبرِعَنِ الجمهور انّها عِنْدَ

اَفنِیَۃ قُبُوْرِھَا قَالَ ومَعْ ذٰلِکَ فَھِیَ مَاذُوْنٌ لَھَا فِی التَصرُّف وتاوِی اِلٰی مَحلِھَا مِنْ عِلِیِّیْنَ اَوْ سِجِیْنِ

قَالَ واذَا نُقِلَ المیَّتُ مِنْ قَبرٍ اِلیٰ قَبْرٍ فالاتِصَالْ المذکُورُ مُستَمرٌّ وکذَاذا تَفرَّقَتِ الاَجْزَاُ

اور حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ مومنوں کی روحیں علیین میں اور کافروں کی روحیں سجین میں ہوتی ہیں۔ اور ہر روح کا معنوی تعلق اپنے جسم کے ساتھ ہوتا ہے جو دنیوی زندگی کے تعلق کے مشابہ نہیں۔ البتہ دنیا میں سونے والے کی حالت اس تعلق معنوی سے کچھ ملتی جلتی ہے لیکن پھر بھی روح وبدن کا تعلق اس سے کہیں زیادہ مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مذکورہ بحث سے ان بظاہر مختلف روایات میں بآسانی تطبیق کی جاسکتی ہے جن میں سے بعض کا مفہوم یہ ہے کہ روحوں کا ٹھکانہ علیین، سجین یا چاہ زمزم ہے اور ابن عبدالبر کی جمہور سے نقل کردہ بعض دیگر روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ روحوں کا ٹھکانہ قبوروں کے صحن میں ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ روح کو کائنات میں تصرف کرنے کا اختیار بھی ہوتا ہے اور روحیں علیین یا سجین سے اتر کر اپنے مقام کی طرف آتی رہتی ہیں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب میت کو ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کیا جاتا ہے تو مذکورہ تعلق قائم رہتا ہے اسی طرح اگر میت کے اعضاء منتشر ہوں جائیں تب بھی روح وبدن کا یہ تعلق نہیں ٹوٹتا۔

وقَالَ صَاحِب الِافصَاحِ المُنعَمُ عَلٰی جِھاتٍ مُختَلِفَۃٍ مِنھَا مَاھُوَ طَائِرٌ فِی اشجَارِ مُختَلِفَۃٍ فِی الجَنَّۃِ وَمِنھَا مَاھُوَ فِی حَوَاصِلِ طَیْرٍ کالزر ازیرِ ومِنھَا مَا ھُوَ فی اَشجارِ الجَنَّۃ

ومِنھَا مَا ھُو فِی صُوَرٍ تَخلُقُ لَھُمْ مِنْ ثواب اَعْمالِہِمْ ومِنھَا مَا تَسرَحُ وتَردُ اِلیٰ جُثَتِھَا تَزُورُھَا. ومِنھَا

مَا تَتَلَقّٰی اَرْوَاحَ المَقبُوضِیْنَ۔

ومِنهَا مَا هُوَ فِی کِفَالَةِ مِیکائیل۔ ومِنهَا مَا هُوَ فِی کِفالَةِ آدم۔ ومِنهَا مَا هُوَ فِی کِفالَةِ اِبراهِم (شرح الصدور ۲۴۸)

قَالَ القُرطِبی وَهٰذَا قَولٌ حَسَنٌ یَجمَعُ الاَخْبارَ حتّٰی لَا تَتَدافَعَ

اور صاحب الافصاح نے فرمایا کہ انعام یافتہ ارواح کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں بعض پرندے کی شکل میں جنت کے مختلف درختوں میں ہوتی ہیں۔ اور بعض سبز پرندوں کے اندر ہوتی ہیں۔ اور بعض چڑیوں کے اندر ہوتی ہیں۔ بعض جنت کے درختوں میں ہوتی ہیں۔۔ بعض اپنے اعمال صالحہ کی شکل صورت میں ہوتی ہیں بعض گھومتی پھرتی اور اپنے بدن کو دیکھنے کیلئے آتی ہیں۔ چند ایک وفات پانے والوں کی روحوں سے ملاقات کرتی ہیں۔ کچھ میکائیل کی کفالت میں ہوتی ہیں۔ اور کچھ حضرت آدمؑ علیہ السلام کی کفالت میں ہوتی ہیں۔ اور چند دیگر اروح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کفالت میں ہوتی ہیں امام قرطبی نے کہا کہ یہ ارواح، سے متعلق ایک عمدہ قول ہے جس نے تمام روایات میں تطبیق پیدا کر دی اور ان میں تعارض ختم کر دیا۔

وذکَرَ البیهقی فِی کتاب عذاب القبر نَحوَهٗ لَما ذُکِرَ حدیثُ ابنِ مَسعودِ فِی اَرواحِ الشّهَداء وحدیث ابن عباس، ثُمَّ اَوْرَدَ حَدِیثَ البُخَارِی عَنِ البراءِ قالَ لَمَّا تُوُفِّیَ اِبراهیمُ بنُ النّبِیّ ﷺ قَالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِی الجَنَّةِ) ثُمَّ قَالَ یَحْکِیه رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اِبْنِهِ ابراهِیم بِاَنَّهٗ یُرْضَعُ فِی الجنَّةِ وهُوَ مَدفُونٌ بِالقِیْعِ فی قبرِهٖ بالمدینَهِ۔

اور بیہقی نے کتاب عذاب القبر میں شہداء کی اروح کے بارے ابن

مسعودؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی احادیث ذکر کر کے یہی کچھ بیان فرمایا ہے پھر انہوں نے حضرت امام بخاری کی براء سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے کہ جب حضور ﷺ کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیمؑ نے وفات پائی تو آپ نے ارشاد فرمایا "اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِی الجنَّةِ" کہ اس کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے بارے یہ فرمارہے ہیں کہ جنت میں انھیں دودھ پلایا جائے گا حالانکہ وہ مدینہ منورہ میں بقیع کے مقام پر اپنی قبر میں مدفون ہیں۔

قَالَ النَسفِی فِی بحرِالکلام۔ اَلْاَرْوَاحُ عَلٰی اربعَةِ وُجُوهٍ اَرْوَاحُ الَانبیاءِ تَخرُجُ مِنْ جَسَدِ هَاو تَصِیْرُ صُورتُها مثْلَ المِسْكِ والکَافورِ وتکُونُ فِی الجنةِ تَاکُلُ وتَشرَبُ وتُنَعَّمُ وتَاوِیْ باللَیْلِ اِلیٰ قَنادِیْل العَرْشِ وأَرْوَاحُ المُطِیْعِیْنَ مِنَ الشُهَدَاءِ تَخرُجُ مِنْ جَسَدِهَا وتَکُونُ فی اَجوافِ طَیْرٍ خُضرٍ فی الجنَّةِ تَاکُلُ وتَشرَبُ وتُنَعَّمُ وتَاوِیْ اِلیٰ قَنادِیْل مُعَلَّقَةٍ تحتَ العَرْشِ وأَرْوَاحُ الطائِعِیْنَ بِرِبْضِ الجنَّةِ لَاتَاکُلُ ولاَ تُنَعَّمُ ولٰکِنْ تَنطَلِقُ اِلَی الجنَّةِ

وارواحُ العُصاةِ مِنَ المُومِنِیْنَ تکُونُ بَیْنَ السَّمَاءِ والاَرْضِ فِی الهَوَاءِ واَمَّا اَرواحُ الکُفَّارِ فَهِیَ فِی سجین فِی جوفِ طَیْرٍ سُودٍ تَحْتَ الاَرْضِ السَابِعَةِ وهِیَ متصلةٌ بَاجْسَادِ ها فَتُعَذَّبُ الَارواحُ وتُتَالَّمُ الاَجْسَادُ مِنهُ کَالشَمْسِ فِی السَّمَاءِ و نُورُ هَافِی الاَرْضِ

امام نسفی نے بحر الکلام میں ارشاد فرمایا کہ روحوں کی چار قسمیں ہیں۔

ارواح انبیاء :۔

یہ انبیاء کے بدن اطہر سے نکل کر کستوری اور کافور کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اور جنت میں رہ کر کھاتی پیتی اور نعمتیں حاصل کرتی ہیں۔ اور رات کو عرش کی قندیلوں کی طرف چلی جاتی ہیں۔

اطاعت گذار شہداء کی ارواح :۔

یہ بدن سے نکل کر جنت میں سبز پرندوں کے پیٹ میں چلی جاتی ہیں۔ کھاتی پیتی اور نعمتیں حاصل کرتی ہیں۔ اور عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیلوں کی طرف چلی جاتی ہیں۔

جنت کے طلبگاروں کی ارواح :۔

انہیں کھانے پینے اور نعمتوں سے کوئی سروکار نہیں ہوتا وہ بس جنت کی طرف چلی جاتی ہیں اور گناہ گار مومنوں کی ارواح آسمان و زمین کے درمیان فضا میں ہوتی ہیں۔

کفار کی ارواح :۔

یہ ساتویں زمین کے نیچے کالے پرندوں کے پیٹ میں مقام سجین میں ہوتی ہیں۔ ان کا تعلق اپنے اجساد سے قائم ہوتا ہے۔ ایسی ارواح کو عذاب دیا جاتا ہے اور ان کے جسم درد والم محسوس کرتے ہیں۔ جیسے سورج آسمان میں ہوتا ہے۔ اور اس کی روشنی زمین پر۔

ذِكْرُ رِضَاعِ اطْفَالِ المومِنِينَ و حِضَانَتُهُمْ

(مومنین کے بچوں کی رضاعت اور پرورش)

عَنْ ابنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ مَولُودٍ يُولَدُ فِي الاِسلَامِ فَهُوَ فِي الجَنَّةِ شَبعَانُ رَيانُ يَقُولُ يَارَبِّ اَوْرِدْ عَلَيَّ اَبَوَيَّ (کتاب العزاء)(شرح الصدور ۲۴۳)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے وہ جنت میں خوب سیر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے رب میرے والدین کو میری طرف بھیج دے۔

وعَنْ خالِدِ بن مِعْدَانَ قَالَ بِنَّ الجَنَّةِ شَجَرَةً يُقَالُ لَهَا طُوبٰى كُلُّها ضَرُوعٌ فَمَنْ مَاتَ مِنَ الصِبْيَانِ الذِيْنَ يَرْضَعُوْنَ رُضِعَ مِنْ تِلْكَ الشَجَرَةِ وحَاضَنَهُمْ خَلِيلُ الرحْمٰنِ عَلَيهِ السَّلَام (شرح الصدور ۲۴۳)

خالد بن معدان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہا جاتا ہے جو سارے کا سارا دودھ دینے والا ہے۔ جب شیر خوار بچہ مر جاتا ہے تو اسے اسی درخت سے دودھ پلایا جاتا ہے ور رب رحمٰن کے

خلیل اس کی کفالت اور پرورش کرتے ہیں

وعَنْ خَالِدِبْنِ مِعْدَانَ قَالَ اِنَّ فِی الجنَّۃِ شَجَرَۃً يُقَالُ لَهَا طُوبٰی كُلُّهَا ضَرُوعٌ يُرضَعُ مِنهَا صِبيَانُ الجنَّۃ واِنَّ سِقْطَ المَرءَۃِ يَكُونُ فِی نَهرٍ مِنْ اَنهارِالجنَّۃِ يَتقَلَّبُ فِيهِ حتّٰی تَقُومَ السَّاعَۃُ فَيُبْعَثُ ابنُ اَربَعِينَ سَنَۃً (احوال القبور ۱۳۷)

خالد بن معدان سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بے شک جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہتے ہیں وہ سارے کا سارا دودھ والا ہے۔ اس سے جنت کے چھوٹے بچے دودھ پئیں گے اور نا تمام بچہ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں ہوگا اور وہ وہاں کھیلتا ہے یہاں تک کہ قیامت واقع ہو جائے گی اور اسے چالیس سال کی عمر کا اٹھایا جائے گا۔

وعَنْ عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عُمرَ قَالَ اِنَّ فِی الجنَّۃِ شَجَرَۃً لَهَا ضَرُوعٌ كَضرُوعِ البَقَرِ يَتغَذّٰی بِهاوِلْدانُ اَهْلِ الجنَّۃِ

(احوال القبور ۱۳۷)(شرح الصدور ۲۴۳)

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جسکے تھن ایسے ہوتے ہیں جیسے گائے کے۔ اور اس سے اهل جنت کے بچے غذا حاصل کرتے ہیں۔

وعَنْ طَرِيقِ اَبِی هُرِيرَۃؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَولَادُ المُومِنِينَ فِی الجَنَّۃِ يَكفُلُهُمْ اِبراهِيمُ وسارۃُ حتّٰی يَرُدَّهُمْ اِلٰی اٰبَائِهِمْ يَومَ القِيامَۃِ (جامع کبیر۔ ۱/۳۴۳)

اور حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں مومنین کے بچے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ علیہا السلام کی زیر کفالت ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں بروز قیامت ان کے والدین کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

والحمد اللہ رب العالمین